

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل

العلم نوراً والهدى سراجاً والبرهان نوراً

والبرهان نوراً

والبرهان نوراً

والبرهان نوراً

والبرهان نوراً

والبرهان نوراً

والبرهان نوراً

والبرهان نوراً

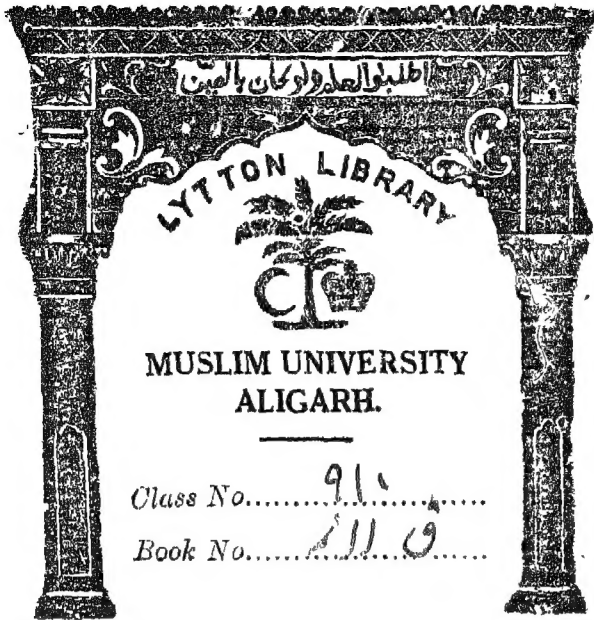
والبرهان نوراً

والبرهان نوراً

والبرهان نوراً

والبرهان نوراً

والبرهان نوراً



رَبِّ انزِلْنِي مُنزَلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ۝

بفضل رب العالمین سقائے سافین
شاہد قدسہ حضرات ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین

زَادُ الزَّائِرِينَ

المعروف

مَعِينُ الزَّائِرِينَ

مصنفہ الراجی الی ربہ اللاحد الصمد حاجی اخوند مرزا قاسم علی صاحب قسبلہ
صانہ اللہ تعالیٰ من شر حاسدہ اذا حسد

دو مطبع اشاعتیں کراچی و لاہور علی بقا طبع راولہ



فہرست مضامین زراعت الزائرین

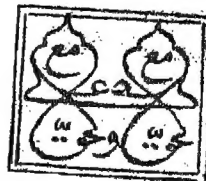
حصہ اول میں ادب سفر و حالات اجمالی منازل لکھنؤ سے بمبئی تک مع کرایہ ریل وغیرہ
اور حالات جہان پور کان دہانی مع کرایہ بمبئی سے بصرہ تک اور حالات جہان پور و دہانی بصرہ
بغداد تک اور حالات منازل زیارت دورہ یعنی نجف اشرف و کربلائے معلیٰ اور کابل
شریفین اور سامر و طیبہ مع کرایہ تخت روان و کجاوہ و محل و سریشین قاطر و افان اجمالا سفید
زائرین ہی۔

اور حصہ دوم میں حالات منازل کابلین شریفین سے براہ کرمان شاہ و قم و طهران
و نیشاپور و سبزوار خراسان شہر طوس شہر مقدس تاک مع کرایہ سواری مذکورہ راہ
سلطانی اور حالات منازل مراجعت راہ احمد شاہی یعنی ہرات و کرٹاک و قندھار مع کرایہ
شتر و کجاوہ وغیرہ اور بلوچستان مقام شالہ یاغ و قلعة عبداللہ خان ہے حالات
ریل و کرایہ وغیرہ لکھنؤ تک ہے جو کمال تحقیقات و تجربہ اجمالا بعنوان شاکستہ واسطے
شاکستین و زائرین حضرات ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے خوشخط و خوش
نقشہ یقیناً پیش سرکار عالیہ جناب بیگم صاحبہ والدہ ماجدہ جناب سید علی نواز صاحب
وام شمسہما اللہ العالی طبع ہو کر شائع ہے۔ ناظرین خصوصاً حضرات زائرین سے
اتماس دعا ہے خیر و ارین ہے فقط

نقل توثیق و تقریط و دستخطی سرکار شریعت مدار آیت اللہ فی العالمین
 مشید ارکان دین بدین موضح غوامض احکام شرع متین قبلہ و کعبہ
 تاج العلماء جناب سید علی محمد صاحب مجتہد العصر دام ظلہ اللہ العالی
 ما دام الایام والالیالی ابن جناب سلطان العلماء رضوان اللہ علیہ
 اللہ مقاسمہ فی دار الکرامہ

باسمہ سبحانہ ما اعظم شانہ

اس سفرنامہ میں صاحب اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ حبیب بلیب حبیب
 فضائل پناہ معالق و دقائق کفایہ جناب حاجی آخوند مرزا قاسم علی صاحب زاد
 فضلہ نے جو حالات راہ ترویج سفر زیارات عقیات عالیات کربلائے معلیٰ و نجف
 اشرف و کاظمین و سامرہ و شہد مقدس خراسان از راہ کرمان و طهران اور
 حال مراجعت راہ بہرات و قندلار سے لکھنؤ تک مع تفصیل سنازل و گرایہ وغیرہ
 جو خود سفر کر کے بحقیقت تمام اپنے تجویہ و تحقیقات سے بعنوان ثنایہ تحریر کی ہیں
 البتہ زائرین عقیات عرش درجات کو مفید و بکار آمد ہو گئے جزاہ اللہ عما و حسن
 سائر المؤمنین خیر الجزاء





والزَّائِرِينَ

الحمد لله الذي جعلني من ذراري أئمة الطاهرين والصلوة والسلام على
محمد سيد الأنبياء والمرسلين وعلي بن عمه ووصيه ووزير وخليفته
علي أمير المؤمنين وقائد الغر المحجلين وآله الطيبين الطاهرين المعصومين
وحيج الله على الخلق أجمعين ولعلنا نكون ممن يرضونهم وتقبلهم

ابن الأبدین اما بعد لولم اذ بان صافیه اخلاصے روحانی بر
تحقی و پوشیدہ نہ رہے کہ سابق خادم زائرین وذاکرین نے عہد تعلیم صاحبزادگان ثنائیڈ
والا تبار ارشدہ الدولہ جناب مرزا محمد حسن خان مرحوم میں حالات سفر زیارت عبیات علی
درجات سے یہ مقاصد الزائرین میں تفصیل تحریر کیے تھے چونکہ ہر زمانہ میں ریل و جہاز اور
کراہیہ فاطر اور قواعد و دستور العمل سلاطین میں فرق و ایجاد ہوتی رہتی ہو آئندہ اسوائف کا
حال کے حالات بہر نزول و مقام بطور اجمال ان چند اوراق میں درج کیے تا سادرت
و مؤمنین خصوصاً حضرات زائرین کو آگاہی و آسانی ہو ایسے نام سکراز او الزائرین
واللہ الموفق والمعين وبہ نستعين

اگر خارے بود گلستانہ گردد	بہر کار یکہ بہت بستہ گردد
<p>واضح ہو کہ آداب سفر کتب معتبرہ خصوصاً تحفہ احمدیہ وغیرہ میں مع ادعیہ مانورہ بکثرت آیا اور اس مختصر میں گنجائش کی بہت کم ہے اس لیے ان چند ادعیہ پر اکتفا کی کہ ناظر و مسافر کو گراں نہ ہو پس جب عزم ہو تو دن اور تاریخ نیک معین کرے اور فرد عتق نہ ہو اور اس سفر کے واسطے کوئی فصل مقرر نہین ہے ہر مہینے میں برابر زائرین آتے جاتے ہیں مگر قبل نوروز کے ۱۰ یا ۱۵ دن فصل نہایت عمدہ ہے ہر ہفت روزہ کو آرام ہوتا ہے اور عراق تک جاتے ہوئے آب و ہوا معتدل ہوتی ہے علاوہ اسکے خصوصاً نوروز کی ہفت اشرف میں بخوبی تسکینی ہے یہ خلاف فصل بارش وغیرہ کے کہ تلامح ہوتا ہے۔ سبحان اللہ جب زائر کی لبیک ہوتی ہے تو عورت و اقرباء اور احباب و دوستان وطن کی حیرانی کا کچھ خیال نہین رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ پروردگار کے اپنے سیدہ آقا اور مولا اور مادیان دین کے مشاہدہ مقدسہ میں پہنچ جائوں</p>	
در دلم دارم ہمیشہ آرزو سے کہ بلا جاے آنگھون سے وہی سبکدلیاے کر بلا	در مشام میرسد ہر خطہ لب سے کہ بلا اپنا اپنا یہ مقدر ہے تو نگر کیا کرے
<p>آداب سفر</p> <p>حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن سفر کرے برائے یا خشنہ تو وہ اپنے مکان پر سلامت آویگا اور وہ جناب پانچ چیزیں اپنے ہمراہ رکھے تھے ائینہ و سترہ دان اور شانہ و مقراض اور شسواک۔</p> <p>پس جب قصد سفر کرے پہلے تین دن روزہ رکھے اور روز سوم غسل کرے اور وقت یہ دعا پڑھے</p> <p>بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَعَلَيْهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَالصَّادِقِينَ عَنِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمُ اَجْمَعِينَ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْهُ قَلْبًا وَاسْمًا وَجَسَدًا وَنُورًا وَنُورًا قَلْبِي اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْهُ لِي نُوْرًا وَطَهِّرْهُ وَاجْزِ اَوْشِقَاءَ مِنْ كُلِّ دَاخٍ وَافَةِ وَعَاهِدَةٍ وَسَوْعَةٍ وَخَافٍ وَاحْذِرْهُ وَطَهِّرْ قَلْبِي وَجَوَارِحِي</p>	

[illegible]

میں کی خبر ہے وقت اللہ اکبر کے اور تشریف میں اور ترے وقت سبحان اللہ کے اور واضح ہو کہ اپنے شہر سے سامان ضروری سفر مثل لباس و فرش و ظروف وغیرہ کے ہاں سے زائد ہمارا لینا نہ چاہیے ورنہ ریل پر محصول دینا بڑی گامبہنی میں سب سامان ہتیا و موجود رہتا ہی بقدر ضرورت و ہاں خرید کر کے جہاز پر ہمراہ لے جائے اور بعد مراجعت کے پہر وہاں کی برفروخت ہو سکتا ہے کیونکہ جہاز بھی ہر ایک میں تاک سامان ضروری شخص ہمارہ رکھ سکتا ہی اور کل کمپنی جہاز و خالی ۸ من تبریز جو تقریباً ۳۳ سیر ہو تے ہیں۔

نماز و روزہ سفر

اگر سفر مباح ہو مثل حج بیت اللہ و زیارت شہداء ائمہ یا طلب علم دین اور زیارت والدین و برادران ایمانی و فکرمعاش منجھ حلال و غیرہ تو نماز قصر کرے یعنی ہر چار رکعت کی دو دو رکعت کرے اور مغرب و صبح بدستور پڑھے جب قصد سافت آٹھ فرسخ کا ہو اور اگر سفر نصیبت ہو تو تمام کرے کیونکہ وہ سفر جائز نہیں ہی اور جہاں دن رات کے قصد ہو تو نماز تمام پڑھے اور اگر مشرود ہو تو ۲ دن تک قصر کرے بعد اسکے نماز تمام کرے اگر چہ متروک ہو جس جب ریل پر قصد ہو یا ہوئے گا کہ رے توحی الامکان ٹکٹ و ہا تک کالے جہاں وقت نماز تک پہنچے گا یقین ہو یا جس وقت اوقات نماز میں ریل ٹھہرے تو بابرنگ نماز پڑھے اور اگر ریل پر استقبال قبلہ وغیرہ شرط و افعال نماز ممکن ہوں تو بروقت ٹھہرنے کے اوپر بھی پڑھ سکتا ہی اور روزہ واجب ہی سفر سیاح میں جائز نہیں ہی اور سنتی روزہ میں اختلاف ہی اور ماہ رمضان میں سفر حلال کرنا مکروہ ہی یعنی کمی ثواب ہی اور قصد اقامت عشرہ کر کے روزہ رکھ سکتا ہی اور حائر اور مسجد کوفہ میں زائر غیر تہی درسیان قصر و تمام کے چنانچہ حدیقہ المتقین میں لکھا ہی کہ اگر سفر مکملہ اور مدینہ منورہ اور حائر سید الشہداء اور مسجد جامع کوفہ میں وارد ہو تو قصر و تمام میں نماز کے متغیر اور اتمام افضل ہی۔

تحقیق مسئلہ

ہندوستان میں اکثر سمت قبلہ جانب مغرب ہی علامات معینہ ہر جگہ مثل ساجد و قبور مسلمانان

پس ہر مکلف کو استہام و خیال نماز و اوقات نماز کا ہر حال میں واجب ہو اگر نماز مقبول ہو تو کل اعمال حسنہ مقبول ہیں اور اگر نماز مردود ہو تو کل اعمال مردود ہیں کیونکہ حدیث میں وارد ہے ہوا ہوا ان قبلت قبلت ماسواھا وان ردت ردت ماسواھا

اولا پرستش مناز بود

روز محشر کہ جان گذار بود

نمود باند اگر کسی مکلف کی کوئی نماز اوقات پنجگانہ سے عمدہ اسبب کا بلی و ماندگی وغیرہ ترک ہوئی تو گناہ کبیرہ ہو اور حضرات ائمہ ہدیٰ علیہم السلام و الشاہجی ناراض ہوئے چنانچہ حضرت سید الشہداء مظلوم کر بلائے فرمایا ہے کہ میں نے حالت تشنگی میں نماز قائم کر نیکی واسطے جان و مال و اولاد راہ خدا میں نذر کیے ہیں جو شخص نماز ترک کرے گویا وہی میرا قاتل ہے۔ واضح ہو کہ ریل و جہاز اور سواری قاطر و فستری پر ہر جگہ نماز کا موقع بخوبی ملتا ہے جیسا کہ مخیر بہ ظاہر و باہر ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اقسام و درجہ ہائے ریل

جب زائر اپنے گھر سے یسواری گاڑی ویکہ وغیرہ اسٹیشن پر پہنچے تو اپنے آرام و راحت کا خیال کر کے ویسی راہ اور درجہ ریل کا اختیار کرے اور سیکٹ لیبے و ریولا لکھوئے بمبئی تک تین لین میں ایک کا پڑے والا آباد ہو کر براہ چلیوے رہی فقر کٹ ڈاک گاڑی کا لہ عہد ہو اور سو پچھریسے مسافر گاڑی کا کافی فخر ہے یہی راہ قدیم ہے اور تین شبانہ روز میں پہنچتے ہیں مسافر اس طرف بعض جگہ کہ موتے ہیں شہر کہیں سیکلہ وغیرہ نہ ہو چوکیان بکثرت میں بڑے اسٹیشن تو پیرل ایک دو گنٹہ لین اس سے کم دریاؤں اور چوٹے اسٹیشن تو پیرل پنج چار کہیں آٹھ دس گنٹہ شہر ترقی ہو اکثر بانی سقہ یا تل سے لیا جاتا ہے اکل و شرب کی چیزیں اور چائے وغیرہ اور سیوہ ہر جگہ ہوتا ہے اور کہیں پانی دینے کو پیرل بھی مقرر ہیں اس سے پرہیز کرنا لازم ہے اور دوسری لین براہ کا پور و اگر وہاں پیرل و احمد آباد ہوئی تو تھوڑے مسافر گاڑی کا عہد ہے یہی جا بجا دیات میں چوکیان اور اسٹیشن شہر اسے نامی کے شہر میں اکل و شرب کی چیزیں ہر جگہ موجود رہتی ہیں بانی سقہ بعض جگہ تل سے لیا جاتا ہے اور کہیں کہیں

نقشہ مقامات مشہورہ راہ پری

کلمنہ	کانپور	آلہ آباد	جلیپور	پوسا دل	بمبئی	سنت ۲۲ کوکس
-------	--------	----------	--------	---------	-------	-------------

شہر لکھنؤ پائے تخت شاہان او وہ کنارہ دریا سے گومتی آباد پر دارالعلم و دارالایمان اور
 مسافر پرور اور غریب نواز مشہور ہے انواع و اقسام کی چیزیں عمدہ مثل شیرمال و بالائی و علوان
 و تباکو وغیرہ یہاں کی مشہور ہیں اور بازار و زمین اکل و شرب کی چیزیں اور ہر قسم کامیوہ فصلیں
 میاں اور بکثرت رہتا ہی یہاں سے کانپور تک زمانہ گاڑی ملحدہ ہے۔

کانپور کنارہ دریا سے لنگانی زمانہ خوب آباد ہے اسٹیشن خرو و کلان پر سقہ وغیرہ بانی دیتے ہیں
 اکل و شرب کی چیزیں اور میوہ وغیرہ اور چائے و حقہ سب کامیوہ رہتا ہی پانگی و گاڑی و کیکہ مکہ و کیکہ
 آلہ آباد دریا سے لنگانے کنارہ پر خوب آباد ہے اسٹیشن پر سقہ وغیرہ بانی دیتے ہیں اور اکل
 و شرب کی چیزیں اور چائے و حقہ اور میوہ ہر قسم کامیوہ رہتا ہی۔ گاڑی و کیکہ وغیرہ بکثرت ہے۔

جلیپور اسٹیشن سے ایک میل تھمیا دُور ہی صرف بازار بختہ و صاف باقی اکثر کسانات خام ہیں

اور کچھ گلی کیفیت میں آئین پر بانی سقا و غیرہ دیتے ہیں اور اکل و شرب کی چیزیں ملتی ہیں سرکاری
 قریب ہر دو رخ و شیر عجمی ملتا ہے یہاں سے راہ کو ہی ہر کس صنعت سے بہاد کا گرونگ آہنی بنائی ہے
 ۷۰ امثال میں سے چنے راہ میں ملتے ہیں اور آخری چہرہ متصل ہماگ بھر کے ہوا کے پاس ایک مدیا
 ماری ہر بند باجل بازار کا چہرہ بہت بڑا ہے یہاں سے سر دی کم ہوتی ہے اور کوڑی نہیں ملتی ہے۔

پوسا ول کا اسٹیشن اچھا ہے سقا و ریل سے بانی ملتا ہے مقام حوالہ ضروری خوب ہے یہاں
 یہاں سے انجن بدلتا ہے اور زمانہ گاڑی حیدر پٹی کی کسیر گھاٹ پر پوجا پت و ملند راہ کو ہی کے دو
 انجن لگے ہیں لگائے جاتے ہیں تیل رول روانہ ہوتی ہے اور منازل نکو کے درمیان میں ٹھرو
 کلاں چوکیاں بکثرت ہیں اور بانی اور رولی و کباب اور سیوہ وغیرہ ملتا ہے مگر گران دینے
 اور نماز وغیرہ کا سوچا وقت نماز میں بخوبی ملتا ہے اگر مرد و مشاء قبل سے بانی لوٹہ میں تیار رکھے
 اور ایک جگہ دھنوکہ کرے اور دوسری جگہ ایک نماز اور قیسری جگہ دوسری نماز چہرے تو نہایت آسان
 ہوتی ہے۔

شہر بمبئی گنارہ سمندر خوب آباد ہے اسٹیشن بانی کلا میں اکثر مسافرین اترتے ہیں بل گاڑی
 و گھوڑا گاڑی وغیرہ بکثرت ہے اور سکو کرایہ کے بہت ہی بازار امام باڑہ میر سب علی مرحوم میں اکثر
 زائرین اترتے ہیں جو وقتی تھا اور نواب متظم الدولہ حکیم صدی مرحوم کی سہی سے سب حکم ملتا تھا
 مرحوم بادشاہ لکھنؤ یہ تولیت میر سب علی مرحوم تھا تھاب لوگوں نے اپنی ماک میں کر لیا ہے اور
 زائرین سے بالا جان نہیں وغیرہ ہر فی نفر ایک روپیہ کرایہ ملتے ہیں اور سب محسن میں فی نفر راہ اور
 جو زمین بالا بعض میں للعدا اور بعض میں سے ملتے ہیں خواہ مسافر چند روز یا ایک مہینہ رہے
 اور پتو و غیر بیان بکثرت ہیں ہوا دار جگہ پر آمدہ کی طرف لیتی جا بیٹے۔ گوشہ محسن میں ضعیف
 نل کا بانی اکثر جاری رہتا ہے ادب خانے بھی بالا و یائین بنے ہیں گرد و کافین میں بازار میں ان
 و کباب و گوشت و سالن وغیرہ بھی دہندی بکثرت ہے مگر گران کہتا ہے۔ اور امر اور وسا اکثر
 متصل تالاب باب احمد مکانات کرایہ میں اترتے ہیں قریب اسکے مسجد و حمام بچہ و عمدہ باغ

عاجی محمد بن مرحوم تاج محمد کی پوری دکان نذر جو من محمد نور سے اکثر آخر روز غباری رستہ میں گرواؤ اسکے
صحن میں جین ہی اور بنائیاں درختان سایہ دار کے نیچے کچی ہیں اور نماز جماعت بھی ہوتی ہی قریب
اوسکے آقا زین العابدین مرحوم تاج محمد کا امام بارگاہ بھی اکثر دکان روز منہ خوانی ہوتی ہے۔

آبادی عمارات وغیرہ

مکانات پختہ و بلند مثل کایک کے ہیں صحن اکثر مکانات میں نہیں ہی مساجد کثرت مع حوصلہ و عظمت
کی ہیں ایک مسافر خانہ واقعی حجاج کے لیے ہی اور مارکیٹ اور بازار میں پختہ و عمدہ کثرت میں
بڑا تجارت گاہ ہے عرب و عجم اور ہندی و نصاری و یہود اور گریک و چینی کثرت میں سب مل جھپٹ
وسوداگرا و دلال ہیں محلہ قلعہ میں بسا ہند تاجروں کی کوشیاں با دفعت و شان ہیں بسا
نہد کا اسٹیشن شہر کی کنارہ پر نہایت گلاب و عمدہ ہی اور غریب کنارہ کا اسٹیشن بھی اچھا ہی
ہر طرف ہند پتھر وغیرہ سے پانا جاتا ہے زمین و آبادی بڑھتی جاتی ہے شہر میں کثرت کٹاؤ میں تل
جاسا جیاری ہیں قانونس ہر طرف نصب ہیں اول شام سے روشنی خوب ہوتی ہے شہر میں گلابی
ہر طرف جاری ہے ہر قسم کے کپڑے اور لباس اور کچی و سی ظروف اور شیشہ آلات اور موزے
اور صنایع اور انواع و اقسام کی چیزیں ہر ملک کی میا و موجود ہیں اور ساعات بلند جاسا
ہیں حکام ملی و مالی موجود ہیں مدارس و شفا خانے اور ڈاکخانہ و تار گھر وغیرہ بہت ہیں۔

سامان ضروری سفر گری

آؤ گندم جو بیان نہایت صاف و بار یک مثل ماندہ کے ہوتا ہے مگر بغیر ہی اور برنج بار یک
و عمدہ و مکہ آور دال اور ہر دال و عدس و مونگ وغیرہ اور روغن زرد و عمدہ اور گرم مصالحہ
سائیدہ اور نمک و مرچ سائیدہ اور چوب زرد و پیٹے ہلدی سائیدہ اور چائے و شکر اور پیاز
وغیرہ خوراکی چیزیں جنکا بکنا سہل ہو پورہ اور ظروف اور ڈبیا وغیرہ میں بقدر ضرورت ہا
۱۳ دن کے موافق ہر شخص کو ہیراہ لینا چاہیے مگر حجاز پرانے پکانے میں فی الجملہ بے احتیاطی
ہوتی ہے۔ اور مقدمین وابرار کے واسطے نان خشک و نان نشہ اور نان پاؤ اور بسکٹ اور

نان خطائی اور کھجور خوردیریان اور شیش و سبتہ اور خرماء و سبوق یعنی ستو وغیرہ انساب ہی اور ایک بیابانی کا اگر قادر ہو تو ہمراہ رکھے کیونکہ جہاز براؤسکا محصول دینا ہوگا۔ اور امر اور وسا مرغ اور نیز وغیرہ اور انکو وادی اور بان یا ریونین اور تمباکو وغیرہ وغیرہ ہمراہ رکھتے ہیں مگر تمباکو مقدار ازائد کا علاوہ محصول ریل و جہاز کے بمبئی و بصرہ و بغداد میں مگر کم زیادہ ہی اگر محض کرنے کے بعد ظاہر ہو تو جہان نہ بھی ہی اور عطر و شال اور مال نو و شیشہ آلات اور زیور وغیرہ اور کتب کا مگر کبھی ہی ملک کتب سناظرہ و اعمال خصوصاً زاد المعاد کہ قدیم و مشہور کتاب ہے بغداد میں چین لیتے ہیں اور دریائے دجلہ میں غرق کرتے ہیں۔ خصوصاً عجم اہل فارس سے بلکہ انکو بہت اذیت دیتے ہیں۔

لباس ہمراہی متوسطین

جہاز بانج جوڑے کپڑے جو نازک زیادہ ہوں اور تھکے ہوں اور فرش خطرناکی و جہاز اور عظمیٰ اور جہاز و قبا اور عمامہ و کمر بند وغیرہ تید کو سبز یا سرمئی اور غیر تید کو سفید اور عورات کو جہاز پر سبز اور نقاب مع لوازمات کے ہمراہ رکھنا چاہیے جس قدر کم و سبک ہو بہتر ہی ورنہ بار بار داری مزید ہے جہاز دینی بڑیگی۔

ظروف مسی وغیرہ

پیشی مع سروپوش و لوٹہ آنخورہ اور رکابی اور آسنی تو او و گیدان اور سماور یا کیتلی اور دو قیس یا لیان چینی مع چمچی اور باد یہ یا کانسہ اور حقہ کو جاک و سبک بلکہ سبیل و شطب تہرہ و سہلی اور سوستی سروپوش دار یا مپا کو ملک بانی کے واسطے وغیرہ ضروری چیزیں ہمراہ لینی چاہئیں اور ڈوری سمندر سے پانی لینے کے لیے ضرور ہمراہ چاہیے کہ عند الضرورت غوطہ و طہارت کر سکے اور ایک طرف ٹین کا وسیع سروپوش دار میں مٹی پاک ہمراہ رکھنی لازم ہے کہ اجیاناً اگر اعضائے وند شکوک ہوں اور طہارت ممکن نہ ہو تو تیمم کرے جبکہ اعضائے تیمم پاک ہوں کیونکہ جہاز پر حالات اختیار ہین ہی ملک جمہوری ہی اور مسجدہ کرنے کے واسطے جہاز پر برگ پیش

متعدد وغیرہ کا ہمراہ رکھنا نہایت مناسب ہی اور ایک بور یا خواہ کھل ہمراہ چاہیے تا بعد شست و شو
جہاز کے نیچے فرش کے چھائے کے رال کے چھینے اور سرایت تری کے نفوذ سے محفوظ رہے اور موسم جاریہ و گزشتہ
الہذا بھی ساتھ لے کہ جہاز نشوئی یا بارش کے وقت اوڑھ لے اور وہ سفر زیارت دورہ میں بھی
کام آتا ہی۔ اور بعض اشیاء سے مذکورہ میں اگر کوئی رفیق شفیق بردبار و خلیق ہم مزاج ممکن ہو
تو شتر تک لینا مناسب ہو تا ہی۔ جب قدر سامان سبک ہو راحت ہی اور بار برداری اور مزدوری
کی کفایت ہی اور ہر جگہ گرجی وغیرہ سے بھی سبک دوشی ہی قبول مشہور ہے

کس نیاید بجانہ در ویش	کہ حشرات زمین و باغ بدہ
یا بکشیش و غصہ راضی شد	یا جگر بند پیش زارغ بندہ

اشیاء کے نفع دوران غشیان

جہاز میں صفراویت اکثر و نکو ہوتی ہی اور دو تین روز تک طبیعت بے لطف اور منہ بد مزہ
اور دوران سر رہتا ہی اور جی الماش کرتا ہی خصوصاً جب بارش اور عموماً کے سبب سے
تلاطم ہوتا ہی ایسے وقت تشریف چہیز بن مفید ہوتی ہیں مثل جو ہر لمبو یعنی ست لیمو و آلو سیٹھا
یا ترندی و اجار و چٹنی لکھنوی اور رنگترا و گولا وغیرہ کے آور تبدیل وائقہ کے لیے گوشت والا جی
اور پان وغیرہ ہمراہ رکھنا چاہیے اور چائے سے دُسر اور دوران میں تخفیف ہوتی ہے۔
آن اشیاء کے واسطے ایک صندوق حسب حال و مال لینا چاہیے کہ اسے اوکے تین چار
بند ہوں تا ہنگامہ شست و نشوئی جہاز میں باقی نیچے پہ جائے اور ترے اندر محفوظ رہے
اور وہ جہاز پر ہنزلہ حجرہ کے ہی زنجیر لگا کر قفل دیکر حوائج ضروری وغیرہ کو جاسکتے ہیں گو وہ ہوتے
وقت کس قدر زحمت ہوتی ہی مگر بڑی کثافت جہاز کی و دور ہوتی ہی اگر ہر روز علی الصبح
و ہویانہ جاوے تو آب و ہوا و زمین خراب ہو۔ اور یہ سب سامان ضروری شہر میں موجود
و ہیا ہوتا ہی خود کسی شخص واقف کار کو ہمراہ لیکر خرید کر یا کسی معتبر کی معرفت سے منگوانا
چاہیے بشرطیکہ دلال نمودار نہ نقصان مایہ و شہادت ہم سایہ ہی۔ اور دوران احباب سا فو

مجاہد کے مرنے کوئی امر و شواہد نہیں ہے

مشکلے نیست کہ آسان نہ شود	مرد باید کہ ہر سان نہ شود
---------------------------	---------------------------

نول یعنی نکلت جہاز

جہاز گھوٹ انگریزی محل کمپنی کا نکلت ادنی درجہ کا بمبئی سے بصرہ تک فی نفر عتہ روٹنگی کے وقت ہی اور بیان آتش میں جہاز کو چاک کا نکلت بصرہ سے بغداد تک کافی نفر عتہ کو مل سکتا ہے ورنہ بصرہ میں رہنے کو ملیگا یہ دونوں جہاز نہ کاری بہن اوقات روٹنگی مقرر و معین بہن اور ہم شبانہ روز میں داخل بصرہ ہوتا ہے مگر تقسیم آب شیرین متعلق بہ نصاری یا گبر وغیرہ ہوتی ہے اور شبانہ روشنی خوب ہوتی ہے۔ اور سپاہی پہرہ دیتے ہیں۔

اور آگھوٹ محل کا نکلت ادنی درجہ کا بمبئی سے بصرہ تک فی نفر عتہ کا ہی اگر خود جا کر آفس میں ایسے تو عتہ کی پیش کشے واپس ملینگے ورنہ دلال لیکھا اور بیان بھی جہاز خرید کمپنی کا نکلت بصرہ سے بغداد تک کا ممکن ہے محمی جہاز کی روٹنگی مال پر موقوف ہے جب مسافرن مال سے بڑھتا ہے تب روانہ ہوتا ہے اور تیرہ یا چار روز شبانہ روز میں داخل بصرہ ہوتا ہے اور تقسیم آب شیرین متعلق باہل اسلام ہے شبانہ روشنی پر علیہ ہوتی ہے اور سپاہی پہرہ دیتا ہے۔ اور جہاز پر شفا خانہ و ڈاکٹر ملتا ہے حتی الامکان علاج اور مکانہ کرنا چاہیے بلکہ عدم اظہار بیماری جہاز پر بہتر ہے خصوصاً سفر حج یا العاقل تکفیدہ الاشارات۔

اور ہر جہاز میں درجہ اعلیٰ و اوسط و ادنیٰ ہوا کر ایہ مختلف مثلاً محمی جہاز درجہ اعلیٰ کا عتہ ہے اور درجہ اوسط کا نٹہ اور درجہ ادنی کا عتہ ہے۔

سواری جہاز

جب سامان ضروری سفر نہیا ہو چکا اور صندوق وغیرہ میں مستحکم کر لیا اور نول حسب مصلحت کیا تو سواری گھوڑا گاڑی یا بیل گاڑی جیگا کر ایہ بندر گاہ تک ۸ راور ۵ روٹ روانہ ہوتے ہیں صرف گاڑی دانے سے کہے کہ فلاں جہاز پر سوار ہو گا وہاں اس بندر تک پہنچا دیتا ہے اور

کنارہ پر سیاہیاں چوکی مال تجارت و لو کا استفادہ کرتے ہیں اگر نہ تو انعام مانگتے ہیں اور سب جگہ
کشتہ بان بیٹے ہوڑے والے سے کرایہ فی نفر یا فی کشتی طے کر کے سوار ہوتے ہیں اور وہ جہاز تک
پہنچا کر سوار کرتا ہے کہ اپنی جہاز اکثر گودی میں قریب رہتا ہے اور بھی جہاز ایک دو میل کنارہ سے دور
رہتا ہے موافق قریب و بعد کے کرایہ کشتی دینا پڑتا ہے اور مزدوری سامان کی علیحدہ لیتے ہیں۔
جب جہاز پر سوار ہوئے تو جگہ چنے الا سکان آخر یا وسط جہاز میں قریب عرشہ کے یعنی چاہے جہان دلی
و ہونپ اور رات کی غنیمت سے مفر ہو اگرچہ اکثر سیاہیاں رہتا ہے مگر عموماً اسے منہ کے وقت اتار لیتے
ہیں اور جہاز کے سینہ کی طرف تکان زائد ہوتی ہے اور عموماً اسے سمندر کا پانی اوچھلتا ہے اور کپڑے
تر ہو جاتے ہیں اور باورچی خانہ خلاصی و مسافرین اور ادب خانے چپ و راست رہتے ہیں
اگر کھن کے اوپر بعد بند کر نیچے جائے بند طے تو شست و شوے جہاز کے وقت کیفہ و مفری
مگر جہان بند پر مال اوس میں رکھنا یا نکالنا جاوے گا تو اس وقت کیفہ و رحمت ہوگی کہ بتان و مسلم
وغیرہ جہاز ان شدت سرما و بارش وغیرہ میں اگر کوئی کمن خالی ہو تو خود اسطوت کے سفیر
جگہ دیتے ہیں وہ ان جہاز و موہا نہیں جاتا ہی نہایت اسن ہی مگر عتقہ وغیرہ کاسٹل ریل کے ممانعت
اور جہاز پر یہ موقع ہو کہنا اور پیشاب کرنا اور بدون باورچی خانہ کے آگ کار و شمن کرنا ممانعت ہے
خاص و عام کے واسطے یہ مقام علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں اور باورچی خانہ عموم میں ہجوم ہوتا ہے
ہندواری یعنی خلاصیوں کے مسلمان باورچی کو کچھ دیکر اپنی کارروائی خود کیجاتی ہے۔ اور
دستورات جہاز کے شل ریل نہیں ہیں ریل پر وہ اسیر سے زائد اسباب کا محصول لیا جاتا ہے سیاہ
ایک من تاک مساف ہی ریل پر کو برطوطہ و بیڑیا وغیرہ کا محصول لیتے ہیں یہاں نہیں ہے
اگر ایک دو ہون الیہ طفل شیرخوار کا مساف ہی اور طفل نابالغ کا نصف محصول ہے۔ ریل پر
اکثر ٹکٹ دیکھا جاتا ہے جہاز پر روانگی کے روز اور آخر سفر کے روز دیکھا اور لیا جاتا ہے۔ چنانہ
آگبوٹ کلاں و خرد کا موافق رنگ و رفتار کے نام مقرر ہوتا ہے اپنے مرکب کا نمبر و نام دریا
کر کے اپنے عزیز و اقارب کو تحریر کرنا بہتر ہے کیونکہ گاہے اخبارات و شست ناک شہر ہوتے ہیں

اور نام وغیرہ جہاز کا ہی کپتین بن چکے غیر وہ نام معلوم ہو گا تو اضطراب کیسے ہو گا۔ مسافر کم ہونے پر زیادتی
جگہ تقسیم نہیں ہوتی ہر جگہ جہان لطیفی ہر بستر لگا تا ہی غلام صیغہ کے سردار وغیرہ کو کچھ دیکھ رہی تھی
کینی چاہیے اور قریب اپنا سامان رکھنا چاہیے۔

اور امر اور وسا اور سفیدین و ابرار کے واسطے حجرہ بہتر کی نشتر لکھا کہ ابرار قادر ہون اور سب کی
وغیرہ سے کی قدر رنجات ہر کیونکہ ہندوین گندہ کپڑا یا ولایتی مات کا نل لگا کے گہر تر سا اور
مسلمان غلامی جہاز کو اس طرح سے دہوتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ بارش ہو رہی ہے اور چھینک رہی
ہے اور آتی ہیں اس وقت بھی موسم چاہیہ کام آتا ہے۔

واقع ہو کہ جہاز کے عمق و طول میں تین تین درجہ ہوتے ہیں اور وسط میں حجرہ اسے عمدہ اور دوز
وغیرہ افسران جہاز اور امرا اور وسا کے لیے ہیں۔ مگر سطح بالائی بعد صبح صادق کے دہوتی
جاتی ہے اور ہنگامہ شست و شو گرم رہتا ہی مسافرین اپنا اپنا بستر لیے ہوئے سرگردان رہتے
ہیں۔ بہر حال روز روز ان کی حکام اور ڈاکٹر آکر دیکھتے ہیں کہ کس نمبر تک پانی پڑھتے ہیں اور
یاد آئے پس حکم روز ان کی کا دیکر ملے جاتے ہیں اور ان کا پانی راہنما حاضر ہوتا ہے تب لنگر گاہ سے
جہان بکشت جہاز ہوتے ہیں لنگر اوٹھا کے جہاز روانہ ہوتا ہے اور ایک دو میل تک رکائی ہوئی
رہتا ہے بعد کشتی پر جو ساتھ رہتی ہے جہاز سے اور کے سوار ہو کر چلا جاتا ہے۔ وہاں سے اگر دن ہو
تو سفیدی مکانات اور سبزی درختان اور اگر رات ہو تو صرف چراغان شہر دکھائی دیتا ہے
بعد آسمان وزمین پانی پانی معلوم ہوتا ہے اگر جہاز عجیبی ہو تو راہ بند عباس جاتا ہے اور
وہاں چھپے روز ہو سکتا ہے اور اگر کھل کینی ہو تو کراچی روانہ ہوتا ہے اور تیسرے دن یہ ہو سکتا ہے
چنانچہ ہر بندر کا حال اجمالی نقشہ ذیل سے ظاہر ہے۔

نقشہ مقامات اگبوٹ نکل کینی

معروف بیل اس رنج

بھنبی	کراچی بند گادر بند	سقط بند عباس	بندر لنگا بحرین	البوشر	محمہ	بصرہ
-------	--------------------	--------------	-----------------	--------	------	------

نقشہ مقامات اکیوٹ عجمی

بکینی	بندر عباس	بندر لنگا	ابو شہر	محمرہ	بصرہ	۸۳۵ کوس
بدریا درست فغ بے شمار است			اگر خواہے سلامت بر کنار است			

روانگی کے روز جہندی روانگی کی خبر مادیتے ہن ہی دستور ہر بندر بر رہتا ہی ملک باہم بندریہ جہندی کے کبان وغیرہ سوال و جواب کرتے ہن اور انساے راہ جو ہماز ملتا ہی گو وودو تین میل دور سے جاتا ہی مگر جہندی کے وسیلہ سے حال دریافت کرتے ہن

نقشہ حالات منازل بحری سفید سافر

کراچی بندر

تحت ہند تیسرے دن جہاز بندر گاہ پر پہنچتا ہی تو ب اجازت داخلہ و سلامی کی جانبین سے سر ہوتی ہی کنارہ قریب رہتا ہی کستان بکثرت آتی جاتی ہن سافر و مال اور وکانڈا رہی آتے ہن اسٹیشن ریل قریب ہی آبادی شہر سفید دروہے گھوڑا گاڑی وغیرہ موجود رہتی ہی شہر خوب آباد ہی مکانات بختہ و بلند ہن اور بازارین عمدہ ہن نان و گوشت و کباب و شیر و ماست اور دودھ اور چائے و حقہ تیار رہتا ہی اور سیوجات اطفال تان و ہندوستان بکثرت بکتے ہن اور فاقہ ہر قسم کا موجود ہی بلوچستان و سیستان ملک کو ہی اس طرف واقع ہن ریل ریکہ کان ایک لین ہی وہاں سے جانب چپ لین بلوچستان اور جانب راست تان گئی ہن اور یہاں سے جہاز کانول بصرہ تک صمد بلکہ سہ کوئی نفر دیتے ہن ایسے کہ ہی جہاز کو بیان کی اجازت نہیں ہی۔ واضح ہو کہ بحر ہند کا بانی سیاہ اور بحیرہ فارس کا نیلگون اور کہین متصل کنار ونگے سبز و کھائی دیتا ہی اور شور ایسا ہو کہ استعمال و حرکت سے چنگاریاں شکوہ و کھائی دیتی ہن اور دن کو ماہیان خرد و کلان اور جانوران دریائی عجیب و غریب کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

گادربند	<p>کراچی سے بعد شبانہ روز کے جہاز روانہ ہو کر ایک شب یا ایک روز میں یہاں پہنچتا ہے اور یہ بندر گواہت شہر مسقط پر مگر متعلق مسیستان کا ہے جو تختہ طرہ ان ہے وہاں سے راہ کوہی لیت و بلند سواری قاطر واسب خراسان کو بھی گئی ہے یہ بندر مختصری مرغ و تخم مرغ اور نان وغیرہ ممکن ہے اور مایہ گیر چلیان بھی لے سکتے ہیں۔</p>
مسقط	<p>گادربند سے بعد چند ساعت کے روانہ ہو کر ایک شب یا ایک روز میں یہاں پہنچتا ہے تو بجاہزت واقعہ لنگر گاہ و سلامی جانبین سے سمرقانی ہوا سن کو دین قریب کتارہ لنگر گاہ ہوا ہے شہر مسقط کا کہ مسقط یا لاسہ کوہ پر کشتی پر سوار ہو کر درگاہ کوہ میں جہاں توپ بزرگ رکھی ہے راہ شہر ہی اصل باشندہ عرب و چشتی سیاہ رنگ ہیں خط نصف النہار کے متصل ہے اس لیے گرمی شدت ہوتی ہے گویا دروازہ برقیہ جو دوا دی میں واقع ہے مکانات و مساجد و بازار بختہ میں نان و گوشت و کباب اور غلہ و کپڑا قریب کابست ہے مایہ و بان بھی ملتے ہیں حلوائے مسقط ہو ہی مشہور ہے اس پنازی عمدہ ہیں کوہ و گلی کثیف ہے اور آب شیرین ممکن ہے و کانڈا عرب و عجم ملکہ ہندو بھی ہیں بعد سات آٹھ گھنٹہ کے جہاز روانہ ہوا ہے۔</p>
بندر عباس	<p>ایک شب یا ایک روز میں جہاز یہاں پہنچتا ہے اگر کافی راہنما حاضر ہو کر جہاز کو لنگر گاہ پر لگاتا ہے بعد لنگر کے تاجر و دکاندار کشتیوں پر کثرت آتے جاتے ہیں مال دیا لیا جاتا ہے ایک شبانہ روز یا کم و زیادہ مقام ہوتا ہے یہ بندر ماتحت طرہ ان کے مکانات پختہ و بلند ہیں اور بازارین عمدہ مال تجارت عجم و ہندوستان کا کثرت ہے نان و گوشت و کباب و کچھ و لکٹ و شہانیاں اور سیوہ وغیرہ اور روغن و عسل اور کپڑے عبا و تبا اور نقاب وغیرہ اور خرما اور مایہ خام و بختہ ہر چیز ممکن ہے کیا اکثر اکل و شرب کی چیزیں اور مرغ و تخم مرغ و اخروٹ جہاز پر کئے آتی ہیں سلاخ و دھم سراسے و حمام بھی ہیں عشرت ائمہ ہدی سے ایک بزرگوار کار و وضع ہے دامن</p>

کوہ میں تالاب آب شیرین ہی باغات خرم و غیرہ بکثرت ہیں یہاں سے بسواری قاطر و
الاق راہ کو ہی خراسان تک ہی قراں و شاہی کا چین جو کھلدار روپیہ اور پیسہ وغیرہ
چلنا ہی دکان خانہ بھی جو قلعہ سحر و مگرک خانہ وغیرہ بھی جو حکام ہالی و ملکی عجم میں یہ لوگ
اہل فارس زبان ہندی بھی بقدر ضرورت جانتے ہیں لب سمندر قنودہ خانہ میں جا
و مقہ تیار رہتا ہی مقدسین و ابراہار کو غوطہ و طہارت کا موقع اچھا ہی گواہ و نعت کرا
کشتی و توپیں آنہ کا صرف ہی شامے راہ ایک مقام جاٹ لب سمندر ہی وہاں
ٹیلیگراف خانہ اور جہاز گھڑاؤ میں شاہ سے باج مقرر کر کے سرکار نے بسایا ہے
بحیرہ فارس میں آبنائے آدیس کے وہ دون طرف بہاڑ ہیں کس حسن و خوبی سے
جہاز بسااست نکل جاتا ہی۔

ایک شب یا ایک روز میں جہاز بیان پہنچتا ہی اور تقریباً آٹھ نو گھنٹہ توقف کرتا ہی
یہاں سے بھی ارکانی اگر جہاز کو لیجاتا ہی جہاں ارکانی مقرر ہیں وہاں کپتان جہاز
اوسکی تسامعت کرتا ہی اگر خلاف کرے اور کچھ ضرورت نقصان جہاز کو ہو تو باز پرس
اوس سے نہوگی یہ بندر خوب آباد ہی مکانات بچھتے و بلند بازار عمدہ سڑکیں کل شہر
کی میا باغات خرم و غیرہ بکثرت ہیں اکثر نان و مرغ و تخم مرغ و اہی وغیرہ
دکاندار بسواری غائب یعنی کشتی جہاز پر آتے ہیں یہاں تجارت و ریجھ موتی
کی ہوتی ہی زبان عربی و فارسی اور کسیدہ ہندی بھی جو اور یہ بندر بھی ماتحت
طہران ہے۔

بیان جہاز آٹھ نو گھنٹہ میں پہنچتا ہی اور گاہے شب و روز توقف کرتا ہی مال
و مسافرین آتے جاتے ہیں یا شدہ اکثر عرب و عجم ہیں یہ بندر ماتحت طہران ہی
اکل و غریب کی چیزیں ملتی ہیں بعض جگہ موتی نکالے جاتے ہیں اگر یہاں کے مسافر
سوار ہوں اور مال بھی ہو تو جہاز جاتا ہی ورنہ بلا ضرورت نہیں جاتا کیونکہ پیر

بندر لنگا

بندر بحرین

اور بیان کے انداز کی حکایت مشہور ہے۔

بندر ابوشہر دید بان دیکھتے رہتے ہیں جب کنارہ قریب ہوتا ہے تو توب اجازت داخلہ و سلامی جانیں سے سر ہوتی ہے اگر کافی آمد و رفت دو دنوں وقت حاضر ہوتا ہے اور جہاز کو نگار گاہ پر لجا تا ہے بیان لنگر گاہ سے کنارہ ایک میل سے زیادہ دور رہتا ہے اسلئے کر اکیشتی آمد و رفت کا عمر اور گاہے زائد بھی ہے۔ مال تجارت بکثرت آتا جاتا ہے اور مسافر بھی ہوتے ہیں اور تاجرین و حمالوں کا ہجوم ہوتا ہے اور دکاندار اکل و خرب کی چیزیں مثل نان و کباب و گوشت و تخم مرغ اور مرغ و ماہی اور کشمش اور اخروہ وغیرہ لیکر موجود ہوتے ہیں بیان جہاز ایک شب یا ایک روز میں پہنچتا ہے اور قید ضرورت ایک شب درو زیا زیادہ توقف کرتا ہے بیان بھی مقدسین و ابرار کو ہلاکت و غوطہ کا موقع بخوبی ملتا ہے یہ بندر خوب آباد ہے مکانات سجدہ و بلند بازارین سادہ ہر چیز ضرورت کی مہیا موجود ہے نان گرم و آب سرد اور کباب و گوشت اور دوا و دماست و دروغن وغیرہ اور شمع اور برنج و شیر برنج وغیرہ اور ہر قسم کا قلعہ و کپڑا اور لباس و جامہ مردانہ و زنانہ مال عجم و سند اکٹرا تا ہے اور تبا کو خشاک و سیل و اور نعلین عربی و عجمی بھی ملتی ہے۔ اور قلعہ مستحکم بنا ہے حکام ملکی و مالی مع سپاہی عجمی موجود ہیں اور ڈاکخانہ و سفیر سرکاری بھی بیان ہی زبان اکثر فارسی ہے اور بوجہ مرور اہل ہند کے زبان اردو بھی جانتے ہیں مساجد و ماتم سراسے اور حمام بھی ہیں اور لب ہند گرک خانہ اور قہوہ خانہ وغیرہ بھی ہے اس طرف جہاز جنگی فوجی ایران و روم اور ہند کے سرحدوں کی حفاظت کے لیے گشت کیا کرتے ہیں اور مسافروں کے پرسان حال رہتے ہیں۔

بندر محمدہ ایک شب یا ایک روز میں جہاز بیان پہنچتا ہے لنگر گاہ میں چھ سات گھنٹہ توقف ہوتا ہے بعض مسافرین آتے جاتے ہیں ملاج وغیرہ ماہی اور نان و خرما کا ہو

وغیرہ لیکر کشتیہ نیراتے جاتے ہیں قلعہ و قونج بھی یہاں ہی اجازت داندہ سلامی کی قوت جانین سے سر ہوتی ہی باشندہ عرب میں فارسی و ہندی بھی جاتے ہیں یہاں تک سرحد طہران ہی۔ گردیاغات خرابا کثرت ہیں۔

بصرہ

روانی سے چند ساعت کے بعد باغات میان کے جو بکثرت ہیں دکھائی دیتے ہیں قنہ رفتہ قریہ اور مکانات قرظینہ نظر آتے ہیں او سطرف جہندی دکھائی جاتی ہے اور کپتان بھی اس کے جواب میں جہندی مستول پر پڑا دیتا ہے اور جب ہوا قریب مکان قرظینہ کے پہونچتا ہے تو فوراً لنگر کرتا ہے۔

اس آسان میں ایک حکیم اور آفندی ترک سپاہی کشتی پر سوار ہو کر قریب جہاز کے آگے کپتان اور ڈاکٹر ملازم جہاز سے دریافت کرتے ہیں کہ کوئی بیمار تو نہیں ہے اور شمار میں کتنے مسافر ہیں بعد اسکے واپس جا کر حکم ملا ہو گا دیا جاتا ہے کہ مسافر و مکملان مکمل ہیں لاؤ اگر زمین یا چار یا پنج یا زیادہ دن کا قرظینہ ہو تو وہ دفعات مع اسباب بچا ہیں اور اگر ایک ہی شبانہ روز کا ہوتا ہے تو جہاز ہی میں رہنے دیتے ہیں اور فی یوم بروز خصلت یا قبل اس کے عصم۔ لیتے ہیں۔ اور تذکرہ موری مطبوعہ دیتے ہیں اور سپر نام مسافر و ولدیت و سکونت و عمر اور علیہ ہوتا ہے۔

حالات مکان قرظینہ

لب دریا سے چند قدم دور یہ ستم خانہ درمیان باغات خرابا کے ہے درجہ بائیں میں تری ہوتی ہے اور درجہ بالا میں اندر خشک اور باہر نہایت کثیف ہے یہاں تک کہ سطح و بیت الخلاء کی حالت کثافت قریب قریب ہوتی ہے نقصان ایسی ہوتی ہے جو قابل بیان نہیں ہے مسافرین تندرست آتے ہیں اور بیمار ہو کر جاتے ہیں دکاندار شیکہ آرد گندم و برنج و دان و گوشت اور مرغ و تخم مرغ اور ہنیم اور روغن خیر و اوی مکان کے اندر فروخت کرتا ہے مگر گران کوئی پُرساں حال نہیں ہے حکیم

و دوسرے تیسرے دن آتا ہی اگر کوئی بیمار ہو تا ہی تو اسکو دیکھ کر چلا جاتا ہی نہ دوا ہی نہ علاج نام کو
 حکیم آئے اوس مکان کے دو گوشے لب دریا سے وجہ تک دور میان نہ ہی ہوتی ہیں اوس
 باہر سا فرستادہ نہیں کر سکتا ہی شمر کا بچہ ترک روی وغیرہ پہرہ پر ہوتا ہی یہ لوگ شہر اگر دو چار
 قہری دیکر راضی بھی کر لیا تو اکثر خرونگی زبان سمجھ میں نہیں آتی ہی۔

بہواری تو ان خاموش کردن جسم کشا | کہ آب از بس کند نرمی فرو نیشاندانش را

اہل بصرہ نے زبان عربی فصیح لسان کو کیا خراب کیا ہی کچھ الفاظ جو قریب بقیہ میں ملاحظہ ہوئے
 یہ ہیں۔ شتغول یعنی اے شیخ تقول کیا کہتے ہو یا شیم بلیش الحقہ یعنی
 یا مین بلیش الحقہ اے شیخ کتنے حقہ دیتے ہو تلت قہری یعنی ثلاث قہری تین قہری کو
 اور کہتے قہر کھڑا ہوا اور غفہ یعنی قفہ وہ بزرگ ٹوکرا جس پر سوار ہو کر دریا سے عبور کرتے
 ہیں مافش یعنی مافیا شیخ اوسمین کچھ نہیں ہے اسطر سے ہر بات کو مخفف کیا ہی جو تبت
 عربی کی عبارت سے ملحدہ ہی مگر رفتہ رفتہ انسان کو مہارت کلام ہو جاتی ہی۔

اور بروقت رہائی کے جو کاغذ مطبوعہ تذکرہ دیئے ہیں اوسپرکٹ اور مہر اور دستخط ہوتا ہے
 اسکو بحفاظت اپنے پاس رکھنا چاہیے ابتدا اور کربلا اور نجف اور ساثرہ میں دیکھا جاتا ہی
 ہر جگہ پانچ قہری لیکر کٹ چسپان کرتے ہیں۔ تہر حال جب رہائی یا کرب و ریاح اسباب کے
 آتے ہیں تو کراہشی علی مقام تک جو تخمیناً ایک میل دور رہتا ہی طے کر لیتے ہیں در میان میں
 نزار عباس بن حمزہ صحابی کا ملتا ہی پس ملاح عرب جو فارسی و ہندی بھی بقدر ضرورت
 جانتے ہیں وہ لب دریا سے وجہ جبکا بانی سر و شیرین ہی اول گرک پر لیجاتے ہیں اگر بال
 محصولی ہی تو گرک لیا جاتا ہی ورنہ حق سلاستی لیتے ہیں وہاں سے نجات پا کر اگر جہاز خرد
 و خانی روی تیار و موجود ہو تو اسپر جا کر سوار ہوتے ہیں وہ ابتدا تک چڑھاؤ میں جا کر
 پانچ روز میں جاتا ہی جبکہ بانی دریا کا بست ہو ورنہ زیادہ تاخیر بھی ہوتی ہی خصوص جہاز
 پینڈاز میں پچیس جاتا ہی تو کئی روز کی تعطیل ہوتی ہی اور کرایہ اسکا سات روپیہ اور

کا ہے پھر روپیہ ہی اور اگر کٹ مہینے سے جواز خرد و خانی نکل گئی کاسات روپیہ کا لیا ہوا اور وہ موجود
 و تیار ہو تو اوپر سوار ہوتے ہیں اور یہ جواز قیسرے دن داخل بغداد ہوتا ہی اور اگر وہ جو دن ہو تو
 ایک دو دن علی مقام میں کاروان سراسے یا مکانات کرایہ میں قیفت کرنا پڑتا ہی اور کرایہ فی حجرہ
 ایک قران کا ہے دو قران یومیہ ہی اور اگر کٹ نہ لیا ہو تو لب دریا آفس میں یا جواز پر آٹھ روپیہ
 کو لیتا ہی جواز ان کپتان و عظم و غیرہ تصاریف میں باقی خلاصی وغیرہ سب عرب میں یہ جواز
 بھی شانہ و زجلتا ہی عظم دریا کا جا سجا دیکھا جاتا ہی سینہ کی طرف ایک آدمی ناپتا ہی اور کہتا
 جاتا ہی کثرت بام اربع باہم جان پانی کم ہوتا ہی جواز کو سپر لیتے ہیں و آفس ہو کہ جواز پر سوار ہو
 وقت لگ کر کچی بھر عاجز کرتے ہیں اور انعام لیتے ہیں اگر کوئی کتاب یا مال ہو تو کچھ دیکر نکلیا
 چاہیے ملاج کرایہ کشتی کے علاوہ مزدوری اسباب اوتارنے چڑھانے کی لیتے ہیں اور طالب
 انعام بھی اکثر ان سے ہوتے ہیں اور بعض اہل ہند کو نواب بنا کر حکمت علی سے زر نقد لیتے ہیں
 بلکہ اہل ہند کا تمام جسم طلا و نقرہ کا تصور کرتے ہیں ایسے مقام پر اپنی زیر کی و ہوشیاری سے
 کام کرتا چاہیے کہ کسی طرح اپنے مال و حال پر ان کو مطلع نہ کرنا چاہیے ورنہ باعث نقصان و ضرر ہی۔

آبادی علی مقام

لب دریا سے دجلہ مکانات پختہ و بلند بازارین عمدہ کاروان سراسے و مسافر خانہ بنے ہیں
 پستو کثرت خصوصاً فصل باقلہ میں زائد ہوتے ہیں اکل و شرب کی سب چیزیں اور کپڑے
 اور ظروف کلی وغیرہ مہیا و موجود ہیں باغات خرمائے کثرت میں بعد جنگ جبل فتح بصرہ حضرت
 امیر المومنین امام التتین علی بن ابیطالب علیہ السلام نے اس مقام پر غار اذ اقرانی تھی اب
 وہاں پر مسجد بنائی گئی ہی قدم گاہ موجود ہی کہ داخلہ پختہ مع چند حجروں کے ہی فریقین کے
 لوگ نماز پڑھتے ہیں خادم بھی ہو وہ زائرین سے کچھ لیکر نشان قدم اقدس کا دکھا دیتا ہی
 آفس عجیبی و انگریزی و دکانخانہ اور چند کوٹیاں تاجرین کی بھی ہیں اور حکام مالی و ملکی اور
 فوج ترک رومی ہی یہاں سے شہر بصرہ قدیم ایک فرسخ دور ہی لاق یا مد و جدر دریا کے کنارے

نہر طویل میں کشتی پر سوار ہو کر جاتے ہیں سکانات شہر کے پختہ و عمدہ ہیں بازار میں ہر شے مہیا ہے
عرب و یونانی کے لوگ لیتے ہیں فارسی زبان بھی جانتے ہیں اونکا لباس سن بالائی قبا و عبا ہے
اور سر پر شیشاق و عقال ہی پہنکے ہتھکڑیاں و حمال کہتے ہیں۔ اور باؤن میں نعلین عربی ہی اور
فاضلین عمامہ باندھتے ہیں۔

حالات سواری و مقامات جہاز خرد و حیا

مرکب رومی ہو یا نکل کہنی بلاص لہجہ روزروانگی بندھی چڑھاتے ہیں اور غشیان و فسترومی
اگر ایک کاغذ مطبوعہ غمری صاحبان ریش کو دیتے ہیں او سکوتدار و ریش کہتے ہیں اور بنی
آدمی عمر لیتے ہیں اطفال و زنان سے نہیں لیتے بعدہ جہاز روانہ ہوتا ہی اس جہاز پر دو کو
سائبان رہتا ہوتا شب کو سینہ کی جانب سے ہمار کہتے ہیں تاکہ دید بان کا حرج نہو اور فاقوس
سستول پر اور اندر باہر روشنی کرتے ہیں اگر بڑی جہاز پر اسباب زائد کا وزن کر کے حصول
لیتے ہیں یہاں اسباب زائد متفرق رکھنا چاہیے یا قی درجہ اعلیٰ و اوسط و ادنیٰ وغیرہ رکھنا
جہاز کلام کے میں اس طرف جہاز بھی نہیں دعوں دیکھ رومی ہی باقی حالات نقشہ ذیل سے ظاہر ہیں۔
نقشہ مقامات مرکب رومی و بلاص لہجہ راہ دریا سے شیرین

علی اہتمام	عمارہ	کوٹ	بنداد	۲۵۸ کوس تخمیناً
------------	-------	-----	-------	-----------------

مقامات مذکورہ میں قرآن شاہی اور لیرا و مجیدی رومی اور دو آٹے چار آٹے اور آٹھ آٹے
اور روپیہ کلدا علیقا ہی اور نوٹ مہیبی کا بھی چلن خواہش ہی اور شاہی و قمری بول سیاہ کا
رواج ہی لہذا نقشہ ذیل اوزان و تقوید یاد کرنا چاہیے تا خریدار شیا سے ضروری میں آسانی
ہو ورنہ ضرر متصور ہے۔

نام اوزان عرب	ریش	جھنجھ	جھنجھ	جھنجھ	جھنجھ	جھنجھ	جھنجھ	جھنجھ	جھنجھ
مطابق ہند	۱۰ مار	۱۰ مار	۱۰ مار	۱۰ مار	۱۰ مار	۱۰ مار	۱۰ مار	۱۰ مار	۱۰ مار
بیرہ	لیرا طلالی	مجیدی تفرق	بلوک شیشی	آٹھ شیشی	نصف قرآن	شاہی ستی	نصف شاہی	روشاہی	روشاہی

خردہ پیسے قمری و شاہی فلوس و پول اکثر اپنے پاس موجود رکھنا چاہیے ورنہ عند الضرورت نقصان ہوتا ہے نیم قرآن کی جگہ پر پورا قرآن صرف ہو جاتا ہے۔

نقشہ حالات مقامات دریائی مفید مسافر

علی مقام یہاں سے جہاز روانہ ہو کر در بیان دریائے و جلد و فرات کے جنگا پانی سرد و تیز ہو جاتا ہے اور مقام گرنہ پر جو ۲۰ کوس کے فاصلہ پر ہے و نون دریائے جلدہ میں جانب چپ فرات ہے جنگا پانی صاف ہے اور جانب راست و جلدہ میں جہاز جاتا ہے اور عمیق ہے گرد باغات و زراعت ہے۔

غارہ لب دریا واقع ہے ایک شبانہ روز یکم میں جہاز خرد و میان پہونچتا ہے اور دو تین گھنٹہ ٹھہرتا ہے اور کوئلہ و غیرہ بذریعہ حالان گرو و غیرہ لیتا ہے یا شندہ عربی فقیین کے لوگ میں مکانات پختہ میں حکام ملکی و مالی موجود ہیں و کاغذ خریدنے نان اور بصدقہ یعنی تخم مرغ اور دجلہ یعنی مرغ اور تخم یعنی گوشت اور خرما اور پنیر و کاہو اور جوڑیئے آخر و پٹ وغیرہ لیکر زائرین کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں یہ لوگ فارسی و ہندی بقدر ضرورت جاتے ہیں۔ و نکو و در سے بیمار دکھائی دیتے ہیں۔

گوت لب دریا سے و جلدہ واقع ہے ایک شبانہ روز میں یہاں جہاز خرد و خالی پہونچتا ہے اور تین چار گھنٹہ توقف کرتا ہے یا شندہ یا کسے عرب فقیین کے لوگ میں و کاغذ اکل و شرب کی چیزیں لاکر فروخت کرتے ہیں بقدر حاجت فارسی و ہندی جانتے ہیں تماشا سٹوٹکا ہجوم ہوتا ہے اپنے اسباب کی نگرانی بخوبی چاہیے اسکے آگے گنبد بگولہ روضہ حضرت عویر کا لب دریا واقع ہے گرد مکانات پختہ ہیں اون میں سیورستہ ہزار بعد اسکے طاق کسرے اور روضہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کنارہ سے کیقہ درخت رومی جہاز کے کہتاں عرب کو فی نفر ایک قرآن و یکرا ایک گھنٹہ توقف ہوتا ہے اور زائرین زیارت کرتے ہیں مگر بلا صلیح و اسے بخوف و زدان عرب یہاں توقف نہیں

کرتے ہیں یہ مقام مدائن ہی جو زمانہ سلف میں آباد تھا اب ویران ہوا ہی اسکے آگے
 روضہ عبداللہ ابن امیر المؤمنین علیہ السلام ہی بیان سے باغات بغداد و مکہائی
 دیتے ہیں اور گرد زراعت بھی ہوتی ہی اور یہ دریائے و جلد الباسیج درج ہے کہ دریا
 گوستی لکھنؤ اسکے چکر کے آگے پہنچ ہی استقبال قبلہ میں وقت نماز کے نہایت قریب
 ہوتی ہی بڑی پوشیاری سے نماز ادا کرنی چاہیے جہاں پر پہر کم ہوا اور اول وقت
 مہیا سے نماز رہنا بہتر ہی۔

بغداد لب دریا جانب چپ قدیم اور جانب راست جدید آباد ہی درسیان میں دریا و
 جبکہ شہر تنکاحیہ ہی بیان جہاز حرواکا شبانہ روز سے کم وار دہوتا ہی اور لنگر گاہ
 سین پر قریب لگر کا خانہ ٹھہرتا ہی اور جانبین سے اجازت داخلہ و سلامی کی ہے
 سرحد ہی اور خدام وغیرہ کا ہجوم ہوتا ہی اور قفہ جی وغیرہ بکثرت گرد جہاز سے
 لکڑے ہوتے ہیں اور وقت اسباب کی نگرانی بخوبی چاہیے

چہ دانند مردم کہ در جانب کیست | نویسنده داند کہ در نامہ چیست
 پس بذریعہ خدام ملاقاتی یا نامی کرایہ طے کر کے قفون پر سوار ہو کر اوترتے ہیں تو
 آفتدی اور نشان دفترو می آکر تذکرہ مروری قریظینہ و لیکر شمار کرتے ہیں اور
 فی کاغذہ قمری لیکر لکٹ چسپان کر کے مہر کرتے ہیں یا ذمہ داری خادوم دوسرے
 وقت مہر وغیرہ کرتے ہیں یہ ظلم تازہ جاری ہوا ہی کہ ہر مقام پر زیارت و مہر
 ہ قمری لیکر مہر کرتے ہیں اور اہل عجم یعنی اہل فارس سے علاوہ اسکے حق برادر ہی
 و حق سلامتی لیتے ہیں اور اذیت و تکلیف دیتے ہیں اور توہین کرتے ہیں اسلئے
 سنہ ۱۱۳۷ھ سے سلطان طہران نے اپنی رعایا کو قدغن فرمائی ہی کہ مادامیکہ
 اس امر میں فیصل نہ کوئی او سطرف نہ جائے۔

بغداد و جدید

خوب آبادی مکانات پختہ و بلند و بازارین سقف و مدورین مال تجارت ہر قسم کا بکثرت ہے
نان و گوشت و کباب اور پنیر اور دودھ و ماست وغیرہ اور کاہود خرمایا اقسام و انواع کا
متباہی بازارین گرم کشت خصوصاً آفندی سیاہی پہرہ دار بڑے غارتگرین حکام ملکی و مالی اور
دفتر و رمی وغیرہ اور پوستہ خانہ و بالیوس خانہ یعنی سفیر دولت انگلشیہ اور تجارت و دکاندار
وغیرہ سب اسطرت ہیں اور بعض تاجر یہود ہیں۔

اسطرت بیرون شہر و ضلع کبیل بن زیاد اور حضرت قنبر اور جارتو اب حضرت صاحب العصر
علیہ السلام کا ہی الاق وغیرہ پر لوگ زیارت کو جاتے ہیں تنہا و شوار ہی قبل مغرب کے بازار بند
ہوتی ہی کو چہ و گلی میں غارت گری ہوتی ہی جب حاکم نشین مقام کا یہ حال ہو یعنی جہان حاکم و فتح
سودہ ہی تو اور مقامات دور دست و بیابان کا کیا ذکر ہے لب دریا و عمارات و دیوارین
سودہ وین جنہن عہد بنی عباسیہ میں ساواست علویہ کمال عداوت چنے جاتے تھے گویا اب تک
اونکی آواز فریاد یا جہل اٹھ کی سانی دیتی ہی اور تا انہدم زائرین عجم و ہند کی کیسی اذیت و ضرر
رسانی میں رو می سرگرم ہیں یہ اثر ظلم بنی عباسیہ جاری ہی ہے

نماندہ ستمگار بدروزگار	بماندہ بدولت پادشاہ
------------------------	---------------------

بغداد و قدیم

بیان گرم کی طرف ہو کہ تفویضے اور ترکے کنارہ پر آتے ہیں ہنگامہ دار و گیر گرم ہوتا ہی مال تجارت
و نو کا گرم لیا جاتا ہی صندوق وغیرہ گھلوا سے جاتے ہیں اسباب متفرق و پریشان کرتے ہیں
اکشد حبسین گرم ہوتی ہیں اس مقام پر نہایت ہوشیاری چاہیے اگر مال محصولی ہو
تو محصول دیکر فوراً بند کرنا چاہیے حی الامکان بذریعہ خدام گرم دینا چاہیے ورنہ بے قاعدہ
لا زیادہ لیتے ہیں اور حساب میں فرق کرتے ہیں زائرین کا مال مباح جانتے ہیں اگر کچھ مال تجارت
و نو یا شیشہ آلات اور شال و تمباکو و عطر وغیرہ مال محصولی نہ تو تو حق سلامتی طلب کرتے ہیں

یہاں سے اسبابِ بستر کی خدام روانہ کاظمین شریفین جو یہاں سے بیرون شہر ایک فرسخ دور ہی روانہ ہوتا ہے اور کھانا اختیار ہے کہ اُلاق یا قند یا ٹرین گاڑی پر روانہ کریں یا تھال پر ویسی اُچرت لیتے ہیں اور اگر محصلی مال خدام سے مخفی نہ کریں تو وہ گرگ سے حکمتِ عملی نکال سکتے ہیں اس طرف بھی سکاٹا و بازارینِ نچینہ و عمدہ مسقف دروہین اور ہر قسم کا مال تجارت اور اکمل و شرب کی چیزیں کثرت کیستی ہیں اور لب و دریا قندہ خانہ آراستہ ہیں چائے و قلیان مہیا ہے بین اکثر وہاں نشست و بایں کی رہتی ہے قریب اسکے کاروانسرا ہے۔ اس کے متصل گاڑی خانہ ہے ٹرین گاڑی بکراہہ مقرر فی نفر دیکر سوار ہوتے ہیں اور برابر کاظمین شریفین چلے جاتے ہیں دور سے چار مینار اور دو قبة اقدس طلالی دکھائی دیتے ہیں اس وقت دل بیتاب ہوتا ہے اور ٹھینا ایک ساعت کے بعد گاڑی سے اتر کے ہمراہ خدام کے ان کے مکان پر جا کر اترتے ہیں اور بستر درست کر کے زائرینِ حرام میں جاکر غسل کرتے ہیں اور تبدیل لباس کر کے حرم میں جاتے ہیں۔ اس لیے اس مقام پر کچھ آداب زیارت بطور اختصار ضرور ہیں۔

آداب زیارت

فضائل زیارت و آداب کتبِ معتبرہ میں کثرت میں تحفۃ الزائر وغیرہ کا اس سفر میں زیرِ نظر و ہمراہ رکھنا بہتر ہے اگرچہ مباحن و ممالہ زیارت دورہ مطبوعہ ہر جگہ ممکن ہیں اور علاوہ اسکے دعائے اذن و زیارات ہر مقام شریف حرم میں تحریر و موجود ہیں اور خدام کرام بھی پڑھا دیتے ہیں مگر خود پڑھنا اور یاد آداب و شرائط زیارت کا بھل لانا خواندہ شخص کو انشائیہ و واضح ہو کہ جب زائر کسی معصوم کے روضہ اقدس میں زیارت کو حاضر ہو تو لازم ہے کہ غسل و وضو ہو اور حیائہ پاک پہنکے دروازہ حرم پر کھڑے ہو کر طلبِ اذن دخول کرے اور دعائے اذن پڑھے اگر رقت ہو تو داخل ہو ورنہ انتظار کرے اور بوقت دخول پائے راست کو مقدم کرے اور وقت خروج پائے چپ کو مقدم کرے نعلِ مسجد کے اور ضریح اقدس کو بوسہ دے اور اوسپنہ کیہ کر کے روضہ صریح زیارت پڑھے اور جب زیارت و دعائے فارغ ہو تو جانبِ راست

دشمارہ کو بعد اسکے جانب چپ رخسارہ کو وضو کر کے رکعتوں کے بعد اس کے صاحب قبر کو
کے مجھے اہل شفاعت صاحب قبر سے گروانے اور بالاسے سراقدرس رو قبیلہ و عا و زادی میں
سباغہ کرے اور بعد زیارت کے دو رکعت نماز زیارت پڑھے اور غریزہ و اقربا اور دوستان طین
سادات و مومنین کے لیے دعا کرے کہ محل اجابت ہو اور وہاں تلاوت قرآن مجید کرے اور
ثواب اس کا صاحب قبر کو بھیجے اور نفع اس کا پھر قاری قرآن کو ملیگا کہ باعث تعظیم
صاحب قبر ہی اور حتی الامکان بحضور طلب رہے اور گناہوں سے توبہ کرے اور فقر و مساکین
اور خدام مومنین سے سلوک نیک اور تعظیم کرے اور جب باہر آوے تو وضو کرے رکعت
نہ کرے اور بجلت یاہر آوے کہ او میں حرمت و تعظیم زیادہ ہی اور اشتیاق بہت ہی پس یاد رہے
و شرائط زیارت کا عمل لانا باعث زیادتی اجر و ثواب ہے۔ اور بصیقل دل زیارت کا پڑھنا
موجب قبولیت ہے۔

بیان زیارت و غسل زیارت

جہاں دو بزرگوار یا زیادہ حضرات النعمۃ اطہار کا مزار ہو ایک غسل زیارت کافی ہی ملے جتنا کہ
زار وہاں رہے اگر دن کو غسل کرے اور شام تک چند بار زیارت کرے تو کافی ہو اگر شب کو
غسل کرے اور صبح تک چند بار زیارت کرے تو وہ بھی کافی ہو گناہ زیارت دو دو رکعت علیحدہ
علحدہ پڑھے پس جب زائر مشہد کا ظہن شریفین میں پہنچے اول غسل کرے اور جامہ پاک پہنے
بعد اسکے متوجہ روضہ اقدس ہو کر دروازہ حرم پر دعا سے اذن پڑھے اور نزدیک قبر
باب الحوائج حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سہ کے زیارت پڑھے اور خدا سے
حوائج دنیا و آخرت طلب کرے اور قریب قبر انور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے حاکم
نیت کرے زیارت پڑھے اور حاجات دارین خدا سے طلب کرے کہ محل اجابت دعا ہو اور
اپنے غریزہ و اقربا و احباب سادات و مومنین کی طرف سے زیارت بہ نیابت پڑھے
اور ان کے واسطے دعا کرے بعدہ بالین سراقدرس نماز زیارت چار رکعت و دو دو رکعت

مثل نماز پنج کے پڑھے اور تلاوت قرآن دو مارے کہ ثواب عظیم ہی آوے اوقات نماز میں بجماعت نماز پڑھے اور موعظہ میں شریک ہو کہ ابو جریل ہی اور نماز جماعت حرم میں چند مقام پر ہوتی ہی اور بعد نماز وای عظمیٰ وعظ اور فضائل و مصائب حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام پڑھتے ہیں اور بعض جگہ سائل ضروریہ کا ذکر ہوتا ہے۔

بیان حرم اقدس

چار مینار اور دو قبة یعنی گنبد پر نور طلالی میں عمارت بلند با رفعت و شان ہی اندرون قبة مینا کار بزرگ کا شانی آراستہ اور تخت قبة قنادیل طلا و نقرہ اور شیشہ آلات عمدہ آویزان ہیں اور ہر طرف درہائے نفرتی ہیں ضرب اقدس کا پتھر بلند فولادی طغرائی ہی اور شیر شایانہ ہی صندوق قبور اطراف کے متصل ملحدہ ملحدہ ہیں اونہ چادرین سبز بڑی ہیں آہ او کو دیکھ کر دل شق ہوتا ہے زہر و تیا بنی عباسیہ کا یاد آتا ہی گرد و واق و ایوان اور مسجد ہی و ایوان بزرگ طلالی میں اور رواق کے حجر و نمین ملما وغیرہ مدفون ہیں چنانچہ پائین باشیخ شہید علیہ الرحمہ بھی مدفون ہیں صحن اقدس نہایت عمدہ و کشادہ ہی فرش سنگین عمدہ ہی احاطہ چار دیواری صحن حجروں کے نہایت عمدہ و بلند بزرگ کا شان نقش ہی دروازہ بے بزرگ متعدد ہیں بعض پر ساعات کلان لگائی ہیں رات و دن کا حساب ملحدہ ملحدہ ہی سب حجرہ وغیرہ قبور مؤمنین سے پر ہیں اندر و باہر شیشہ آلات شب کو کثرت روشن ہوتے ہیں۔ اوقات نماز میں ہر طرف اذان ہوتی ہی خصوصاً قبل صبح صادق ساجات ہوتی ہی اور اول وقت صبح صادق اذان ہوتی ہی ہر طرف سے مرد و زن طہارت و وضو کر کے حاضر ہوتے ہیں اور ہجوم ہوتا ہی اور زیارت و نماز اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر چلے جاتے ہیں صحن اقدس میں دو صاحبزادوں کا مزار ہی مگر بنید رہتا ہی۔

آبادی شہر

گرد و ضہ اقدس کے مکانات پختہ و بلند اور بازارین عمدہ سقف میں مال تجارت کثیرا قسم کا

اور غلہ اور ظروف وغیرہ اور زمان و گوشت اور بلاؤ اور شیر برنج دنیا کی نعمتیں مجتہد و خدام اور سوار
اور اکثر کارایان اور چاہے وقت و شکل اور کجاوہ و محل وغیرہ سب سامان سفر سیار و سوار و سوار
اور غلہ و سوزہ وغیرہ اور اسلحہ بہت فروخت ہوتے ہیں اور کاروانہ سوار اور خدام و سوار و سوار
بکثرت ہیں خدام میں کھسبہ و غسل کا نیم قرآن غالی غسل کا سافرون سے ایک قمری اور سوار
کی ایک قمری اور نوزہ کی نیم گاہی ایک قمری لیتے ہیں اور جامہ شونی کپڑا ایک قمری اور صرف غوطہ
کرائی نیم قمری معرفت خدام کے لیتے ہیں اور وہ اکثر عورات بیوہ سے و ہوا دیتے ہیں باشندہ
عرب و عجم و اہل ہند سادات و مومنین اور علما و طلبہ و روضہ خوان اور تاجروں کا خدا لا پھر
ہیں چند خانہ کشمیری ہیں اور بیرون شہر باغات خربا بکثرت ہیں۔

خدام بارگاہ عرش اشتیاء

تحقیقاً یہ عرب ہیں اور کلید بردار اور کفن کن اور جادو کفن وغیرہ ہیں اور جس کفن
کن کی طرف سے روز اول خادم لیجائے اور سیطرف آمد و رفت مشاہدین رکھے اور وقت رخصت
جو ممکن ہو دیکر اٹنی کرے خدام شکوہ باری باری ۲۰ یا ۳۰ نفر حاضر رہتے ہیں اکثر اہل ہند شیخ
علی خادم کے بیان اور قریب میں مکان مجتہد و منزلہ دم و روضہ قلیہ ہی ان کے مکان کے صحن میں
حوض و چاہ ہی قریب اسکے ادب خانہ ہی حب یعنی خم سر کشادہ کلان میں آب سرد و شیرین
دریا کا میار بہتا ہی نیم شخص خلیق و کم سخن اور امین و قانع ہی متوسلین حق زیارت خوانی و کرایہ
مکان دس بارہ قرآن اور امر اور وسائد ہا قرآن حسب حال اپنے دیتے ہیں لہذا ان کے
شیخ عبد الکریم محنتی اور کارکن مسافر دوست و رساہین ان کی معرفت سے سب امور سطر طرف
زیارت دورہ کا انصرام کرنا چاہیے وہ زبان فارسی و ہندی بقدر ضرورت جانتے ہیں اور
خطوط بھی بہت نچا دیتے ہیں اگر کسی کو کسیکے نام خطروا نہ کرنا ہو تو اس نشان سے بخوبی پہنچ
سکتا ہی۔ یعنی تعالیٰ لغافہ نذر شہر بغداد و مقام کالمین شریفین رسیدہ معرفت شیخ
عبد الکریم خادم بقلان برسد۔ پس وہ پوسہ خانہ بغداد و سرکاری سے لیکر پہنچا دیتے ہیں

اور یہاں تک لٹاؤ کہ گٹ دار اور پوسٹ کاڑا اور لٹاؤ کہ گٹ جسکا موصول ایک آنہ ہی اور ہی
 و ہندوی اور ہندی بھی برابر جاری ہو۔ ملک عراق کے لوگ بعد سلام کے بوقت ملاقات
 صبح سے نصف روز تک اس طرح سے مزاج پر ہی کرتے ہیں صلیکھ اللہ بالخیر والعا فیۃ
 والتسود اور جواب ہی دیا جاتا ہے اور بعد نصف روز کے شب تک یہ کہتے ہیں مساکھ اللہ
 بالخیر والعا فیۃ والتسود اور جواب بھی اسطرح سے دیا جاتا ہے اور باہم پیشانی و مسخرہ پر ہوسہ
 دیتے ہیں اہلا و سہلا خوش آمدی تقبل اللہ زیارت شما خدا قبول کند اور وقت شہر
 بعد جواب سلام کے مسلک اللہ کہتے ہیں۔

تبرکات کا طین شہرین

گرد و غبار ضریح اقدس اور کفن اور شہادت گین اور دوا مال دستی سر ہی بوٹہ سفید اکثر زائرین
 ہزارہ لیتے ہیں اور جا بجا شاہدین کفن کی گڑھیں پس بعد چند روز کے اگر نوروز کو ۲۰ یا ۲۵ روز
 باقی ہوں تو پہلے سامرہ جانا بہتر ہے اسلئے کہ بعد نوروز کے اس طرف سیلاب ہوتا ہے اور آب و گل
 میں براہ دور جانا پڑتا ہے جس طرف جسے کہتے ہیں عباسیہ اور سامرہ کے متصل عبور دیا جاتا ہے
 اور اس راہ میں کاروان سراسے و آبادی سواسے چیل کے نہیں بنتی ہی اور راہ معمولی کے
 حالات نقشہ ذیل سے ظاہر ہونگے اور ایام سیلاب میں جہاز و خانہ رومی خرد بھی سامرہ تک صرف
 ایک دو دفعہ جاتا ہے۔

روانگی سامرہ طیبہ

بذر لبہ خادوم کے مکاری میں جہزہ دار سے کرایہ آمد و رفت کاٹ کرے حتی الامکان جہزہ دار
 عجم ہو تو بہتر ہے جس سامان ضروری سفر درست کرے بیسے تخت روانی یا کجاوہ یا محل یا سریشین جس
 سواری کی ضرورت و خواہش ہو اسکا پردہ اور سوم جابہ اور شکی اور گبہ و شربہ و آفتابہ وغیرہ
 درست و تمبا کرے اور کچھ اکل و شرب کی ضروری چیزیں مثل نان و کباب و کچھ دمان خلکے
 و خرواہ وغیرہ اسکیل و شلب اور قن اور شخاطہ یا کبریت اور قنارہ شمع وغیرہ زیارت و دورہ

۴۴
 جامعہ اسلامیہ
 دارالعلوم دیوبند
 لاہور

ہر ایک کو کھانا پانی کے ساتھ مل کر رہا کر دیا۔ ان کے ساتھ ساتھ ہی ایک کچھ چیزیں ملے ہوئی تھیں مگر انہیں
 بظنہ وراہ اندیشی ضروری مختصر ترین ہمراہ رکھے بہترین اس سفر میں اسبابے زر نقد نہ لے کر ہمراہ
 نہ رکھے راہ کی قدر محذووش ہی خصوصاً فصل خرمائیں کہ ہر طرف عرب نیزہ غارتگری کرتے ہیں
 پس کل اسباب اور نقد و عینیں اس خادم امین کے حوالہ کرے جسکے گھر میں اوٹرا ہو بعد ا
 ہمراہ قافلہ کے روانہ ہوا اور وقت روانگی فقرا و سائین کو نان و خرمایا قمری وغیرہ دینا بہتر
 الصدقہ تریخ الیلا وار دہے۔

نقشہ گرایہ آمد و رفت ساقرہ شریف

کیا وہ	۵۰ قران	ایسے سے رکھدار ہوتا ہے۔	راست و چپ دونوں سوار ہوتے ہیں سائبان ہگیا ہوتا ہے۔
محل	۱۰ قران	ایسے سے رکھدار	ایضا مگر سائبان نہیں ہوتا ہر فصل گرما و سرما میں تکلیف ہی علاوہ اسکے اکثر کرتی ہے۔
نشین قاطر	۸ قران	۳۰	بدون امداد اسپر بھی سوار نہیں ہو سکتے اور راتوں میں در دہوتا ہے۔
الاق عمدہ	۶ قران	۱۰	اسپر کی قدر خود مختاری ہی بدون امداد سوار ہوتا اور اور تر نامرد و پیشا کو کو ممکن ہے۔
اُمر اور دوسا کو اس طرف سخت روان ہر جا نامناسب نہیں ہی خوف ضرر و نقصان ہی اگر بندہ اسے چند سہاڑ سوار ہمراہ لے تو کی قدر سفر ہی اور او کو فی یوم فی نفر ایک قران خوراک کی بعدہ انعام حسب حال دینا پڑیگا۔ باقی حالات نقشہ ذیل سے ظاہر ہیں۔			
نقشہ حالات منازل راہ ساقرہ			
نام مقام	تقد و فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر	
کاروانشہادگیر	۹ فرسخ	راہ ہموار ہی سر راہ مزار ابراہیم بن مالک اشتر رضی اللہ عنہ ہے	

<p>ہوا کے باغ فرخ ہر ایک سراسر یعنی ہر حصے مسافرن میں اور میں یہ مقام قریب دریائے دجلہ کے آباد ہے سراسر خام ہے ایک شہر اور مکانات بھی خام ہیں اہل قریہ اکثر مسکین کاشکار و کارکنان نان تازہ وغیرہ اور دروغ و ماست وغیرہ ملتا ہے گرد باغات خرمای اور کنارہ دریائے ایک میل دور شاہزادہ سید محمد بن حضرت امام علی نقی علیہ السلام کا روضہ ہے۔</p>	
<p>راہ ہموار ہے درمیان میں دریائے دجلہ پر قنبر عبور کرتے فرخ میں آمد و رفت کراہ قنبر کی گھاؤ یا حمل اور ہ قمری آمد و رفت فی سیر لیتے ہیں قمریان ایسے مقام بہت کام آتی ہیں خرودہ پھرا کھنڈ ہے اور خرودہ دار قمریان دیکھنا یعنی چاہیں جیسا کہ نمایاں ہو کہ وہ کنار عرب دیتے وقت طیب طیب جیسے خوب و اچھا ہے کہتا ہے اور لیتے وقت بطل بطل ایسے خراب و برا ہے کہتا ہے ہر طور سے مال زارین مباح جانتے ہیں ظلم و ستم بنی امیہ و بنی عباس کا اثر اب تک ہے سراسر بچتہ ہے دم دروازہ عرب صحرائی سکھانے لیتے میں نان و تخم مرغ و ماست اور باقلہ فصل میں ملتا ہے ایک قمری مشکیزہ آب کہتا ہے۔</p>	<p>کاروانسرا خان خجائے</p>
<p>راہ ہموار ہے اٹھارہ راہ قید اقدس طلانی و دو مینار درخشان معلوم ہوتے ہیں اور قلعہ متوکل لعین کا کھنڈ لہ ایک ہے اور دور سے دکانی دیتا ہے سراسر اس منزل میں خدام آتے ہیں اور اپنے مکان پر لپکتے میں مسافرن بستر لگا کے حمام میں جا کر بعد غسل زیارت کے تبدیل لباس کرتے ہیں اور پہلے روز ہمارا خادم کے حرم اقدس میں با</p>	<p>سامرہ شریف فرخ</p>

کشف کن کے حاضر ہو کر دروازہ پر دعاے اذن پڑھتے ہیں اور بعد از وقتہ کے اندر جا کر بیت کے
زیارت حضرت امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری علیہما السلام کی پڑھتے ہیں اور والدین اور
سب برادران ایمانی اور عزیز واقربا اور دوستان و ملین کی نیابت سے زیارت پڑھتے ہیں اور ان کے
واسطے دعا کرتے ہیں کہ محل اجابت و عاہدہ اور چار رکعت دو دو رکعت کر کے نماز زیارت پڑھتے
ہیں اور جناب زحمہ خاتون مادر گرامی حضرت صاحب العصر اور علیہ خاتون خواہر حضرت
امام علی نقی علیہما السلام کی زیارت پڑھتی ہیں اور تلاوت قرآن دو دعا کر کے اگر اوقات نماز ہو
تو نماز جماعت میں شریک ہوتے ہیں اور وہ فی زمانہ حرم میں دو جگہ ہوتی ہیں اور ان کے دعا و رضا
و مصائب و اعطاف و روضہ خوان پڑھتے ہیں۔

بیان سرداب الطہر

جانب راست روضہ اقدس کے دروازہ متصل چاہ قدیم ہوا تھا اور اسکے احاطہ تحتہ ہی ایک کمر
قبہ بنایا گیا ہے اور اس کے نیچے مسجد ہی اور متصل اس کے سرداب مقام غیبت حضرت صاحب
العصر علیہ السلام فرجہ ہی متصل و وضو اور عاہدہ پاک ہے کہ دروازہ پر دعاے اذن خدا مقرر
ہوتے ہیں اور سرداب میں اترتے ہوئے دعا پڑھتے ہیں اور اندر زیارت پڑھتے ہیں اور نماز
زیارت پڑھتے اور اعمیہ پڑھتے ہیں اور والدین اور عزیز واقربا اور احباب اور جمہ سادات
و مؤمنین کی طرف سے زیارت پڑھتے ہیں اور ان کے لیے دعا کرتے ہیں محل اجابت و عاہدہ اگر اس جگہ موقع
کے تو زیارت و اعمیہ تحفہ الزائر کا پڑھنا عاہدہ ہی مردانہ و زنانہ مقام نماز و دعا علیہ علیہ ہی

بیان روضہ اقدس وغیرہ

قبہ انور طلایی کمالان ایک اور دو مینار میں اندر مینا کار نہایت خوشنما عمارت ہی ضریح اقدس
بلند فلادہ ہی ہوا اندر اس کے تین صندوق قبور مطہرہ منورہ مقدسہ برابر ہیں اور نہر چادرین سبز
چربی ہیں اور اوپر شاہانہ ہی اور باطن باہر سے علیہ خاتون کی شیشہ آلات آویزان ہیں اور
ہر طرف کنول و دیوار و نہر کے ہوسے مین شب کو خوب روشنی ہوتی ہے فرش قالین و نظری

ایرانی ہن گرو دوان و ایوان میں او کوفت کن تین چار ہین صحن ہر طرف کشادہ ہی او تین تین
 اسوات ہن بیان ہنوز صحن کا سرداب ہنیں بنا ہی گردا ماطہ بلند بنیہ مع حجرہ مکے او تین چند
 دروازہ بزرگ ہن اور ساعات کلان گے ہن او حجرہ تین قبرین ہن گرد حرم کے آبادی شہر
 کے اندر ہی او بسبب وجود و حجبہ الاسلام سرکار حاجی میرزا محمد حسن الحسینی دام ظلہم اللہ العالی
 کے اب آبادی زیادہ ہوئی ہی و کاشین شہد اور بازار بارونق ہوئی ہی ناں گندم و گوشت
 و کباب اور دودغ و ماست و سر شیر اور حسل اور خرما وغیرہ میاں رہتا ہی اور حمام و مدرسہ بختہ
 و عمارت بنا ہی مدرسہ میں تعلیم طالب علم تعلیم پاتے ہن ملا و آغوز مقرر ہن اور حرم میں درویش
 نماز جماعت ہوتی ہی باشندہ عرب میں اب علم اور بعض ہندی طلبہ بھی رہتے ہن اب تک سکاری شہ
 چودہ در بیان ہنیں ہی نہ قاطر کرایہ ملتے ہن اسلئے کرایہ آمد و رفت کا کیا جاتا ہی اور دو شبانہ
 روز مقام کر کے تیسرے روز قافلہ واپس آتا ہی اور یہ سفر آٹھ روز میں تمام ہوتا ہی۔

خدام در گاہ ملا ملک سپاہ

تھیں تہا ستو خادم عرب میں اکثر اہل ہند شیخ غلیل کے بیان او ترتے ہن جو خلیق و دنیا رہیں اور
 بعضے اہل ہند سید احمد کے مکان برا و ترتے ہن چکا حال ہنوز مذہب ہی باقی سب خلاف ہیں
 حقوق زیارت خوانی و کرایہ وغیرہ متوسطین آٹھ دس قران اور آمر اور وسا سو ویرہ ستو
 قران دیتے ہن او کوفت کن و خدام سرداب کو ایک دو قران متوسطین دیتے ہن یہاں تک
 خدام بھی آب سرد و شیرین دریا کا حب میں زائرین کے واسطے بھروا دیتے ہن چاہے ملک
 عراق کے اکثر شہر ہن۔ آب و مہوایان کی خوب ہے۔

جب زائرین سامرہ سے ہو کر کاظمین میں واپس آتے ہن تو حسب مذکور زیارت وغیرہ
 میں مشغول ہو کر چند روز کے بعد قافلہ روانہ کر بلائے معلے ہوتا ہی اس طرف اگر اسباب
 زاد و زر نقد ہمراہ لیجا ئیں تو ممکن ہے مگر کسی کو اطلاع نہ کہ کیا ہے ادا
 کہاں ہے۔

نقشہ کراچیہ روانگی کر بلائے سفلے

کبارہ	۱۲ قرآن	بیسے للعدہ ۱۲	دو نفر سوار ہوتے ہیں کرتا کم ہی ایک اکام ہمراہ ہوتا مناسب ہی اوسکو ایک قرآن روز دینا ہوگا۔
سکل	۱۰ قرآن	بیسے للعدہ	دو نفر سوار ہوتے ہیں اہل ہند اکثر گرتے ہیں اور سائبان بنین ہوتا ہی۔
ناظر نشین	۵ قرآن	بیسے للعدہ	اکام و رکاب بنین ہوتی ہی اسلیے وہ سوار کے قافلہ میں بنین رہتا ہی۔
الان	۴ قرآن	بیسے للعدہ ۹	اسپر سیدر خود مختاری سوار کو حاصل ہوتی ہی۔

راہ و کسا اس طرف اگر سخت روان پر سوار ہو کر روانہ ہوں تو چند ان ضرر بنین ہی اور
بے آرام و راحت اور عورت کی سواری ہی اور جب زیارت مخصوصی در پیش ہوتی ہے
تو کراچیہ زائد ہوتا ہی۔

نقشہ حالات سنازل راہ کر بلا۔

نام منزل	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر
کاروانسرا محمودیت	۵ فرسخ	راہ ہموار ہی اٹنا سہ راہ جسری اوسپر عبور ہوتا ہی فی کجاہہ یا محل تیز چار قمری اور سر نشین کی دو قمری لیتے ہیں یہ لان سراسر بختہ ہے خبر لینے نان اور خرماد وغیرہ ملتا ہی پانی کوئی سول لیتا ہی اور کوئی خود لاتا ہی دم دروازہ قہوہ خانہ ہی ہی قریہ میں ہریم ممکن ہی باشندہ عرب زبان فارسی بھی جانتے ہیں۔
سیب	۷ فرسخ	راہ ہموار ہی اٹنا سہ راہ سراسر اسکندر یہ بھی ہی بعض قافلہ وین اوترا ہی اس مقام پر دریا ج میں کشتیوں کا جسری و ان کنارہ پر

تہا نہ پڑ کر کہ مروری دیکھا جاتا ہو فی کجا وہ مکمل ہ قمری اور فی شمشین ۲ قمری
مصدق لیا جاتا ہو کہ بلا ہا نہ پڑے زائرین دریا سے عبور کر کے کاروانسرا سے
کلان میں آکر تے ہیں فصل گرما میں باہر اور فصل سرما میں اندر رہتے ہیں ہر روز
قوتہ خانہ اور مسجد و حمام میں بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں نان گندم و خربازہ اور کشمش عیش
اور شمع ممکن ہوا اور دوع بیا ککاششہ ہوا اور کثرت کتنا ہی سراسر کے ہیں بہتر
لگا کر اکثر زائرین افاق بکرا یہ ہم قمری آمدورفت کر کے شانہ زادہ محمد و ابراہیم
پسران جناب سلم کی زیارت کو جاتے ہیں جو تھینا سراسے سے ایک فرسخ دور
میں اور وہ قریب نیکون دور سے دکھائی دیتے ہیں۔

قدیم آبادی اس پار دریا کے کنارہ پر سو کانات پختہ و حمام بازاری
نایاب دار شہر کی چیزیں ممکن ہیں مسجد و حمام اور کاروانسرا پختہ کو کھانے
چند کاندھار حصار وغیرہ تہذیبی و تمدنی و تمدنی اصل باشندہ عرب ہیں
گرد باغات خرمابین اسطرف آبادی سے قریب ایک فرسخ کے فاصلہ پر
لب و دیا بند ہی پر روضہ پسران حضرت سلم ہی احاطہ پختہ کے اندر روضہ
بنایا اسکے اندر متصل دو فرسخ میں زیارت لکھی ہوئی شہنشاہی پر آؤر ان تمام
بھی ہی اسکے متعلقین ایک قران اور اُمر اور و سازا بھی دیتے ہیں گرد قریب
اہل قریب عرب ہیں زائرین سے بھلیکھ کچھ ضرورتیے ہیں یہاں کے واسطے خوردہ
قران ہمارہ کئی بہتری سقد خانہ وغیرہ حال میں بنا گیا ہے جو بتوجہ و نیکی
جناب راجہ امیر حسن خان سادروام اقبالہ والی محمود آباد ملک اودھ سے بھیجا
اس جگہ سے بعضے سیوار کی کشتی کر لیا و بھینا جاتے ہیں ہوا و بارش میں خوشی کی
راہ ہموار ہو جاوے سے دو فرسخ علیحدہ جناب عوان کا مزار ہے بعدہ خرمابین کا

روضہ اور باغات خرمابین ہوتے ہیں اور رفتہ رفتہ بل سفید پر چکے

کرکاسے ۲ فرسخ

نہر حسینیہ جاری ہوا دہوتے ہیں اکثر زائرین وہاں سے باہر ہوتے ہیں اور خود بخود دل محو و غرق ہوتا ہے اور اشک حسرت جاری ہوتے ہیں اور قہر انور طامی دور سے درخشان دکھائی دیتا ہے مقام ادب کا
 سب ادب بامند ایسا کہ عجیب درگاہ است مسجد گاہ ملک و روضہ شاہنشاہ است

اسی آسائین خدام وغیرہ سے ملاقات ہوتی ہے اور وہ زائرین کو اپنے اپنے مکان پر لے جاتے ہیں جسکا ہمان جی چاہتا ہے اور تہا ہی بستر لگا کر عام جاتے ہیں اور تبدیل لباس کر کے خانیہ پاک و صاف پتکے پہلے روز تہراہ خادم کے نقش کن سے حرم میں باسکینہ و وقار جاتے ہیں اور دروازہ رواق اول و دوم پر دعائے اذن پڑھ کے چند دقیقہ توقف کرتے ہیں بعدہ اندر جا کر نیت کر کے زیارت گیر یہ و بکا پڑھتے ہیں لیکن اولیٰ والنسب یہ ہے کہ جب زائر قصد زیارت مظلوم کر بلا حضرت امام حسین علیہ السلام کرے اول نہر حسینیہ میں غسل کرے جسکا پانی فرات سے آتا ہے اور حادیہ پاک ہنسکر باہر پہنچے شوجہ روضہ اقدس ہو راہ میں تسبیح و تکیہ و تہلیل کے اور صلوات و درود پڑھے ہانگ کہ دروازہ حائر تک پہنچے کہ وہ دیوار گرد گنبد اقدس کے ہی پس جب دروازہ حائر پر پہنچے تو زیارت منقولہ پڑھے داخل ہوا و دس قدم کے بعد توقف کر کے ۴۰ مرتبہ اللہ اکبر کہے اور شوجہ مرقد انور ہو کر و بصریح اقدس کر کے یہ نیت قربت زیارت منقولہ پڑھے بعد کے پایز ضریح زیارت علی بن الحسین علیہ السلام پڑھے گنج شہدا اقرب ان کے ہی بعدہ زیارت سائر شہدا پڑھے اور بالائے سر اقدس اوجیہ منقولہ پڑھے اور خدا سے حوائج دنیا و آخرت طلب کرے اور والدین اور عزیز و اقربا اور احباب سادات و مومنین کی طرف سے نیا پتہ زیارت پڑھے اور ان کے واسطے دعا کرے کہ محل اجابت دعا ہی قبیۃ اقدس روضہ مظلوم کر بلا ہی جہان دعا و زمین ہوتی ہے اور بالائے سر اقدس دو رکعت نماز زیارت بجالائے اور تلاوت قرآن و دعا کرے اور مطہر ت بیرون دروازہ حبیب بن مطاہر رضی اللہ عنہ کی زیارت پڑھے کہ دم دروازہ مزار او نکاہے متصل او کے قتل گاہ ہی لیٹے وہ نشیب جسکے بیان سے دل شوق عوٹا ہے اور روح کو قلع ہوتا ہے جس جب زائر زیارت سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو نیت بصریح نہ کرے اور وقت باہر آئیے

کہ اللہ وانا الیہ واجعون قہار کے متوجہ زیارت ابوالفضل العباس (ع) لہذا اللہ اور
 اور دروازہ ایوان پر خادم و عاے اذن پر ہوتے ہیں بعد اسکے اندر زیارت پر ملتے ہیں اس کے
 وچہرہ و اقربا و احباب اور سادات و مومنین و مومنات کی طرف سے بہ نیابت زیارت کر رہے ہیں اور
 ان کے واسطے دعا کرتے ہیں اور تلاوت قرآن و دعا کر کے بادب یاہر آتے ہیں۔ واضح ہو کہ سب سے
 خادم کے ہمراہ جانا اور ہر مقام کو شاہدہ کرنا بہتر ہے بعد اسکے بیاض یا رسالہ زیارت علیہ السلام
 یا داب و شہر الخ و جو ہر مقام پر درجہ مرتبہ خوب ہی اوقات غریب کو ایسے مقامات مبارکہ میں ہر
 و قرآن و دعا کرنا سعادت عظمیٰ ہے۔

واضح ہو کہ حاصل حضرت سید الشہداء (ع) لہذا اللہ کو و رگاندہ سے میں چہرین عرض شہادت کہ
 میں الامامۃ فی ذلک و الشفاعة فی تربہ والا جابۃ تحت قتیۃ یعنی امامت اور شہادت کی اور
 میں قرار دی اور شفا خاک تربت میں اور اجابت دعا و رقیۃ مقدسہ آنحضرت ہی شہادت میں
 سوانح مثل نفاق و مال حرام خوری وغیرہ کے کہ ایک لغو حرام کہنے سے ہم دن تک و با قبول
 نہیں ہوتی بکا و بد باطن اور عاق والدین و شہر بخوار اور مال یا نام خور کی و عاشق قدر کو بھی
 نہیں ہوتی جو جب تک کہ حق اور نکاح دے اور توبہ نہ کرے۔

بیان روضہ اقدس

قبر انوار و دینار بزرگ طلایی میں ہر طرف ایوان طلایی نہایت عمدہ و بلند چھتیرا و دروازے
 تقریبی زیر قبۃ اطہرینا کار اور یرنگ کاشانی آراستہ و خوشنما ہی متادیل طلایی و تقریبی او شہید اللہ
 عمدہ ہر طرف آویزان ہیں دیوار و زمین ساعات و کنول گے میں اور صریح اقدس اندر فولادی باہر
 تقریبی شش گوشہ پر ایسے کہ بائیں باشاہزادہ علی اکبر و فن میں اور شامیانہ سبز زرین ہی صندریہ
 قیر سبز پر چادر عمدہ ہی تاج و شمشیر و سپر موجود ہی سر پر دہے جلالت پر سے میں شہرہ انوار
 نمایان کہ مظلومیت ظاہر ہی بائیں با چند قدم کے فاصلہ پر گنج شہد اکا خیرہ اندر فولادی باہر
 فرش سنگ مرمر او سپر قالین و شطرنجیہ بزرگ و عمدہ ایرانی میں اندر حرم کے متصل سرایین

کئی بگ نماز جماعت ہوتی ہو اور فصل گرما میں صحن اقدس میں ہوتی ہو بعض جگہ عرب کشتی ہو جسے
 مدینہ منورہ کے نماز میں شریک ہونا چاہیے اور فی زمانہ ساجد الاسلام جناب شیخ ترین العابدین
 علیہم السلام اللہ تعالیٰ سب کے بعد نماز جماعت پڑھتے ہیں۔ کہ در واق بزرگ میں پس پشت اقدس
 مسجد کلاں ہوا و زمین اور ہر رواق میں نماز جماعت چند علماء پڑھتے ہیں بعد نماز روضہ خلائق
 روضہ پرستے ہیں مرد و زن کا ہجوم ہوتا ہے خصوصاً شب جمعہ کو کہ دیات کے عرب بنی اسد
 وغیرہ کثرت آتے ہیں اور ایام مخصوصی میں کثرت ہوتی ہے اور ہر طرف کفن کن متعدد ہیں صحن
 اقدس میں کٹاؤں کی نیچے سرداب ہے گرد احاطہ نیتہ و بلند مع حجر و اسے نفیس کے بزرگ کاشانی نقش
 ہیں ہر طرف متعدد دروازے بزرگ ہیں اکثر و نبر ساعات کلاں نصب ہیں۔ اندر و باہر بزرگ
 سادات و مومنین جا بجا دفن ہیں اندر حرم کے پس پشت رواق میں قبر شاہزادہ ابراہیم بن حضرت
 امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ہو صحن کو چاک کی طرف باہر مسجد و مدرسہ نیتہ اس کے صحن میں حوض ہے
 متصل گلہ ستہ اذان نیتہ و بلند بزرگ کاشانی آراستہ ہے پہلے ساجات بعدہ اذان ہوتی ہے اور بزرگ
 حجر و زمین سقہ خانہ اور اکثر قبور ہیں اور سامنے ملا و آغوز اطفال کو تعلیم دیتے ہیں اور ہر طرف
 اہل حرفہ و کانداز ہیں اور اکثر دکان پر الکاسب حبیب اللہ لکھا ہے اور بعض مقدسین اہل بار
 نیتہ وقت یہ دعا پڑھتے ہیں جیسا کہ کافی میں منقول ہے کہ جو شخص بستر خواب پر لیٹے وقت یہ دعا
 تین بار پڑھے تو گناہوں سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ شکم مادر سے پیدا ہوا تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَلَا
 فَهْرُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَطَّنَ فِیْہِ بَطْنُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَلَکَ فَکْرُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
 یُحْیِی الْمَوْتِی وَیُمِیْتُ الْاَحْیَاءَ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

بیان روضہ حضرت عباس

صحن کو چاک کی طرف بازار کو چھوچھو کر راہ ہے روضہ اقدس مظلوم کربلا سے تھینا ربیع میل کے
 قاصد پر ہے نہر عظمیٰ کے کنارہ جہان پر وہ جناب شہید ہوئے تھے زمین مدفون ہیں قبرا اقدس اور
 دو مینا پرستہ و بلند بزرگ کاشانی نقش میں ایوان طلائی اور دروازہ حرم کے تقریبی ہیں قبرا

اندرین کار خوشنماہی اور متادیل ملالائی و تقریاتی اور پیشہ آلات عمدہ اور اسلحہ شمشیر و خنجر و سپر وغیرہ کثرت
 آویزان ہیں صرف اقدس اندر ولادہ ہی باہر تقریاتی بلند ہوا سپر شایانہ ہر صند و قیراط طہر و لہذا
 سنیل و جادو شالی ہی اور گرد اسلحہ شمشیر و سپر وغیرہ رکھے ہیں دیدہ و رعجب اور شان و رقت و جلال
 نمایان ہو کر دفرش شک مرمری و سپر قالیق و شطرنجی ہلے عمدہ ہیں ایوان کلان کی طرے چار
 کفش کن ہیں اور بین ایک بندی ہی جس میں انور سنگین کے نیچے سرداب ہی گرد احاطہ مع حجر و ن کے
 بلند و پختہ نقش بزرگ کاشانی ہو یا جاسقہ خانہ ہو حجر و عین طلبدہ وغیرہ رستہ ہیں اندر و باہر
 چند جگہ نماز جماعت ہوتی ہی بعد اسکے روضہ خوان روضہ بڑے ہیں زن و مرد کا ہجوم ہوتا ہی۔
 خدام بہرہ و بارگاہ عرش استقبالیہ

خدام کرام تختیہ... بہرہ میں بعض اب صرف امرا اور رؤسا کو زیارت پر حادیتے ہیں اور سید
 خادم قلن و کم سخن اور خلیق ہیں اور فرزند ان کے سید احمد نہایت خوش مزاج و خلیق ہیں اور
 زبان آرد و بھی جانتے ہیں اور یہ سید صالح خادم کے داماد ہیں علاوہ ان کے کلید بردار و چار و بیچار
 وغیرہ اپنے اپنے اوقات میں بکار متعلقہ مگر گرم رستہ میں شام کو خدام فضائل و مناقب اور
 صلوات پڑھتے ہوئے روشنی کرتے ہیں خصوصاً شب جمعہ صفت البتہ یا اوب امور متعلقہ میں حضور
 ہوتے ہیں اور شکوہ باری باری ہر شب... یا ہم نفر حاضر رستہ ہیں۔ متوسلین حق زیارت خوانی
 و کرایہ مکان ایک دو تین دیتے ہیں اور امرا اور رؤسا حسب حال خود ہاسلوک کرتے ہیں۔

خیمگاہ

بیرون حرم کلان احاطہ پختہ دروازہ بزرگ کاشانی قدرے نقش ہی اندر مقامات خیام مدو
 و پختہ ہیں اور نشان کجاوہ و محل بھی پختہ بنائے ہیں و میان میں سرداب کے اندر چاہے ہے
 فرود گاہ سافرن و لشکان و شت کر بلا ہواہ او سوقت فرادہ الطش اور ناراجی خیام اسیر
 اہل بیت خیر الانام یاد آتی ہے

از آب ہم مضائقہ کردند کوفیان	خوش داشتند عزت مہمان کر بلا
------------------------------	-----------------------------

بودند و ام و دود بہ سیراب سے کھید	خاتم زقطاب سلیمان کر بلا
زان نشنگان ہندو بیوقوف میرسد	آواز اعطش زبیب جان کر بلا

آریہاں بھی مذام وغیرہ ہیں اور کوہر غرض نیم قرآن اور اُمر اور وسایہ بقدر امکان ہلکا کرتے ہیں اور وہ ہر مقام کا نشان دیتے ہیں۔

روضہ سحر شہید رضی اللہ عنہ

روضہ اقدس سے تخمیناً ایک فرسخ کے فاصلہ پر یاہر جلالہ پکڑا یہ قمری آمد و رفت اور بعضیہاں جاتے ہیں وہاں تک باغات خرما وغیرہ بکثرت ہیں اور گنبد سفید کلاں بنا ہوا اندر صروح ہی قمر کے صندوق پر چادر بڑی ہے گرد فرش شطرنجی ہر خادم وغیرہ بھی مین وہ زیارت پڑھتے ہیں اور ایک قرآن ناک دیا جاتا ہے اگر صحن کے احاطہ بلند پختہ ہوا ایک گوشہ میں حوض و ادب خانہ ہے اور دم دروازہ دو مین مکان محراث یعنی کاشتکار کے مین۔

آبادی شہر

گردہ ہجرات خوش ورجات کے سکانات پختہ و بلند یا زارین سقف مدور اور بعضیہاں سایہ وادیں یا زار و نمین ہر قسم کا مال تجارت و غلہ اور اقسام و انواع کے اکل و شرب کی چیزیں پختہ و حاملہ ہجرات اور زرکاریان اور روغن و سرشیر و دودغ اور نان چند قسم کی اور کباب اور پلاؤ و چائے اور شیریں و خج اور چند قسم کے خرما وغیرہ دنیا کی نعمتیں اور ادویہ وغیرہ مہیا و موجود ہیں اہل شہر عرب فریقین کے لوگ ہیں اور اہل فارس و ہند و صومالیہ اہل لکنؤ اور کشمیری اور تبتی سب ساوا و موہنین بکثرت ہیں زبان عربی و فارسی جاری ہے اور زبان ہندی مین اہل ہند باجم کلام کرتے مساجد و مسینہ یعنی ماتم ہراسے اور کاروانسراے اور ساقرخانہ اور حمام مردانہ و زنانہ اور مدارس جا بجا ہیں ماشاء اللہ علما و فضلاء و طلبہ و روضہ خوان اور مکملہ وغیرہ کی کثرت ہے آباد شہر شاہ کے اندر ہی بسبب تنگی کے دروازہ چھٹی کی طرف کی دیوار پختہ شہر شاہ کی حکم ناصر الدین شاہ اللہ اللہ ملکہ اوس زمانہ میں گرائی گئی ہے حبیب وہ زیارت کر بلا سے میلے سے شرف ہوئے اتنے

زمانہ میں ایک میل سے زیادہ مک مکات پختہ بطور مال بنے ہیں راہ کشادہ رکھی ہو ایک طرف قبرستان
نقرا و مسکنین بنایا ہو ایسی جگہ کہ سہرہ و حرم میں حاکم رومی قیمت و محصول قبول کیا ہو اگر وہ باغات خراب
و غیرہ بکثرت میں ہو اور حکام ملکی و مالی بھی زمین اکثر و فضیات اور عمارات اور آمدنی نقد و عین ملے
و امراء ملک ایران کی طرف سے بھی اور امراء و اعیان ہندوستان خصوصاً باوشا مان لکھنؤ
اور روسا اور اچکان کی طرف سے بھی آمدنی نقد و عین اور فضیات بدارس و کاروانسرا و سافر
اور نہرے آب شیرین مثل نہر صغی وغیرہ جاری ہو ماہ مبارک رمضان و عشرہ محرم میں تازیانہ
غیر رونق پڑتی ہو مجالس عدا بکثرت ہوتی ہیں۔

تبرکات و تحفیات

تبلیغ خام و مسجد گاہ اور پختہ اور کفن اور برگ سدا اور صخرہ خاک شفا اور خرماسید و زنبیل میز
بند کر کے زائرین ہمراہ لیتے ہیں اور امراء و سادات پنجہ و علم و شنبہ ضریح اقدس میں غیرہ اور اقسام
و انواع کی انگشتی وغیرہ خرید کر کے ہمراہ لیتے ہیں چند و کا ندر دم دروازہ حرم جناب عباس
روحی لہ الفدا میں ان کے پاس تبلیغ پختہ رنگ برنگ کی بجاتی ہو

زخاک کر بلا آمد بدستم	بے بسیج سپرد ذکر اللہ
کہ در شان جلالت محو ہستم	پر تو گفتیم کہ نور کبریا کے
کہ پر رویت سخن را بر نہ ہستم	گفتا ستر اکبر را بکن گوش
ستودہ بر کسی الطس ہستم	خدمت بفتح جو آن نور بنے را
مرا پر داشت گر چہ خاک ہستم	ایدینا سے آغوشیں پیوستہ
و گر نہ من بہان حاکم کہ ہستم	اجال ہفتین در سن اثر کرد

اور دروازہ بندادی کے باہر باغ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہو جہاں وہ
جناب نماز و زیارت پڑھتے تھے اب وہاں چار دیواری پختہ ہو سین چند درخت لگے ہیں
قریب اس کے خندق نہر علقمہ خشک شدہ کے بعض جگہ نمایاں ہیں پس زائرین بعد فراغ

زیارت وغیرہ عازم نجف اشرف ہو کر معرفت خادم کے چروہ دار سے کرایہ آمد و رفت یا کھیرنی
کے کرتے میں اس طرف گھوڑا گاڑی بھی جاتی ہو اور سبب خفیت کرایہ تو ہی مگر مکان بہت ہوتی ہو اور
مخصوصی طور و زو غیرہ میں بوجہ جویم زائون مرد و زن کے کرایہ زائد ہوتا ہو اور سامان بقدر
ضرورت ہفتہ یا عشرہ اور نقد مصارف و سلوک خدام و کفنش کن وغیرہ کے لیے ہمراہ لیکر باقی میان
خادم کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ اور راہ دریائی بھی ہو مگر اس طرف سے جانا زائون نمازہ دارد
و نا واقف کے لئے مناسب نہیں ہو بلکہ راہ خشکی بہتر ہو۔

نقشہ کرایہ آمد و رفت نجف اشرف

کچادہ	۵ اقران	بیسے سے کلدار	یہ سواری سایہ دار خوب ہو مخصوصاً عورت کے لیے چھوٹا
محل	۱۰ اقران	بیسے ۱۰۰	اس میں سایہ نہیں ہو اور اکثر گرتی ہو خصوصاً ہندی ناواقف بہت گرتے ہیں اور چروہ دارا دھاتا ہو اور کتا ہی زیارت شام کو
نیشن قاطر	۵ قران	بیسے عکس	بدون ادا واسہ بھی سوار ہونا محال ہو۔
الاق	۴ قران	بیسے ۹۰	یہ کیفیت اختیار سواری ہو مگر زائونین درد ہوتا ہو ایک رسیان بطور رکاب رکھنی خوب ہو۔

اقتابہ و شربہ حسب قاعدہ مذکورہ اور بقدر ضرورت فرش و لباس وغیرہ اپنی سواری پر درست کرنا
چاہیے اور ہمراہ اس کے کمال ہوشیاری چیمکاؤ تاک آنا چاہیے کہ وہاں سے مکاری لینے چروہ دار کے
سوار کر کے روانہ ہوتا ہو اور بیرون شہر تھانہ پر تذکرہ ضروری دیکھا جاتا ہو اور فی تذکرہ
پانچ قمری لیکر ٹکٹ چسپان کر کے فہرشت کرتے ہیں خرودہ اور تان و کباب و حشرہ ما
ایک وقت کا ہمراہ رکھنا چاہیے اگر سب مسئلہ پر ملتا ہے جیسا کہ نقشہ ذیل
سے ظاہر ہے۔

نقشہ مقامات راویہجفت اشرف

نام مقام	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر
خان محمد سردار کاروان	۵ فرسخ	راہ ہموار بیابانی ہے سراسر کلاں اندر باہر چند درجہ زمین و م دروازہ قبوہ خانہ وغیرہ کی خبر لینے نان و خرمادہ مست اور پینچ و روشن و شمع و بخود بیان و کشمش وغیرہ و کا نذر فروخت کرتا ہے اور جوئے آب مستقل روکے جاری ہیں اہل قریہ عرب ہیں زبان فارسی بقدر ضرورت جانتے ہیں۔
جفت اشرف	۵ فرسخ	راہ ہموار صحرائی ہے دو فرسخ سے قبوہ انور طلانی درختان نظر آتا ہے زائرین صلوات پڑھتے ہیں رفتہ رفتہ سکانات و عمارات اور مقام پر حضرت دو کلاں اور عہود و صلاح علیہم السلام دکھائی دیتے ہیں یہاں تک کہ وادی السلام میں وارد ہوتے ہیں جو بہشت دنیا اور مقام ارواح مومنین و مومنات اس جگہ سے اکثر زائرین پیادہ یا چلتے ہیں اس میدان میں ہر طرف قبوہ مومنین و مسلمین میں برضا و خوشنما مقام ہے زائرین فاتحہ و دعا پڑھتے ہیں اور سوقت فرحت و نشاط ہوتی ہے گویا یہ معلوم ہوتا ہے کہ میرزا احباب سے بعد مدت کے ملاقات ہوتی ہے اسی آشنا میں شیلے سے ملاقات گویا طور پر خدام بارگاہ سے ملاقات ہوتی ہے اور وہ زائرین کو اپنے اپنے گھر لے جاتے ہیں جسکا جہان جی چاہتا ہے وہاں اوتارتا ہے اور پس لگا کر حمام جاتے ہیں اور غسل و تبدیلی لباس کر کے پہلے روز سیراۃ حرم میں آکر دم دروازہ دعا سے اذن پڑھ کے چند دقیقہ توقف کر کے اندر جا کر نیت کر کے زیارت منقولہ پڑھتے ہیں اور زیارت حضرت و نوح اور حضرت سید الشہداء کی بالاسے سراسر اقدس پڑھتے ہیں اور

والہدین و عزیز و اقربا اور احباب کی طرف سے بہ نیت زیارت پڑھتے ہیں اور ان کے واسطے دعا کرتے ہیں اور نماز زیارت پڑھنے کے تلاوت قرآن و دعا کرنے میں سچائی اللہ خالق کو ن و مکان ہر انس و جان کو نعمت و نیا عطا کرتا ہے مگر دولت دین و ایمان اپنے ہی دوستوں کو رحمت فرماتا ہے اور ایسے مقامات متبرکہ سے شرف کرتا ہے جس سے سعادت ابدی اور دولت سرمدی حاصل ہوتی ہے اور اولیٰ و انس ہر کسب و کار میں شرف میں پہنچے اور ارادہ زیارت اپنے آقا حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا کرے تو اول عمل کرے اور جائزہ پاک پہلے متوجہ روضہ اقدس یاسکینہ و وقار ہووے اور سامنے حضرت سید اقدس کے نیت کر کے زیارت منقولہ پڑھے اور اذعیہ و اعمال جو بیاض رسالہ زیارت وغیرہ میں ہیں بجالائے اور بالائے سر اقدس نماز زیارت پڑھے اور حوائج دنیا و آخرت خدا سے طلب کرے کہ محل اجابت و دعا ہی اور حضرت سید الشہداء آدم و نوح علیہ السلام کی زیارت پڑھے اور دو رکعت نماز زیارت پڑھے ہر کسب و کار اور عزیز و اقربا اور احباب کے واسطے دعا کرے اور تلاوت قرآن و دعا کرے اور اگر گاہ قات نماز ہوں تو نماز جماعت میں شریک ہو بعد نماز کے وضو مکمل و مصائب ائمہ ہدیٰ مٹنے اور یہی دستور ہر وقت رکھے اس وقت کو بہت غنیمت جانے اور جتنے دن یہاں قیام ہو اکثر ہر نماز میں لیس کرے کہ سعادت ابدی ہی۔ یہ درگاہ حضرت امیر المومنین و وصی و خلیفہ بلا فصل حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام کا ہے سچ نہایت شکل کشا ہے اپنے حوائج شریعیہ دین و دنیا بواسطہ حضرت خدا سے طلب کرے کہ محل اجابت و دعا ہی۔

بیان روضہ اقدس

قبۃ انوار و دو فیاض ایوان طلایی ہی دروازے تقریٰ جنم سر ابروہ ہاے جلالت اویزا
ہیں زیر گنبد مینا کار جا بجا برنگ کاشانی منقش ہو گویا ہر در و دیوار و ہر نقش و نگار زبان
حال گو یا ہے کہ

یار پال فیض مقدس مقامت و جہت	کنز میں تابناک مطلع انوار خداست
------------------------------	---------------------------------

قنادیل طلانی و نقری اور شیشہ آلات آویزان ہیں ہر طرف ساعات و کنول وغیرہ نصب ہیں
 صریح اقدس اندر فلادی بابر نقری بلند ہے اور سب شامیانہ عمدہ ہے صندوق قبر انور بلند اور سب پر
 شامی پڑی ہے اور تاج و شمشیر وزرہ اور سب کے بین عرب و عظمت و جلالت خدا و انما یان ہے
 گردن فرش سنگ مرمر اور سب قالین و طرحی ہائے عمدہ ہیں گرد و واق متعدد ہیں اولین جاسجا
 علما و فضلاء اور سادات و مومنین نماز جماعت اور تلاوت قرآن و دعا کرتے ہیں اور واکھین
 بوب و محم و عطا اور فصائل و مصائب ائمہ ہدیٰ پڑھتے ہیں مرد و زن کا از و حاتم جوہر ہوتا ہے
 ہر طرف کنکش کن متعدد ہیں معین اقدس وسیع و کشادہ و نگین ہے گرد و احاطہ بلند و بختہ مسحیحہ ہوا
 عمدہ رنگ کا شامی منقش ہیں ہر طرف دروازہ ہائے بزرگ بعض پر ساعات کلاں نصب
 ہیں فصل گرما میں بابر نماز جماعت چند مقام پر ہوتی ہے۔

خدا م بارگاہ ملائک سیاہ

تھمنا۔۔ ہم خادم عرب ہیں افسر و نگار کلید بردار ہے اور چند کنکش کن اور بار و ب کس وغیرہ ہیں
 اوقات مقررہ میں بکار متعلقہ خود مشغول رہتے ہیں شام کو خصوصاً شب جمعہ و اعیاد و غیر
 خدام ساتھی صفت بستہ صلوات و فضائل و مناقب پڑھتے ہوئے چراغان و روشنی میں
 بادوب و قاعدہ مشغول ہوتے ہیں اہل بند اکثر سید علی خادم کے بیان اور ترے تھے فی زمانہ
 سید عبد الحمید اور شیخ عبد الحسین بن شیخ محمد ہادی خادم کے بیان اور ترے ہیں یہ دونوں
 قانع اور کم سخن اور خلیق ہیں اور زبان فارسی بھی جانتے ہیں متوسلین حق زیارت خوانی و کرا
 مکان دس بارہ قرآن دیتے ہیں اور امر اور وسوسہ حساب حال خود یا صد قرآن وغیرہ دیتے ہیں
 آبادی شہر

گرد و رضہ اقدس کے مکانات پختہ و بازارین عمدہ بعض سقف اور بعض سایہ دار ہیں ہر
 کپڑے اور ظروف اور المہ اور سیوہ اور اکل و شرب کی چیزیں مان و گوشت و شیریں و خوراک اور
 غلہ پختہ و خام اور بعض ترکاریاں مہیا ہیں اور کثرت فروخت ہوتے ہیں اور علما و فضلاء

و فضلًا اور دو عظیم باتکین میں یا غیر وہو شایر ہو جائے

بسر بروم ایام یا سر کے
زیر حسن خوشہ یا فتم

ور اقصاء عالم بکشم لبے
تمتع زیر گوشہ یا فتم

الحمد لله على احسانه و صلوات الله على محمد وآله

وادی السلام

پس پشت روئے اقدس میدان وسیع ہر ایک گوشہ میں اس کے بحر ہر دو مان ہزاروں قبریں ہیں
اور حضرت ہود و صالح و کا مقبرہ بھی ہر خدام زیارت پڑا دیتے ہیں ان کو فی لغزین جاقری
سے کفش کن وغیرہ کے دیتے ہیں اور امر ازاد بھی دیتے ہیں اور اسوات مومنین و مومنات کو
فاتحہ سورہ محمد و آیت الکرسی اور انا انزلنا اور سورہ توحید اور سو قین بتداد مقررہ پڑھتے ہیں
کہ ثواب عظیم ہر عیدہ درخت تلاش کرتے ہیں ہر ایک کو حصہ ملتا ہے اگر کسی کو بارش یا قبر کوئی
کیونکہ بزرگ و عمدہ ملتے ہیں مگر قبر گھروانے والے سے اجازت لینا چاہیے اور اکثر لوگ
فردخت بھی کرتے ہیں اونسے لینا چاہیے بشرطیکہ دریائی نہواور درخت کی فضیلت کتب میں
بکثرت ہر سدی خود تلاش کر کے اکثری بنوانی چاہیے یا کسی امین سے حاصل کرنا چاہیے۔

مسجد کوفہ و سہلہ وغیرہ

روئے اقدس سے تخمیناً ایک فرسخ کے فاصلہ پر ہی زائرین متوسلین الاق کرایہ کرتے ہیں
بعضے پیادہ جاتے ہیں اور امر اور دوسا کجاہ و محل وغیرہ پر جاتے ہیں اکثر شب کو دینے
میں بعضے قریب مغرب واپس آتے ہیں اعمال وہاں بہت ہیں تحفہ الزائر کے موافق عمل کرنا بہتر
اور بیاض و رسالہ زیارت میں بھی اجمالاً مرقوم ہی خود بجالانا بالملیان باعث زیادتی اجبر
و ثواب ہی اگرچہ خدام پڑا دیتے ہیں لیکن تحصیل کرتے ہیں اور حق اپنا لیتے ہیں۔ مقام حضرت
آدم و ابراہیم و حضرت امام زین العابدین و حضرت امام جعفر صادق و مقام جبریل
وغیرہ اور مقام ضرب امیر المومنین ۲ پر وود و رکعت نماز اور دعا پڑھنا چاہیے اور امام

واصرار کرنا چاہیے کہ محل اچالیت و عا ہمان بقداست میں سستوار پہنچے ہیں اور سنگ پر نام کندہ
 ہیں اور خدا ہم بھی نشان بتائے ہیں اور جانب چپہ مسجد کو فہ کے بیرون دروازہ احاطہ پنجتر ہی
 متصل گوشہ مسجد روضہ جناب مسلمین قبل ہوا و مقابل ایک گوشہ دوم تین ہزار مانی بن عروہ علیہ السلام
 وہاں زیارت پر ہے خدا ہم بھی موجود ہیں اکثر دی پر با ویتے ہیں اور حق اپنا لیتے ہیں اور پشت
 روضہ جناب مسلمین قبر مختار علیہ الرحمہ ہی قاضی پر پناہ ہتر ہے۔ وہاں سے فارغ ہو کر زائرین
 مسجد بسملہ میں آتے ہیں جو جامع مسجد کو فہ سے ٹھیکان میل دور ہی وہاں بھی ہر جگہ اعمال مقررہ
 بجا لاتے ہیں مقام حضرت صاحب الامر و حضرت عیسیٰ من حواج دنیا و آخرت خدا سے
 طلب کرتے ہیں اور مناجات پر پستے ہیں اور خدا مہمان ہی ہیں وہ بھی حق اپنا لیتے ہیں خود
 قمریان ہمراہ رکھتی چاہیے وہ نہ عند الضرورت وقت ہوتی ہی۔ دروازہ مسجد کو فہ پر حوض
 اور چند دکاندار بھی ہیں خیر یعنی نان و خرما اور دواغ و ماست اور شمع وغیرہ ممکن ہی اندر
 احاطہ وسیع پنچتہ و بزرگ ہی باہر زید دیواری زمانا چند خانہ عرب صحرائی بستے ہیں عتبہ مسجد
 ایک گنبد سفید احاطہ کو چک نشان دولتمدار سے حضرت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ
 السلام ہی باقی کو فہ نیست و نابو وہی صرف چند کھنڈے بعض جگہ نمایاں ہیں اور سر کے کنارہ
 باغات خراہیں ہیں سے زائرین فارغ ہو کر عتبہ اشرف واپس جاتے ہیں اور بعض قافلے
 کربلا سے میلے کی طرف مراجعت کرتے ہیں۔

شیرکات و کھجیات نجف اشرف

گرو غبار حضرت اقدس بذریعہ خادم ملتا ہی اور برنج عنبر بوجہ ہوتا ہی اور عبا و سبیل نجفی
 شہر ہی اسطوف سے راہ چلی سیواری شتر کہ عظمہ اور ہدیہ منورہ تک ہی۔ مگر اہل ہند وغیرہ
 اکثر وفائی جہاد پر راہ ابصرہ و سقط و مدن سے حج زیارت کو جاتے ہیں۔

مراجعت

زائرین چند روز قیام کر کے کربلا سے میلے آتے ہیں اور وہاں چند روز توقف کر کے گاہن

شتر یعنی مین دار و ہوتے مین اور حساب کرایہ سواری وغیرہ وہی ہی چروانگی کے وقت تھا
اور بہان چند روز تو قف کر کے عرب و عجم اور بیضے اہل ہند سامان سفر و ورو راژ دیا کر
روانہ خراسان ہوتے مین جسکا بیان حصہ دوم مین ہے۔ اور اکثر سندی وغیرہ بغداد مین کہ
جہاز خرد و نمائی پر سوار ہو کر روانہ بصرہ ہوتے مین واپسی کے وقت اس جہاز کا کرایہ فی نفر
حصہ ہی اور کرایہ ترین گاڑی اور قفہ وغیرہ کا وہی ہی جو آمد کے وقت تھا واپسی مین یہ جہاز جلد
بصرہ داخل ہوتا ہی ایسیلے کہ اقامت ہی اگر وہاں جہاز عجمی موجود ہوتا ہی تو کرایہ معمولی ہی ورنہ بھی
وکرانچی تاک محل کبھی پرنتہ بلکہ جیتے لیتے مین اور کرایہ ریل وہاں سے مقرر و معین ہو
اور نگر گاہ سے کنارہ تاک اور کنارہ سے امام باڑہ میر بہ علی مرحوم تک کرایہ کشتی و گاڑی وغیرہ
وہی ہی جو وقت روانگی کے تھا اور کنارہ پر جب حاکم و ڈاکٹر اگر دیکھتے مین تب اجازت اور نئے
کی ہوتی ہی اس وقت محب ہجوم و نگلش رہتا ہی کنارہ پر چوگلی والے مال تجارت و نوکی تلاشی
کرتے مین اور خرابا کا محصول لیتے مین۔ اور ہر سواری کی رفتار مختلف ہی اس سفر و ورو راژ مین
جن سواریوں کا سابقہ ہوتا ہی اونکی رفتار نقشہ ذیل سے ظاہر ہو زیارت و وورہ کا سفر قس خراسان
دس مینے مین ختم ہوتا ہی۔ اور متوسطین خوراک کی مہواری مین مع چارے تھے رفی نفر جیکے تھے۔
دس ماہ کے ہوتے صرف کرتے مین۔

نقشہ رفتار مرکب یعنی سواری

نام سواری	سافت	تعداد و عت	کیفیت
ہشتی آتش یعنی ریل گاڑی	۲۰ میل	فی گھنٹہ	شہانہ روز جاری ہوا قات سقرہ مین اسٹیشن پر شہر کی ہر سیدیم لینڈون مین فی زمانہ رفتار تیز کر دی ہو۔
جہاز و نمائی	۱۰ میل	ایضاً	شہانہ روز جاری ہوندر گاہ پر بقدر ضرورت سکون ہو اگر ہوا موافق یعنی پس پشت ہو تو شتر حمل کھول دیتے مین اور رفتار زیادہ ہوتی ہو۔
قاطر	۱۶ میل	ایضاً	فضل سرامین و نکلا و فضل گرامین جگہ تیز چلتا ہی اگر گرامین و نکلا چلے تو حق وغیرہ کی وجہ سے ٹہر جاتا ہی۔
بقیر	۱ میل	ایضاً	جمل کا حال بھی مانند قاطر کے ہی مگر رفتار اس کے نہایت مست ہی عرب کے شتر چلے ہر ہر چلے مین اور افغانستان کے و ویر پاک چلے مین۔

تمت الكتاب بعون الملك الوهاب

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

آئی میرا کس کہ این خط نوشت بکن سکن و بدفشش کر بلا آئی بیا مرز این ہر سہ را	عفو کن گناہش عطا کن بہشت آئی نگہدار از ہر بلا مؤلف نویسنده خوانندہ را
--	---

باقیات الصالحات

نہ اندکاتے ہرگز و لیکن نویس آن شے کہ ان سرور کرد	بماند انجہ او کردہ کتابت اگر بینی تو اورا در قیامت
---	---

گفتار نیک کردار

غافل از حقیقا نفس مکنیض سباش ہنشین تو از تو بہ باید	شاید ہمین نفس نفس و پسین بود تا ترا عقل و دین بعینہ را بد
--	--

و واضح ہو کہ بعض نے کفن نوشتہ کے بارہ میں تامل کیا ہو اسلئے حضرات علمائے اعلام کرام
در یافت کیا گیا چنانچہ نقل دستخط سوال و جواب درج ذیل ہے۔

نقل و خطی سرکار شریعت و ارجحۃ الاسلام جناب میرزا محمد حسن صاحب مدظلہ العالی
ساکن سامرہ طیبہ

سوال چہ میفرمایند لکھا دین مفتیان شریعت حضرات ائمہ طاہرین صلوات اللہ وسلامہ
علیہم اجمعین اذہرین مسئلہ کہ اموات مؤمنین و مؤمنات را کفن قرآن و دعائے جوئی کبیر

و غیرہ وغیرہ نوشتہ و ادا جائز است یا نہ یقیناً توجہ و

جواب بسم اللہ الرحمن الرحیم درجہ بالا سیکہ غالباً ایمن از تکوین باشد جائز است انشاء
اللہ تعالیٰ یکہ خوب است حرزہ الاحقر محمد حسن الحسینی۔

القول کا اصل



<p>واضع ہو کر اس رایت دور پہنچے بخت اشرف و کریم کے و کاظمین شریفین و رسامہ طیبہ و طوس شہد مقدسین از آئمہ حجت خدا حضرت امام علیہ السلام کے شاہد مقدمہ بجا نیست میں چنانچہ جاکہ و فن غیر نقضہ ذیل سے ظاہر ہے</p>		
اسرار مقدمہ	جاسے و فن	سبب شہادت
حضرت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام	بخت اشرف	حضرت شہبازون ابن محمد بن علی بن ابی طالب بکالت سجدہ
حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام	کر بلائے سجدے	قتل و ذبح کردن شمر لعین حکم نہایتی آئینہ علیم اللہ بکالت سجدہ
حضرت امام موسیٰ بن جعفر صادق علیہما السلام	بنداد و تقایر قریش معروف بہ کاظمین شریفین	زہر داؤن مار و انار شید طعون نبی عباسیہ
حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام	خراسان مقام طوس معروف بہ شہد مقدس	زہر داؤن مامون رشید طعون
حضرت امام محمد تقی بن علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام	بنداد و کاظمین شریفین	زہر داؤن معتصم لعین و شعی
حضرت امام علی نقی بن محمد نقی علیہما السلام	سامرہ طیبہ معروف بستر من رائے	زہر داؤن معتصم لعین بن لعین
حضرت امام حسن عسکری بن علی نقی علیہما السلام	ایضاً و سر من رائے	زہر داؤن معتصم طعون بن طعون
حضرت صاحب العصر عجل اللہ فرجہ تسلی غمہ	جاسے نیست سرداب بالاد سر من رائے متصل روضہ	بطلم و ستم و ارادہ قتل کردن متوکل لعین وغیرہ نبی عباسیہ علیم اللہ العذاب الی یوم الحساب
بن حسن عسکری علیہما السلام	آبائے آنحضرت	
دوم شہر رجب	حصہ اول زہر داؤن از اسیرین تمام شد	سنتہ ہجری



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على محمد اشرف المرسلين وعلى
 بن عمته امير المؤمنين ووصيه وخليفته ووزيره علي سيد الوصيين واله
 الطيبين الطاهرين المعصومين ولعنہ الله على اعدائهم وظالميه في عاصيه
 حقوقهم اجمعين الى يوم الدين اما بعد براس صاحبان دين و زكافني و محبت
 زيرچہ کہ یہ چند اوراق مستثنیٰ بہ زاد الزائرین حصہ دوم جو اجمالاً شامل بین حالات راہ سفر
 خراسان برواسطے افادہ سادات و مؤمنین شہداء زائرین مشہد مقدس غریب القرباں
 یسّم جفا حضرت امام علی بن موسی الرضا صلوات اللہ و سلامہ علیہما کے اور آسانی و آگاہی مقرر
 و مقام و حالات راہ کے حتی الامکان تحقیق کر کے مرتب و تحریر ہوئے ہیں واللہ الموفق والمعين

وبہ نستعين

واضح ہو کہ آداب و فضیلت زیارت آنحضرت کتب بسوطہ میں بکثرت ہیں خصوصاً تصانیف الزائر
 مطبوعہ طہران ہر جگہ فی زمانہ بازاران ممکن ہوا و سکو زیر نظر رکھنا اور اس پر عمل کرنا اسباب اولیٰ و
 کیونکہ وہ نہایت معتبر تالیف جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ سے ہے اگرچہ بایض و رسالہ
 زیارت مطبوعہ تبریز و طہران جا بجا ملتے ہیں علاوہ اسکے خدام کرام زیارت برآں بڑھا
 دیتے ہیں مگر خود با شرائط آداب متوجہ ہونا باعث زیادتی اجر و ثواب ہے اور اقل ثواب

زیارت اور حضرت کا یہی حدیث کہ شاعر کہتا ہے

اب طواف مرقہ سلطان علی موسیٰ الرضا
ہفت ہزار و ہفتصد و ہفتاد و چھ اکبریت

غرض کہ بعد ذرا زیارت دورہ یعنی نجف اشرف و کربلا سے ملے و کاظمین شریفین و سامقین
کاظمین میں سب قافلہ زائرین جمع ہوتے ہیں اور جسکو جہان کا عزم ہوتا ہے چلے جاتے ہیں اور
خراسان جاں نوالے بعد عید نوروز فصل بہار میں روانہ ہوتے ہیں کیونکہ اس فصل میں زمینی
اور آبی فصل گرمی کی ہوتی ہے ملک مخصوصی نوروز کی نجف اشرف میں کر کے براہ کربلا سے ملے
کاظمین شریفین میں آئے نوروز سے ۳۰ یا ۴۰ روز کے بعد روانہ ہوتا ہے تہہ تارا سنج
برف اور گل سے صاف و پاک اور خشک ہوا اس مدت میں سامان سفر بخوبی درست کیا جائے

سامان ضروری سفر

سامان ضروری اختیار ہے کربلا سے ملے میں درست و تیار کرے یا معرفت خدام کرام کے گایا
میں مہیا کرے جسکی تفصیل ذیل میں ہے مگر یہ متوسطین کے لیے ہے ہر روستا و امر و انڈیا کو حسب حال
خود ملازم ہو کیونکہ لباس و کابینہ قیمت و عمدہ ہوتا ہے مثل مہوت شکن و انواع و اقسام
رنگ بزرگ بزرگ و بانات و شال وغیرہ کے اور لشکران کے واسطے ہاید پر پیری وغیرہ
اور شالی کمر بند پیری آبرو کی چیز مستور ہے اور فصل سرما میں کہ برف گرتی ہے پوشین
بزرگ پہنتے ہیں۔

سہرا ہی لباس پوشنا کہ غیرہ

چند چوڑے لباس گندہ مثل انگلاٹ و مارکین و تیشہ وغیرہ کے مع عبا و قبا و عمامہ و کمر بند و غیرہ
مگر عمامہ و کمر بند کو سیاہ و سیاہ اور غیر سید کو سفید چاہیے باریک و نازک لباس کجاوہ و مٹلی
رگڑ وغیرہ سے پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور وہاں یہ لباس لشوار کا ہے اور عورات کے واسطے
نقاب و برقعہ یا چادر پیچھے اور اسکے لوازمات کے چاہیے کہ از سر تا پا مستور رہے کیونکہ
وہاں بالکی و ڈولی نہیں ہوتی ہے اور ایک رزائی و ٹوشاک اور دو تین کپڑے اور ایک چادر

دوری بھی ضروری سواری کے وقت کجاوہ و محل پر فرش کرے اور کیلے چپ و راست و عقب کے تاکہ رگڑ سے بچے اور منزل پر بھی استعمال میں لاوے اور چادر کلان حامل آفتاب سے کوئے یا عورت ہو تو نظر نامحرم وغیرہ سے مائل کرے ملی ہذا القیاس چادر کلان سے چند کام نکلتے ہیں

ظروف مسی وغیرہ

مثل مشہور ہی انچہ گیری مختصر گیری بنابرین ایک پتلی مع سر پوش اور کابی اور یاد یہ اور
 آنچہ اور آفتاب یعنی لوٹہ سماور یا کینٹی اور تھرا پتلیہ کہ وہ ایک صند و فچہ خانہ و اعراب صنعت کا
 ہوتا ہے کہ اوپر چار پاؤں و پالیان اور شتران اور قند اور چاہے وغیرہ جسے کول کی جی جلی
 رکھنے کی ہوتی ہے اگر یہ ممکن نہ ہو تو دو تین پالیان چینی صند و فچہ کو جب محفوظہ میں کافی مین اور
 ایک سٹارہ چرمی ورنہ شرب گلی گروہ اکثر ٹوٹ جاتا ہے اور چاہے خیر یا بڑا ہی بوسیمان ہاں
 بذریعہ آہنی کاٹنے کے کجاوہ و محل میں لگا دیتے ہیں اور ہر منزل و مقام میں بہت کام آتا ہے
 اور فانوس یا قمر مع چند شمع یا کچی نقطہ جانے والی کے اگر دلیف کجاوہ موافق فرائض ہو جیسے
 اور تھر کے رفیق شفیق ہلکا جادہ مولوی سید محمد مدی صاحب تھے تو یہ اشیاء مذکورہ شرب
 رکھنا خوب ہے کیونکہ حقیقتاً اسباب سب و کم ہو سفر میں آسانی زیادہ ہے اور دود و دھن
 تین منزل کے واسطے چاہے و قند یا شکر اور متن لینے تھا کو خشک شعل و سبیل میں چینی ہیں
 ہر راہ لینا چاہیے اگر چہ یہ سب چیزیں چاہی جلتی ہیں علاوہ انکے اکل و شرب کی چیز ہیں اور
 سیوجات و فواکھات خشک و تر ہر جگہ ممکن ہیں جیسا کہ عنقریب نقشہ ہر منزل و مقام
 ظاہر و باہر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

حکمت

سامان ضروری سفر آخرت مثل کفن و کافور و سدر و پنبہ وغیرہ اور سفر زیارت کی دستی
 و مہیا کرینین عاقل کو خود متوجہ ہو کر فکر و تدبیر کرنی چاہیے یا نفیم و آزمودہ کار کو جو کرتے
 دیکھے یا سنے موافق اس کے عمل کرے یا کسی شفیق کے بتلانے پر کار بند ہو تو بہتر ہوگا اور

نقصان و ضرر اور مذمت کا خوف ہی مثل مشہور ہے نقصان مایہ شہادت ہمسایہ۔

ملازم ہمراہی

امرا اور سلاک اس سفر کو ہی میں معنی و غلیظ اور معتد و امین خدا ترس و فہیم ملازم ہمراہ لینے چاہئیں جو نہ زیادہ سن و پیر ہوں نہ کو چک و صغیر ہوں ایسے لہو کہ کار و بار متعلق سفر کر سکیں ورنہ اونہیں کی خدمت کرنی پڑگی اور سولہاں جگر ہوگا۔

اور اگر جاہر بشو و نامی اور باورچی بھی ہمراہ ہو تو مناسب اور جو حقہ کا عادی ہو اسکو خمیر و خیر تمباکو بقدر ضرورت اور دھاکا کتا کتا کو ملکہ بھی ہمراہ لینا چاہیے یہ ان بلاد میں نہیں ہر گز تمباکو کا علاوہ کرایہ ریل و جہاز کے بھی اور بصرہ و بغداد میں گرگ زائد ہی علاوہ اسکے روغن جنبلنی معطر عورات کے لیے ہمراہ رکھنا خوب ہی ورنہ عند الضرورت اس سفر میں تکلیف ہوگی۔

اقسام سواری مع کرایہ و عیئر

عمدہ اور آرام اور عورت کی سواری امرا و اعیانہ کے واسطے تخت روان ہی جو مثل بالکی کے ہوتا ہی اسکے آگے پیچھے و وقطر لگائے جاتے ہیں او سپر سیک دو نفر اور شین ایک نفر سوار ہوتا ہی اگر عہدہ ہو تو ساٹھ روپیہ کو خرید کرتے ہیں ورنہ سپاس یا جالیں تک بھی ملتا ہے او سپر سوم جاہد جہان کرنا بہتر ہے اور اگر لشوار کی سواری کے لیے ہی تو پوشش و پردہ بالائی حسب حال اسکے واسطے تیار کیا جاتا ہی اور آگے پیچھے فالوس بھی لگائے جاتے ہیں۔ اور اسکے واسطے آٹھ یا چار نفر کام عرب یا عجم یا دیواری تین تین خشک فی نفر ملازم رکھنے ہوتے ہیں یہ لوگ اکثر زیادہ ہمراہ تخت روان کے چلتے ہیں اور زمین فراز و نشیب میں اور پہاڑ و نہر قاطرون کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ نہایت ہوشیاری و چالاکئی سے تخت روان پہنچتے ہیں اور منزل پر اسباب کی حفاظت و دیگر کار و بار ضروری انجام دیتے ہیں اور مالک کو راضی کر کے مثل قاطرچی کے ہر شہر میں طالب انعام ہوتے ہیں اور ملا تا مل باتے ہیں تیرہ تخت روان کے عہدہ و آرام کی سواری کجاوہ ہی عہدہ ہر دو لنگہ یا پنج روپیہ کو ملتا ہے

ورنہ جائز تک بھی ممکن ہی نہیں جب درست دونفر بیٹھے ہیں سائبان بھی ہوتا ہی اور ہر موسم جاہل
 ٹہرتے ہیں اور پوشش و پردہ بھی لگا دیتے ہیں مرد و عورت کے لیے خوب ہی دن کی دھوپ
 رات کی شبنم اور ہوائے تند و خشک سے محفوظ رہتے ہیں بلکہ بعض جگہ بطریقے باران اور حلو
 یعنی ٹکرگ سے اس میں دھبے میں خصوصاً بعض مقامات عراق عرب اور کردستان میں اونٹ
 اکثر پرتے ہیں اسکے واسطے بھی ایک اکام ملازم رہنا ضرور ملکہ باعث راحت و سرور ہے اور
 کجاوہ قاطر سے اگر غفلت ہو تو بھی شاد و نادر گرتا ہی پس ہر شخص کو حتی الامکان بھی سوار
 اختیار کرنی لازم ہی غلطی نہ واجب ہی۔

تبع کجاوہ کے محل ہی یہ عمدہ تین روپیہ کو ملتی ہی ورنہ کم ہی ممکن ہی اسپر بھی دونفر سوار ہوتے ہیں
 اور اسپر سائبان نہیں ہوتا ہی اور اکثر گرتی ہی اور بدون امداد کے سوار ہونا محال ہی خصوصاً
 اہل ہند کو کہ مارت نشست کی نہیں ہوتی ہی مقامات بلند میں قاطر جی جلو نشین یاواز بلند
 کہتے ہیں اور نشیب میں عقب نشین کہتے ہیں جو اہل سندان الفاظ کے معنی نہیں جانتے وہ دھوکا
 کھاتے ہیں جو جانتے لگتے ہیں وہ آگے یا پیچھے کھسکتے ہیں آخر گر پڑتے ہیں اور جوٹ کھاتے ہیں
 حالانکہ یہ مراد نہیں ہی بلکہ بلندی پر چڑھتے وقت سنگینی بدن کو مقدم کرنا چاہیے اور نشیب میں
 اوترنے کے وقت موخر تہ محفوظ رہ سکتا ہی بلکہ جو شخص وزنی زیادہ ہو وہ پشت قاطر سے
 متصل رہے اور جو سبک ہو وہ جدا رہے یا کوئی سنگین چیز باس رکھے تا حمل کی میزان برابر رہے
 تو اقلیہ محفوظ رہ سکتا ورنہ اکثر گر گیا اور جوٹ کھا سگا و ان کوئی عمدہ واقف راہ اور احباب کو کہ
 دلازم جو سوار ہو اس وقت کام نہیں آسکتا ہی وہ مجبور ہی بان اگر اپنے گھوڑے پر سوار ہو
 یا پیادہ ہو تو اوٹا سکتا ہی لیکن طیکہ قریب ہو ورنہ یہ بھی دشوار ہے بہر حال اپنی ہوشیاری
 عورت و مرد کو ضروری ہے۔ اور اوقات نماز میں قاطر جی قاطر و نکوٹھہر سے ہیں اور اہل قافہ
 اور ترکہ جادو سے علاحدہ فوراً نماز پڑھتے ہیں ایسے مقام پر بھی اکام بہت کام آتے ہیں۔
 نیز یہ سواری غنیمت ہی لیکن طیکہ اسباب خرچہ میں کام ہوا اگر دونوں طرف خرچہ میں پڑے

توسار منہ اور اوڑھنا بدون ادا کے اسبھی دشواری علاوہ اسکے زانو چلتے ہیں راتوں میں
 درد ہوتا ہے رات کو بیدار رہنا پڑتا ہے بعضے غفلت سے گرتے ہیں کیونکہ قافلہ سرحد و قریہ تک
 بسبب خوف و زور و زبردستی کے اور شہر کرمان شاہ تک بوجہ ہوائے سرحد کے و کو چلتا ہے بعد
 برابر فضل گرامین شباشب قافلہ چلتا ہے اسلیے کہ مملکت ایران ملک فارس میں نہایت امن و
 چین ہے زور و زبردستی کافی زمانہ نام و نشان نہیں ہے کیونکہ زردون کے ہاتھ حکم السیاق
 و السیاقہ قاطعاً ایک بھاٹے میں اور رات کو قتل کرتے ہیں یا بوجہ اسکے اگر
 کسی کی کوئی چیز کسی مقام پر رکھو جائے تو فہرست اسکی مع قیمت تحانیہ میں داخل کرے
 بعد تحقیقات کے اگر وہ چیز ملی تو بھینہ مالک کو پہونچا دیتے ہیں ورنہ خزانہ سرکاری سے قیمت
 دیکر سید لیتے ہیں بعد رعایا سے اس مقام سے وصول کرتے ہیں باز ہم اپنی چالاک و ہوشیار
 بر ضرورت ہی کیون غفلت سے زحمت میں پڑے

در ایام عدل تو اسے شہر یار	نذار نہیکایت کس از روزگار
بعد تو بے بیم آرام حلق	بس از تو ندانم سر انجام خلق
جہان بکام و فلک یار باد	جہان آفرینست گہر دار باد

اور تھیل کراہی کا طریق ہے مشہد مقدس تک آمد و رفت کا نقشہ ذیل سے ہو یا ہی اور کیا
 شہر سے دوسرے شہر تک بھی ہو سکتا ہے مگر اوسمین خرچ کی زیادتی اور تاخیر ہوتی ہے۔
 نقشہ کراہی آمد و رفت

نام ساری	تقداد من	تقداد و روپیہ کلدار
تخت روان	۹۰ تن	یعنی ۲۴۰ روپیہ
کجاوہ	۳۰ تن	یعنی ۱۲۰ روپیہ
محل	۲۲ تن	یعنی ۸۸ روپیہ
سرشین	۱۵ تن	یعنی ۶۰ روپیہ

قائدہ چروہ دارون کا یہ ہے کہ جو شخص واپس نہ آوے یا دوسری راہ سے چلا جاوے
تو ڈولٹ مال چروہ دار ہی مثلاً ڈولٹ کرایہ کجاوہ پیش میں سے جو حق قاطری ہی اگر کرایا
بدون دلال کے لئے ہو سکے تو اس سے کی قدر کم بھی ممکن ہے۔

منکاری یعنی چروہ دار

چروہ دار عرب و عجم کر بلائے معلے و کانین شریفین وغیرہ میں برادران ایمانی بکثرت ممکن ہیں
اور خدام کی معرفت اولئے سب امور طے ہوتے ہیں اور اولئے جو اقرار نامہ معمولی مہری کسی
عالم اور خدام کے تحریر ہوتا ہے بیرون شہر ہجرا و ہجر عمل نہیں کرتے ہیں جو جی چاہتا ہے وہی کرتی ہیں
مگر ہجر بھی یہ دو شرطیں زیادہ کرنی مناسب ہیں اول فقر مدت دو تم تعیین انعام کیونکہ چروہ
جہانک چراگاہ ہاتے ہیں و مانک حیلہ کر کے جہان چاہتے ہیں مقام یعنی رنگ ایک دور زکا
کرتے ہیں جسکے سبب سے طول سفر ہوتا ہے اور مصارف ٹرہتا ہے اور شہر ہائے بزرگ و نامی ہیں
انعیاس طالب انعام اور تنوٹیں سے حق سلامتی مانگتے ہیں اور عرب محنتی تو ہیں کن
طاع آمد کے خوب اور رفت کے عکس اس کے ہیں اور عجم مندی و عیا کش اور خلیق ہیں اور طالب
انعام نہیں ہوتے ہیں اور اگر کچھ دیا تو خوش ہوتے ہیں جتنے الامکان اس چروہ دار سے
معاملہ کرنا چاہیے جسکے پاس ۳۰ یا ۴۰ یا زیادہ قاطر ہوں کیونکہ اس میں چند فائدہ ہوتا ہے
اولی یہ کہ اگر کجاوہ وغیرہ کا قاطر مجزوں یا لنگر اہوا تو صرف بار و اسباب کا قاطر نہ لے سکتا
اس سفر دور و دراز اور کوہی کے قاطر و یا بوڑھے اور قیمتی ہوتے ہیں اور ہوا فقر رنگ و فائدہ
ہر ایک کا نام معین ہوتا ہے اپنی سواری کے قاطر کو خوب پہچان رکھنا چاہیے تاکہ کسی وقت بدل جائے
اونکی گردن میں بزرگ گنٹے ہوتے ہیں اور کبے جلد میں یا بوموتا ہوا و سکو چاوش کہتے ہیں جسکے
ساتھ ایک شخص راہنہ ہوتا ہے اور اسے عقب میں باقی قاطر چلتے ہیں جہان دو شہر تا پہنچے
شہر جاتے ہیں مگر نہیں ہے کہ بجز قاطر جی کے کوئی دوسرا ذکر و رک سکے اسلئے کہ اونکی زندگی کام
اور نہ رکاب پر اور امر اور وساکے قافلہ میں آگے آگے ایک سوار ہوتا ہے جسکو چاوش

کستے ہیں وہ درود و سناقب آباد از شیرین پڑھا کرتا ہے اور چروہ دارا و سکا طبع ہوتا ہے جہاں پر وہ
 مناسب جانتا ہے وہیں پر منزل کرتے ہیں کہ اسکو بہر منزل و مقام و آبادی کا حال معلوم ہوتا ہے
 جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہوگا مگر یہ وہ منازل ہیں جہاں ہمارے قافلہ کے چاروش و چروہ دار
 منزل کیا ہے جیسے عرب و عجم و ہندی مردوزن و کوش و نقرتھے اور سردار قافلہ والدہ ماجدہ خاں
 سید علی نواب صاحب کی تحین اور ہر چروہ دار کے آٹھ آٹھ دس دس نوکر ہوتے ہیں اور اکثر
 وہ قوم گروہ ہوتے ہیں جنکو وہ انیام کہتے ہیں اونکو راضی رکھنا باعث راحت و آرام ہے
 یعنی اونکو شہر یا بے بزرگ میں ہو چکر بطور انعام ایک ایک قران دیوے۔

اطلاع ضروری

تقدیر و سپہ کلا در ہمراہ رکھنا نہ چاہیے بقدر ضرورت صرافان کا طین سے قران چرخی سیکھ کر
 ایرانی ہمراہ لینا چاہیے باقی کی ہندوی تاجران عجم کی جنکو داو و ستد تاجران طہران و خراسا
 ہوندر بیہ خدام یعنی چاہیے اور نوٹ انگریزی ہمراہ لینے میں پانچ و پین فی صدی نقصان ہوگا
 بلکہ نوٹ بمبئی کا لینا و میں خواہش ملتا ہے اور فی صدی موافق نرخ بازار کے دو یا تین روپیہ
 زیادہ ملتے ہیں گریز یا دینی تبدیل قران چرخی میں محسوب ہوتی ہے جب یہ سب سامان درست
 ہوتا ہے تو قافلہ کا طین سے کونج کرتا ہے چونکہ فصل بہار میں دریا سے وجاہل بسبب طغیانی و دریا
 عجم کے جو قریب خان بنجار کے دجلہ میں گرتا ہے بہت بڑھ جاتا ہے اور بغداد وغیرہ میں سیلاب
 اور حیر بغداد و ماسور ہوتا ہے اسلیے حتی الامکان وسط فصل بہار میں روانگی بہتر ہے اگر حیر بغداد
 جو کشیون کا ہے قائم ہو تو اوپر و در نہ بمقام معظم محاذی کا طین تفون پر عبور کرتے ہیں بہر حال
 و دون حال تون میں فی کجاوہ چھ قمری محصول لیتے ہیں اور قافلہ چند ساعت میں دریا پار
 اوتر کے مع اخیر سوار ہو کر روانہ ہوتا ہے جب بفضل الہی اور تائید غیبی اور طلب اپنے آقا کی
 ہوتی ہے تو توفیق رفیع شفیق ہو جاتی ہے اور تون کی امید برآتی ہے جیسا کہ اشعار ذیل
 سے ظاہر ہے۔

<p>در اہام حجاب و عمامہ پہنا ہ روان گشت از راہ صدق و صفا کہ شاہ خراسان بود نام او بدین ذرہ ہم لطف حق گشت یار آہی بہر شیعہ را کن نصیب</p>	<p>شہ ناصر الدین حسنہ و سکلاہ بیا بوس سلطان ضامن رضا کہ بر خلق شد واجب کرام او درین رہ شد از دل جان نثار شود آستان بوس شاہ غریب</p>
<p>نقشہ سنازل بقیہ عراق عرب ماتحت روم</p>	
<p>نام منزل</p>	<p>حالات اجمالی سفید سافر</p>
<p>خان بی بی سید کاظمین سے ہ فرسخ</p>	<p>آبادی کم باشندہ عرب ہین نان و خربا اور پنیہ مکن ہوا دوس بار دریا کے کاروان سراسے کہنہ وقفی شاہ عباس مرحوم کی ہی ابوالنحان یعنی والانداری نفی یوم نیم قمری کرایہ لیتا ہر۔</p>
<p>خان بی بی سید ہ فرسخ</p>	<p>آبادی از بھی خوب ہی بہر چیز ملتی ہی کنارہ دریائے عجم ہوا قریب ہر جس کشتی و کھارپی فی نفر ایک دو قمری اور تروائی لیتے ہین کرایہ بیان بھی سرا ہین اور تے ہین۔</p>
<p>خان خوشید بی بی سید ہ فرسخ</p>	<p>نیز آہ و صرف ایک دکان ہر شبائے ضروری اکل و شرب کی کیا یاد مقام خوشک ہر آخر روز سے باہر جانا دشوار ہی ابوالنحان یعنی والانداری مقصد ہین کرایہ سراسے ہین تکرار کرتے ہین بیان سے سرحد تک خوف وزردان وغیرہ ہی اسلئے سوار شکیو سراکتے ہین حفاظت کے لیے اس مقام سے مالدار لوگ ہمراہ لیتے ہین اور فی نفی یوم دو قران خوراک دیتے ہین اور وہ سرحد تک پہونچا دیتے ہین اور وقت رخصت کے دو قران قران فی نفر تمام ہاتے ہین۔</p>

خان شہر ۱	ابو جبر سے ۳ فرسخ	آباد بازار بھی خوب ہی ضروری چیزیں اکل و شرب کی ملتی ہیں ماست بیانکا مثل سیب کے عمدہ اور بکثرت ہی کاروان سراسے متعدد ہیں کرایہ فی نفر کمین ایک قمری کمین دو قمری ہی اور بیان آب چاہ نہایت شیرین ہی۔
خانہ خضر و سورہ قیصر آباد	شہر دان سے ۶ فرسخ	آبادی کم ہی کاروان سراسے متعدد ہیں کرایہ بھی مختلف ہے اشیائے ضروری ملتی ہیں بیان کی راہ پست و بلند ہی جال بیان سے شروع ہوتے ہیں۔
خانہ قتیہ	قیصر آباد سے ۶ فرسخ	خوب آباد ہی ہر چیز بازار میں ملتی ہے قہوہ خانہ بھی آراستہ ہیں در بیان آبادی کے دریا سے عجم نہایت سرد و شیرین واقع ہے ہر چیز ہر شے و عمدہ تاجران عجم کا بنوا یا سوا ہی بیان مذکورہ فی نفر ایک قران لیا جاتا ہے قمری میں بیان سے نقصان شروع ہوتا ہے راہ چلی کسی قدر خوشحال ہے سفیر روم و ایران بیان دونوں رستے ہیں یہاں سے ڈیرہ فرسخ کے بعد سرحد روم ختم ہی وہاں ایک و مد مدہ تیار ہی و سین چند سپاہی روم کے ہیں بیان سے خاک مائل بسرخ ہی گویا قبول ولایت حضرت امام نے سے سرخرو ہی اور بعض بعض مقامات مذکورہ میں بازار ہیں سقط پنجم ہیں۔

واضح ہو کہ منازل مذکورہ میں اگر چہ عرب ہیں مگر بعض بعض جگہ دکاندار عجم بھی ہیں اور یوں جو قرب
افلیم فارس کے زبان فارسی بھی اور زبان دانی مسافر کے لیے بھی نہایت مفید ہی اور اوزان
اور سکہ مر وید کو جاننا اولیٰ و انسب ہی ورنہ داد و ستد میں ناواقف لوگ نقصان اٹھاتے ہیں
یہ کچھ ضرور نہیں ہی کہ ہر مقام کے اہل بازار خوف سعاد کرین اسلئے کہ سرحد و نیر ایک دو نفر
ادھر ادھر فریقین کے لوگ بستے ہیں۔

نقشہ اسماء اوزان فارس		نقشہ اسماء سگہ فارس	
من تبریز	یعنی ۲۲ حصہ استنبولی	تومان	یعنی یک اشرفی
چارک	یعنی ۳ وقیعہ ۱۱ شتار	چمن	یعنی ۱۰ قران
سیر	یعنی ۱۷ منقال	ریال	یعنی ۱ قران ۵ پول
منقال	یعنی ۲۳ ماشہ	قران چرخ	یعنی ۲۰ یا ۲۱ شاہی
واضح ہو کہ ہر ملک کا تلفظ و محاورہ اوزان		نیا باد	یعنی نیم قران
و سگہ کا جدا بھی ہے اور جرجی ابوالقران بھی		شاہی لقمی	یعنی ۶ پول
ہوتا ہے وہ دو قران کو کہتا ہے اور سگہ مزید		شاہی سی	یعنی ۲ پول
سابق اصغیان و ہمدان و تبریز و خراسان		پول	یعنی نیم شاہی
بلکہ ہرات کا بھی اکثر جگہ جاری ہے۔			

نام و اقسام میوہ فارس

انگور چنڈ شمش انار کشمش پستہ پستہ بادام زرد آلو خربوزہ ہندوانہ
سیب بھی تاشبانی شفتالو انجیر جھڑو آلوچہ آلو بالو و شیرہ
انواع و اقسام کے میوہ جات بکثرت و ارزان ہیں اور ترکاریاں بھی اکثر اقسام کی ملتی ہیں
جس طرح ملک عراق عرب میں اکثر تاجرو و کانداز یہودی ہیں اس طرح فارس میں اکثر پست
اور یہودی ہیں مگر تر جزیرہ کے فروخت کرنے کا اذکو حکم نہیں ہے اور زبان و لباس حسب رواج ملک
بقول مشہور حبشیہ و میس و لیبیا جیسے پس اہل ہند کو بھی لازم ہے کہ اقل لباس بالائی اپنا مثل
رواج ملک کے استعمال کریں مثل قبایع یا لبادہ اور مکرند و عمامہ کے ورنہ بازاروں میں
آگشت نہا ہوتے ہیں خصوصاً اگر کوئی سستی کا جل لگا کے اور تین کمرٹی کا انکر لکھا پنکے اور
وڈا لنگل کی ٹوپی سر پر رکھ کے اور شارب و ریش منڈ واکے طرفہ یہ کہ علاوہ برین جو تریانی
توپر برابن مانس تصور ہوتا ہے اور لوگ جمع ہو کر تماشا کرتے ہیں ایسا سادہ لوح نہیں چاہتا ہے

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰

کہ لباس سے حفظ بدن و اکبر و ہوا دینی یہ بھی کہ پکڑی سے بوجھ ہوا سے سرد کے نزلہ رکام اور دروس
وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے اور عورت کی چیز ہی ملک فارس میں شہری لوگ مثل لکھنؤ کے خوش وضع
و خوش پوشاک اور غلیظ ہین گو گھر میں ناقہ ہوگا یا ہر لباس عمدہ حسب حال پہننے کے ہین و ہشی
خوش وضعی و خوش پوشاکی اور صفائی بدن خوب ہے۔ اگر باطن بھی صاف و پاک ہو تو سبحان اللہ
اس سے بہتر کیا ہے۔ نقشہ نزل و مقام ملک گروستان ماتحت ایران

نام نزل	تعداد و شرح	حالات اجمالی مفید مسافر
قصر شیرین	خانقہ سے ہفر سخ	راہ بہت و بلند کو ہی سنگلاخ ہی جا بجا ہے آب سرد و شیرین کے جاری ہین قصر شیرین جو خسرو نے اسکے لیے بنایا تھا سنگی اور بزرگ ہی گنڈے اوسکے پنوز باقی ہین آیا وی در میان پہاڑوں کے لب دریا واقع ہوا تھا شاہ اب و خوشنما جاسے و بلند و سیرگاہ ہی بقول سعدی شروہ دیا ہوا رخیتہ و عقد شہزادہ نالکشا و مخیتہ۔ روضۃ ماء ہر ہا سلسلہ شہریتہ معجم طیر ہا موزون۔ دو قلعہ شاہی سنگین بلندی پر داسن کوہ ہین ہین اوسین حاکم و فوج ہی کار و انسرا سے شاہ عباس مرحوم و فنی سنگین و گنڈے مسافرن ساکین اوسین اوترے ہین اور چند کار و انسرا سے دیگر ہین ہین فی نفر فی یوم ایک شاہی کرایہ ہین کل چیزین اکل و شرب کی ہین ہین شیرگاہ و کثرت و ارزان ہی و بجلی کا آرگندہ ہوا آئینہ ہین و ہین لوگ ہستے ہین زبان فارسی کمردی ہی ہین مال تجارت و لوکا گمرگ ہین جونگی لیتے ہین۔
سراب زہاب	قصر شیرین سے ہفر سخ	جانب مشرق ہی راہ بہت و بلند سنگلاخ ہی قریہ آبار ہی قوم گرد و ہین لوگ ہستے ہین زبان فارسی کو ہی ہین اکل و شرب کی چیزین ہین قلعہ سنگین بنا ہی چند ضرب توپ دم دروازہ ہین کار و انسرا سے شاہ عباس

۴۰
کہ گنڈے نزل
عقل ہین
داخل ہین

		<p>مرحوم کی نچتہ نکستہ ہی او کی مرستہ ہو رہی ہو اور اسکے دروازہ پر قوم خانہ ہی تہرین آب سر و شیرین کی جاری ہیں بیان تمام بھی ہی جسے عہدہ و کچیتہ بنا باغ سر سبز و شاہد آب ہوا میدا سے فصل بہار میں بیوہ عام ہوتا ہی بیان حکیم و نجم ہندی کی خواہش ہوتی ہو اور پول شاہی چرخ کا چلن ہی قمری پول رومی کو فی نہیں لیتا ہی ماکم کی جانب سے حفاظت ترین انصاف کی اسطے پرہ مقرر ہوتا ہی او کو وقت و قصت کے تین چار قرآن بطور انعام دیتے ہیں اگر نہ دین تو وہ طالب بھی نہیں ہوتے ہیں دیگر کار و انصاف سے میں فی نفر ایک شاہی کرایہ لیتے ہیں۔</p>
<p>پاسے طاق سر و فرسخ بہ کوہ خوا</p>	<p>یہ واسن کوہ میں نیچے ہو اور میان طاق بالاسے کوہ ہی در بیان میں دو فرسخ کا فاصلہ ہو راہ کو ہی سنگلاخ اور پست و بلند ہی چند چشمہ بنین ہو کر گذر ہوتا ہی اکل و شرب کی چیزیں ملتی ہیں دنیہ و مرغ و ترانہ شیر قوم کو واکتہ علی اللہی لیتے ہیں تقدیر میں اونٹے پر ہیز کرتے ہیں پاسے طاق میں کاروان سر اسے عام کرایہ فی نفر ایک شاہی ہو میان طاق میں سر اسے وقفی نچتہ ہو اور وہ آباد ہی پاسے طاق کی جانب مشرق کی مشیع میں بہار و نکے نیچے سے چشمے آب سر و شیرین و عام کے جاری ہیں ماسجا بنچکیان ملتی ہیں عجب سیر گاہ قدرت خدا نمایان ہی بیان چربانی بہار کی ہو جہان بر طاق فرما دنگی بنا ہو اس مقام پر ایک فرسخ تک پیادہ چلنا انساب ہی در نہ خوف گرنیکا</p>	<p>آباد ہو نان و گوشت و مرغ و غیرہ اکل و شرب کی چیزیں ملتی ہیں علی اللہی اکثر لیتے ہیں دو تین کار و انصاف سے عام میں کرایہ فی نفر ایک شاہی لیتے ہیں لیسہ طیکہ چند نفر ایک حجرہ میں اور تہرین و شیر</p>
<p>کرن</p>	<p>باہی طاق ۵ فرسخ</p>	<p>آباد ہو نان و گوشت و مرغ و غیرہ اکل و شرب کی چیزیں ملتی ہیں علی اللہی اکثر لیتے ہیں دو تین کار و انصاف سے عام میں کرایہ فی نفر ایک شاہی لیتے ہیں لیسہ طیکہ چند نفر ایک حجرہ میں اور تہرین و شیر</p>

<p>فی حوضہ نیم قرآن ہر شنبہ آب سرد و شیرین کے ہر طرف جاری ہیں زمین کی مقدار نمناک ہے قاطرون کے پاؤں دہستے ہیں دوسرے آبادی دامن کوہ میں ملندی پری ہر طرف بہاڑ میں وسط فصل بہا میں اونہر برف نمایاں ہے جبکہ سبب سے ہوا سرد رہتی ہے وہاں بعضے وکانزار یودی ہیں روز شنبہ دکان نہیں کھولتے ہیں بلکہ تعطیل کرتے ہیں یہاں کے آٹھ گھر صنایع میں قند شکن اور دست پناہ وغیرہ خوب بناتے ہیں یہاں ٹیلی گراف خانہ بیٹھے مار گھر بھی ہے زبان کلا فارسی ہے۔</p>	
<p>راہ کو ہی ہر طرف بہاڑ میں بعض جگہ آب و گل ہے اور شنبہ آب سرد و شیرین کے جاری ہیں قوم گرم کرد آباد ہیں مان گندم شیر گاؤں و بڑے اور مرغ و تخم مرغ وغیرہ اکل و شرب کی چیزیں اڑان مٹی پڑا کوٹی حاکم لب نہر ہے کاروان سراسے شاہ عباس مرحوم کی کند بجنت ہے دیگر کاروان سراسے بھی ہیں وہاں والمان دار شکہ دار کی معرفت سے ضروری چیزیں خرید کرتے ہیں علاوہ اسکے فی نفر ایک شاہی کرایہ لیتا ہے یہاں کے قالین و جراب اچھے نہیں ہیں مشہور ہے کہ یہ قریہ مارون رشید یعین نے بسایا ہے۔</p>	<p>مارون آباد کرن سے ۲ فرسخ</p>
<p>آبادی کم قوم کم دہستے ہیں لب نہر شیرین واقع ہے زبان فارسی کو ہی ہے اٹا سے راہ قریہ متصل ہیں مان و نرا و شیر گاؤں اور مرغ اور تخم مرغ کے سوا اور کچھ نہیں ملتا ہے قریب اسکے اوتار نہایت شگین ہے تیرا اسکے مثل خنجر معلوم ہوتے ہیں عبور کے وقت تارا نعل شکستہ ہوتے ہیں ایسوجہ سے باہم نعل شکن مشہور ہے بہاڑ بھی</p>	<p>حسن آباد مارون آباد ۳ فرسخ معروف ہے زیر نعل شکن</p>

	<p>پیادہ ہونا انہی کی بیان کی آب و ہوا خوب ہو مقام فصل بہار میں بہتر ہو ہو کار و انہی کے کمنہ و منہم سے اس سبب سے مسافرین غانا سے اہل قریہ میں کرایہ اور ترے میں ایک نفر سے ایک شاہی لیتے ہیں بشرطیکہ چند نفر ایک مکان میں اور ترے ورنہ ایک قرآن دینا پڑتا ہے۔</p>
<p>مار و شت فصل شکار ہم فرخ</p>	<p>راہ پست و بلند ہر طرف پہاڑ میں بعض جگہ آب و گل ہو چیتے سرد و خوش جابجا جاری ہیں بعض پہاڑوں پر وسط فصل بہار میں برف نمایان ہوتی ہے جسکے سبب سے ہوا سرد و خنک ہوتی ہے بیان ایک کار و انہی پختہ اور جسے عمدہ و قوی کسی تاجر کی بنوائی ہوئی ہو ان گندم و گوشت اور مرغ و تخم مرغ اور دواغ و ماست اور ہنرم بقیہ مناسب ملتا ہے آب و ہوا خوب ہے۔</p>
<p>شہر کرمان شاہ مار و شت ہم فرخ</p>	<p>راہ پست و بلند سنگلاخ ہو چیتے آب سرد و شیرین کے جاری ہیں باغات بکثرت سرسبز و شاداب ہیں مکانات پختہ ہیں بازار میں اکثر مسقف ہیں یہ شہر قدیم خوب آباد ہے گرو اسکے پہاڑ میں بعض پر برف اس فصل میں نمایان رہتی ہے حکام مالی و ملکی اور سفیر روم و ایران موجود ہیں اور قلعہ و قوت پختہ اور نوبت خانہ شاہی عمدہ ہے اور ساجد و ماتم سراے و کاروان سراے متعدد ہیں ہر سراے میں فی نفر فی یوم ایک تنہا کرایہ لیتے ہیں آؤ علما و فضلا و طلاب اور مدارس بھی ہیں اکل و کسب کی چیزیں اور لباس و جامہ وغیرہ اقسام و انواع کی بکثرت دار زرا ہیں ایسی ارزانی کہیں نہیں ہے اور قبیح کرمان پختہ رنگ بہ رنگ کی اور قالین و جراب اور شال گندہ شہر ہے اور ادویہ بھی ممکن ہیں نان گندم خند قسم کی ہوتی ہے شیریں و سر شیرینے بالائی و شیر و ماست</p>

بقية حالات
شكرات

و دوش ہی ارزان ہی ایک بول کو اتنی بڑی برکت ملتی ہے کہ دس تفسیر ہونے
 ملک کردستان میں پندرہ صد مقام ہی آب و ہوا خشک و خوب ہی چاہے
 استعمال نہایت مفید ہی چاہے سادہ چاہے دار چینی و نعلاب بکشت کہتی ہے
 اور ریشہ او سکا مختلف ہی بیان تین چار دن یا زیادہ مقام ہوتا ہے
 او قاطرون کی نعل بندی اور کجاہ اور کجاہ کی مرست ہوتی ہی بیان
 تو بچانہ کے پاس محکمہ گرگ ہی مال تجارت و لو کا محصول اور صرف
 اہل عرب سے تذکرہ لیا جاتا ہے الدار کہ اپنے مال کی سند راہاری
 یعنی چاہے ورنہ روزرو انگی دقت ہوگی بیان سے جانب مشرق لایا
 فرسخ کے فاصلہ پر طاق بستان نہایت عمدہ سیرگاہ و پسند جگہ ہے
 و ان طاق سنگین اور حوض بزرگ ہی اور او سمین پہاڑ کے اندر سے
 ایک نر آب صاف و بارو کی گرتی ہی اور اطراف و جانب ملک اکثر
 خانہ سے شہر میں اسکا پانی جاری و مستعمل ہے مشہور ہے کہ یہ نہر فرات
 جو شیرین کے واسطے پہاڑ کا سنگ لایا تھا اور نہر راست خوب ہی سیوہ
 وسط بار میں خام ہوتا ہی۔ اہل شہر اکثر تاجرو اہل حرفہ اور وکاندار
 میں شیعہ تہریزی و ہندوئی مثل کا فور نہایت مفید و عمدہ ہیں اور نیکیا
 خانہ و چرخانہ بیچنے و کھانہ بہت عمدہ ہی اور حمام متعدد و بہن و بان
 و لاک ہی ہوتا ہی سر تراشی کی دو شاہی اور کھینہ کا نیم قرآن اور
 نوزہ کی ایک شاہی اور غسل کی ایک یادو شاہی لیتے ہیں اور حمام
 و حمام کا نیم قرآن لیتے ہیں حمام سے انسان کو یا نوجوان کے نکلتا ہی
 نہایت سفید و کراخت و آفتاب دار ایک حمام بہت بزرگ

<p>تہوہ خانہ کرمان شاہ</p>	<p>یہ منزل غیر مشہور ہے راہ ہموار گرد ہوا زمین بعض پر اس فصل میں برکت نمایاں ہوتی ہے اکثر ہوائے سرد و تند طبعی ہے چٹتے جاری ہیں جس عہدہ بنا ہی دامن کوہ میدان میں مقام ہوتا ہی بیان ایک قبوہ خانہ ہے عجیب چاہے و طلب یعنی ہمیزم کے کوئی چیز نہیں ملتی ہے قریب دو فرسخ دور رہتا ہی اس لیے شہر نان و نانخورش مثل کیا باغ و غیرہ کے ہمراہ لینا چاہیے بیان شکوہ سوا پاسانی کرتے ہیں انبیاء و امرا و ملکوفی نفر ایک یاد و قرآن انعام دیتے ہیں بیشتر طیکہ بیان مقام ہو۔</p>
<p>بے ستون تہوہ خانہ ۳ فرسخ</p>	<p>راہ ہموار ہے آبادی متوسط اکل و شرب کی چیزیں نان و گوشت مرغ و تخم مرغ و دودغ و ماست و غیرہ ملتا ہی چٹتے آب سرد و شیریں جاری ہیں کاروانسرا سے پختہ جو محمد شاہ سلیمان مرحوم میں منجھ پلچا حاکم نے بنوائی ہے دامن پہاڑ میں ہی او اس بے ستون نام پہاڑ پر جانب راست تصویر شیریں و فرباد کی مع گیارہ دیگر قصا ویر کے کندہ ہیں بعد اسکے ایک تصویر درویش کی ہے اور جانب چپ فر باد نے کس صفت سے پہاڑ کا بنا ہی مشہور ہے کہ قصر شیریں بنانے کا قصد تھا مگر نام تمام رہا نشا کلنگ ہر سنگ برابر تک نمایاں ہے قریب اوتسکے ایک طاق بزرگ شیخ علیخان نے بنوایا ہے او سپر بعد بسیم اللہ کے بارہ سطرن کندہ ہیں بسبب بھندی کے پڑا نہیں جاتا ہے تخت میں اس پہاڑ کے چند منبع آب سرد و شیریں و صاف کے جاری ہیں قدرت الہیہ کا نمونہ ہے گویا نور کے نور ہی نہایت علف زار و شاداب و خوشنما جگہ ہے لب نہ درخت میں برگ و درختان جو چند سے پانی میں رکھے خشک ہوئے ہیں تو اونکو دیکھ کر صفت صانع یقی کا یقین بڑھ جاتا ہے۔</p>

<p>ہر ورقے و فقریت معرفت کردہ گا دھندہ لاسٹرک کہ گوید</p>	<p>برگ درختان سبز در نظر موشیار ہر گیایہ کہ از زمین روید</p>	
<p>قاطرچی بخوشی قاطر دین کو چراتے پرتے ہیں مستور ہے کہ عقب کوہ بندی پر شیرین و فرباد کی قبر سے سر سے دہانک تین فرسخ</p>		
<p>راہ ہوا مقام آبادی باغات سیوہ دارشاو اب میں اکل و شرب کی چیزیں اکثر ملتی ہیں نہ اسے شیریں اور شہتہ بہاروں سے جا بجا جاری ہیں دیگر جسے شہتہ بہت میں کار و اسر سے پختہ جدید حاجی اسد اللہ کاشی کی بنوائی ہوئی ہے اور حمام و مسجد بھی ہے اور چنگیان کثرت میں اور فتوہ خانہ اور چند دکانیں دروازہ سر سے برہن اثناسے راہ چند قریب میں قوم گروہتے ہیں لباس بالائی اور نکالبادہ و کلاہ ہو بعض دیہات میں علی اللہ بستے ہیں جسے مقدسین پر سیکرتے ہیں یہ لوگ اس فصل آخر بہار میں اپنے گھر و ٹلن نہیں رہتے ہیں بلکہ تمام ملک کے و سقانی تبنو اور کل تاکر باغات وغیرہ میں رہتے ہیں اور زراعت کی حفاظت کرتے ہیں اور فراش یعنی پیادے بھی تاکر کی طرف سے حفاظت کے لیے مقرر ہوتے ہیں۔</p>		<p>بے ستون ۴ فرسخ صحیحہ</p>
<p>واضح ہو کہ مقامات مذکورہ میں شخاطہ کاغذی ڈبیا مال سبیل و شطب و چوگک مع تمباکو خشک جسے تنن شاو کہتے ہیں اور کیریت یعنے ڈبیا و اسلامی مال شمع و چراغ اور شمع اور لفظ آباد جگہ ملتا ہے دیہات میں کیا یہ ہے مگر کہ ایسے کھن و ورغ و ماست اور شیریں و شیر کا بہت ملتا ہے علاوہ زراعت گندم و جو وغیرہ کے سموع ہو کہ اقلیم فارس میں معدن طلا و نقرہ طرف تبریز کے ہوجان</p>		

حاکم مظفر الدین شاہ ولیعہد داماد اقبالہ بین اور اہل ملک باشندہ ترک
سب پر اور ان ایمانی اور دیر دست قوم آبادی اور معدن نقطہ طرف
شستر معدن سنگ مرمر و سنگ یشب طرف قم معدن سنگ آتیا
طرف سلطان آیا و دولت آباد کے ہی اور معدن نمک بھی اوس طرف
ہی اور معدن سس طرف نیز و اور معدن آہن طرف مازندران او
معدن سرب یعنی رانگا طرف بندر عباس اور معدن الماس طرف
کرمون اور معدن فیروزہ طرف نیشاپور کے ہی اور برنج خندق
پیدا ہوتا ہی عمدہ سکندری و عنبر بوی۔

منازل عراق ملک عجمستان

صحبت سے راہ پست و بلند بعض جگہ سنگلاخ ہی اتنا سے راہ دیہات داس کہ
۵ فرسخ میں واقع ہیں چٹھے آب سرد و شیرین جا بجا جاری ہیں گرو بعض
پہاڑ و نیز برف نمایان ہی ہوا سرد و خشک آخر فصل بہار میں ہوتی
یہ مقام خوب آبادی اکل و شرب کی چیزیں نسل نان تازہ و گوشت
اور شیر و پنیر اور کشمش وغیرہ کے اذنان ملتی ہیں کاروانسے
ستھد میں کرایہ فی نفر ایک شاہی لیتے ہیں اور تین چار جام بھی میز
اور ایک سجدہ جامع پختہ و نیز گاہی قلعہ شاہی پہاڑ پر ہے وہاں انسر
فوج اور چند پیادہ رہتے ہیں گرو اسکے چند وہ ہیں اور باتات
میں درخت انگور و گرو و لیسے اخر و شہ کثرت ہیں اور درخت
چنار نہایت بزرگ ہیں بیرون آبادی متصل سجدہ جامع سر راہ
کاروان سجدہ پختہ و گرو ہی وسط بازار میں روضہ سید ابوالکیم
بن عبداللہ بن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ہے

شہر ننگوار

زیارت و دعا کے ادا کرنا مثل روضہ پیران حضرت مسلم کے
 تختی پر آویزاں ہے مشہور ہے کہ بزرگوار احمد بن عباسیدین شہید ہوسے
 تھے متصل روضہ ایک مسجد کچھ ہی پر بیرون مسجد چشمہ آب سرد و شیرین
 و صاف و باضمم جاری ہے اس ملک میں قول شاعر صادق آتا ہے
 کیونکہ نوبانی نہایت سرد و شیرین اور صاف و پاک اور باضمم ہے
 نعمت فراوان غلہ ارزان برف بھی واقف ہے

آب بہتر نہار بار ز سے	ومن الماء کل شئی ہے
عرب و ریبایان مرغ میخو رند	سگ اصفهان آب میخو رند

احمالان واضح ہو کہ میانک قلعہ مثل عراق عرب کے تھا یعنی
 سمت جنوب تھا آب نائل بدست راست ہے چنانچہ مساجد و قبور
 بمونین سے قطب نما کے ذریعہ سے دریافت ہو سکتا ہے اور قطب نما
 پیران رکھنا مقصدین کو لازم ہے۔

پرستید	گنوار سے	راہ ہموار کو ہے آب برف باضمم جاری ہے بیان نان اور تخم مرغ اور دودغ و ماست اور کشمش وغیرہ ممکن ہے اور مرغ کم ہلکا روٹا پختہ و کھنہ ہے دیگر کاروانسرا سے متعدد دیکر ایہ بین فی نظر ایک شاہی والا نذر لیتا ہے اٹھارے راہ دیات بہت ہیں اونچین و ترخت بیہودہ بھی ہیں ہوا آخر بیار میں بار دہوئی ہے جو و گندم ارزان ہے باشند سب برادران ایمانی ہیں بیان عترت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے سید پیر علی کا روضہ جانب مغرب دامن کوہ میں زیارت قطب نما و نام تحریر تختی پر آویزاں ہے بیان قرآن جبرنی سکہ نوشا ہے ۲۰ شاہی کو کہتا ہے۔
--------	----------	--

شوق آباد پرست ہے
 راہ بہت دیر ہے بلکہ سنگلاخ ہے چاروں طرف بہاؤ میں آفریں
 میں بعض پرست نمایاں ہوتی ہیں ہوا سرد رہتی ہے جیسا آب ہفت
 چاروں طرف اور جسیر عمدہ بنا ہے یہ مقام عالی میں براور زادہ شاہ تھے
 آباد کیا ہے جو والی سہدان میں اور سہدان حسین آباد و شوق آباد سے
 ۳ فرسخ جانب مغرب ہے یہاں کے باشندہ زارین کو دیکھ کر خوش ہوئے
 ہیں نان گرم دروغن زرد اور تخم مرغ و مرغ اور راست و دوش
 و شیر گاؤں و بزرگے سوا اور کچھ نہیں ملتا ہے کاروانسرا سے نہیں ہے بسا
 سکنات و کانونین اور تھے میں فی نفر ایک شاہی کرایہ ہے ٹیکہ
 چند نفر شترک ہوں ورنہ نیم قران فی حجرہ یہ بیان سے جانب راست
 راہ اصفہان ہے جو دس منزل دور ہے و ہاں کا حکم دوسرا سزاوہ
 ظل سلطان جو نادمانی سشوہرین اوکے پاس قوج جوار ترک ٹیکہ
 اور اسلحہ گلی آراستہ خود قواعد لیتے ہیں شہر ہوا کہ یہ شہر نہایت بزرگ
 و آباد ہے چنانچہ شہر ہے اصفہان نصف جہان اگر ہندوستان آباد
 اور یہاں سے جانب چپ راہ طہران پاس تخت سلطان صاحبقران
 ناصر الدین شاہ قاجار غلہ اند ملکہ و دولتہ ہر اس مقام فرحت افزا
 پر خیمائے شاہی بیاہوے تھے اور چاشت نوش فرمایا تا جب
 سلطان مہر وچ واسطے زیارت دورہ کر رہے معلایہ کے تشریف
 لائے تھے اس لیے اس راہ کو راہ سلطانی کہتے ہیں اناسے راہ قریہ
 متعدد باغات و در و در واقع ہیں اور سلطان آباد و دولت
 ایک فرسخ پر واقع ہیں نہایت آباد ہیں اکثر قافلہ و بین اور ترائی
 اور آفریں ہاں میں گاہے گاہے بیان بارش بھی ہوتی ہے ۔

فہرست
 شاہی
 ملک قاجار

<p>قرآن</p>	<p>شوق آباد ۶ فرخ</p>	<p>راہ پست و بلند بعض جگہ ہموار دامن کوہ میں ہی اُٹھانے راہ دیات قریب قریب میں باغات سرسبز و شاداب ہیں آخر بہار تک ہر جگہ گل ولالہ زار اور دیگر انواع و اقسام کے پھول رنگ رنگ نمایاں لہجہ ہوتے ہیں چشمے آب سرد و شیریں کے جاری ہیں یہ قریب کی قدر آباد افزا ہی کاروانسرا سے متعدد و کبریاہ فی نفر ایک بنا ہی ہر اکل و شرب کی چیزیں مکین میں تخم مرغ و شمش ازراں ہی عمدہ تریہ ہی کہ سبھی محام بھی ہی دلاک یعنی مالی اپنے فن میں کامل نہیں ہیں ناخن تراشنا تو جانتے ہی نہیں ہیں امراد انھیں کو مائی و جامہ شو و طباخ یعنی باوچی اپنے عہدہ رکنا ضرور چاہیے اگرچہ اس ملک کے بازاروں میں انواع و اقسام کا نان و طعام وغیرہ پختہ کبنا ہی اور گوشت و مہ عمدہ دراز ملتا ہی گرا مل بند کو بدون گرم مصالحہ کے لذت نہیں ہوتی ہی اور فلفل سرخ کا تو بیان رواج ہی نہیں ہی اگرچہ مرغ ملک خراسان میں پیدا ہوتی ہی اور ہر شہر میں کئی ہی گرا استعمال او سکا مضر جانتے ہیں۔ توسطین گرم مصالحہ و مرغ پیسے کے ہمراہ رکھتے ہیں اور ناخنورش میں شریک کر کے کھاتے ہیں۔</p>
<p>تیز آباد</p>	<p>قرآن سے ۶ فرخ</p>	<p>راہ پست و بلند بعض جگہ ہموار و کوہی ہی صحرا میں چند چاہ بھی ہیں اُٹھانے راہ نہر بچہ ہی او سکے دونوں طرف کاروانسرا سے پختہ کبنا اور قریب قریب دیات میں قوم ترک عراقی برادران ایامانی بستے ہیں بیان ایک دوکان ہی نان و تخم مرغ اور مرغ و مرغ و مرغ و مرغ و مرغ شیر بزا و حطب یعنی ہنرم ملتا ہی اور متن و شمع اور کیریت وغیرہ بھی مکین ہی سر راہ روٹھ سید الیہ الحسن احمد زینیب ملقب بہ آمنہ عترت</p>

اولاد حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ہی اور گرداؤں کے قریب
بزرگ ہی اور اس ملک میں اکثر گورستان سر راہ ہیں ایسے کہ شاید کسی
دوست خدا کا گزرمو اور وہ دعائے مغفرت کرے اور خدا اس کی دعا
کو قبول کرے۔

ساروق تیز آباد سے راہ ہموار بعض جگہ سبب و بلند ہی اور بعض جگہ چٹھے جاری ہیں بہار
۵ فرسخ متوسط راہ سے دور میں یا شندہ ترک قریب آبادی باغات سرسبز و شاہ
میں چند دکانیں ہیں زمین اکل و شرب کی چیزیں ممکن ہیں مکانات مثل
احاطہ کے ہیں زائرین کو کرایہ ملے ہیں فی حجۃ نیم قرآن کرایہ ملے ہیں
اگرچہ نفر مشترک ہوں تو فی نفر ایک شاہی ہی بیان حمام مردانہ و زنانہ
بھی ہی اور کنارہ پر چند روضات حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام کے ہیں بزرگ انین عبداللہ و جعفر علی و صالح و انیم
و اسماعیل و یعقوب علی و محمد و زید و عسکر و حسین تھے باقی انکی
اولاد کل ۳۴ مرد اور ۴۸ نسوان تھے جنکو حسن سیاہ گوش سنائی
بحکم ماسون رشید لعین کے اس جگہ گرفتار کر کے شہید کیا ہی شہنشاہ پر
زیارت آگاہی و نظیما رونمائی آویزان ہی آہ سادات بنی فاطمہ ع کو
جبال و کوسہار میں بھی بناہ نہ ملی۔ ایسے مقامات میں بعض جگہ نماز
بھی ہوتا ہی اور سکواغلیا ایک قرآن دیتے ہیں اور متوطین و توتین
شاہی دیتے ہیں۔

اولاد شگرد ساروق راہ ہموار بعض جگہ سبب و بلند ہی اور چٹھے آب سرد و شیریں کے جاری
ہم فرسخ ہیں آٹھ راہ چندہ واقع ہیں انین حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام کے روضات ہیں اور فرزند ان حضرت کے میں ان زینب

سیو شان	اولا شکر دے فرخ	<p>بنت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اثنائے راہ مدفون ہیں اور سید و جمیعہ خاص اس قبر کے جانب قبلہ مدفون ہیں اور بیان ایک سنی حکام باز انہیں چونکہ تاحال کوئی کاروائی نہ ہے ہزارین خانہ کے اہل قریہ میں کرایہ اوترتے ہیں فی نفر ایک شاہی کرایہ لیتے ہیں بیان نالی مرغ و تخم مرغ اور دوغ و ماست اور روغن و کرا ممکن ہی قالین و شطرنجی بکثرت بنائی جاتی ہیں باشندہ اہل حرفہ میں زائر کو دیکھ کر خوش ہو کر راہ ہموار و صحرائی ہی اثنائے راہ دیات و دیانات بعض بعض جگہ پر اور پیاز و دوسے دکھائی دیتے ہیں اوائل گرامین شب کو گلابی جاڑا اور عوایں خوش بھوتی ہی اور دیکھ کر کس قدر حرارت آفتاب معلوم ہوتی اس وجہ سے بعض چروہ دار اس مقام سے بعد نماز سوغ میں کوئی کرتے ہیں اور یہ قاعدہ فراسان تک پھر برابر رہتا ہی بیان شہر میں یاد آب سرد جاری ہے اور سب جگہ پانی اور آب سرد مسجد و ماسم سراسر پنہ رنگ ہی مسجد میں نماز جماعت و وعظ بھی ہوتی ہی زائرین بلا راہ ماقم سراسر میں اوترتے ہیں حمام بھی ہی ایک دو دوکانیں بھی ہیں نا دگوشت و مرغ و تخم مرغ اور شیریں اور دوغ و ماست اور روغن و کرا اور چائے و قند وغیرہ ملتا ہی زراعت گندم و جو بہت ہی پر خ کیا ہی ہی قالین و شطرنجی بکثرت بنائی جاتی ہیں اور تاجران طہان وروس خرید کرتے ہیں اور بیان چکیاں متعدد ہیں اگر گندم ازرا ہی جانب قبلہ بیافضلہ ایک فرسخ روضہ فاطمہ صغریٰ بنت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہی زبان فارسی شایستہ ہی مثلاً لبر کا شاعر شاعر اور صبح زود باندم دست نماز فرتم وغیرہ یعنی علی الصبح اوٹنا اور دیکھا</p>
---------	--------------------	--

جیروت	سید شان ہ فرخ	<p>راہ کو ہی پست و بلند ایک جگہ درہ کوہ ہی چند جگہ چٹے آب سرد کے جاگے ہیں باشندہ اکثر سادات ہیں اور باغات و زراعت شاداب ہی فواکہ اور اکل گرما میں خام ہوتے ہیں سجد و ماتم سراسر و حمام بھی ہیں روٹھ پختہ شاہ عباس مرحوم کی پوزارین عرب و عجم بسبب پواسے خوش باغات میں اوترتے ہیں اور ہندی سراسر ایسا کانات اہل قریہ میں بکرا یہ مولیٰ اوترتے ہیں بیان بازار نہیں ہی ہر چیز میں اکل و شرب کی اہل قریہ سے یقینیت مناسب ممکن ہیں نان و روغن اور تخم مرغ و مرغ اور دوغ و ماست و شیر بز و کرا اور شیر و انگور و شمع و لفظ یہ سنی کا تیل ملتا ہی اور زراج و اناس رنگ یہاں کے مشہور ہیں ہر قریہ ذکر تارین حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا روضہ جانب مذہب اور شعیب کا روضہ جانب مشرق ہی جو بزرگوار جہان پر شہید ہوئے وہیں مدفون ہیں۔</p>
تاج خاتون	جیروت سے ہم فرخ	<p>راہ ہموار یعنی جگہ پست و بلند ہی بیان حمام و مسجد بھی ہی کاروانسراے نہیں ہی ایسی کہ منزل غیر مشہور ہی اور کتب خانہ بھی ہی کتب روضہ ہوا داخل ورس ہیں عرب و عجم باغ میں لب جوے شیرین اوترتے ہیں ہندی بکرا یہ مکانات اہل قریہ میں اوترتے ہیں بیان نان تازہ گرم صرف عصر کو ملتی ہی دوغ و ماست و شیر و انگور و ہنرم کے ہوا کچھ نہایت ملتا ہی و درخت توت اکثر ہیں۔</p>
شہر قہم	تاج خاتون ہ فرخ	<p>راہ ہموار و صاف ہی آفات راہ ایک فرخ ہموار و انسراے پختہ جاسو پر واقع ہی و مان چند دکانیں ہیں اکل و شرب کی چیزیں ہستی ہیں قہوہ خانہ بھی ہی جانب راست اوکے راہ اصغیان ہی جو ازبک</p>

ابو شہر سے براہ شیراز و اصفہان خراسان جاتے ہیں اگر قہم کا غم ہو تو
اسی چار سو پر سے گذر ہوتا ہے۔ مگر یہ راہ بند راہ شہر النگا بہ نسبت راہ
سلطانی کے شیراز تک سخت گذار ہے علاوہ اسکے اکثر سواری قاطر
الاق کی نشین مٹی پر کجاوہ و محل حسب و نحوہ سوائے شیراز و اصفہان
کے کیا ہے اور شیراز سے براہ یزد و نیشاپور قریب ہی اور وہاں سے
مشہد مقدس تین نزل ہی آتھن یہاں تک راہ سلطانی میں چشمے
آب شیرین کے جا سجا جاری ہیں بعد اسکے تین فرسخ تک صحرا ہی پانی
کیا ہے قریب قہم ایک ٹیلہ نہایت نسیب و فراز ہی وہاں سے قہم
ملائی و کھائی دیتا ہے نیچے اوکے چشمے آب شور کے جاری ہیں۔

خاص شہر قہم

یہ شہر قدیم ہے بہ نسبت کرمان شاہ کے خوب آبادی و مکانات و بازار سقف و عمدہ ہیں باغات نمونہ
و شاداب ہیں شہر میں نعمت فراوان غلہ ارزان اقسام و انواع طعام وسیعہ و غیرہ سے
بازار بر ہوتی ہے ادویہ و غیرہ کی ممکن ہیں درسیان میں نہری دروازہ شہر مینا کار و خوب ہے
دور وید نہر کے آبادی ہے لب نہر چہر حیر عمدہ بنا ہے روضہ فاطمہ کبری بنت حضرت امام موسی
کاظم علیہ السلام کا ملائی باشند و شوکت ہے اور صرح نقری عمدہ مرصع بجو اہرات ہے چند نیا
رنگ نگار عمدہ تیار ہیں مدرسہ کا باغچہ حسین چند درخت میوہ دار ہیں زائرین و غیرہ کے واسطے
وقفہ ہیں اوائل گرامیوں میوہ پہنچتا ہوتا ہے ہمارے متعلق حکیم ہاشمی ہے مدرسہ میں چند علم
درس دیتے ہیں اور حرم میں چند علماء و پیشوا جماعت نماز پڑھاتے ہیں خدام ملازم و درگاہ
زیارت پڑھتے ہیں بعض لوگ خود پڑھتے ہیں تختی ہائے زیارت آویزاں رہتی ہیں کھڑکیاں
چاہرین وہ لوگ زائرین سے بھی منتفع ہوتے ہیں اس فصل میں ہجوم زائرین ہوتا ہے کیونکہ فصل
سرا میں شدت ہوتی ہے تین چھینے تک راہ بند رہتی ہے ہر درخت کے لوگ نہیں آسکتے ہیں

بیان دوم دروازہ محسن کلان قبرستان بزرگ ہی علمائے علی بن بابویہ و ابن قولوبیہ و ابوالفتح
 وغیرہ کی قبور میں اور چند بزرگوار اصحاب ائمہ ہدی ۴ سے میں پھلداروں کے احمد بن اسحاق بن
 نائب امام تھے بازار میں مدفون ہیں انکی ایک مسجد جامع موجود ہے جسکی مرمت اعتضادالدولہ
 کی ہی اوسکا ایک ایک دروازہ ہر محلہ کی جانب ہوا ہے فی زمانہ تاجدارین السلطان وزیراعظم
 کیجانب سے ہر حکم مرست ہوتی ہے بیان روضہ اور مدرسہ اور بیمارخانہ و مسجد میں جو تھا ہے
 بزرگ میں اورین نہرین جاری ہیں حجر و نمین شاہ عباس و محمد شاہ و فتح علی شاہ مدفون ہیں
 جابجا شیشہ آلات وغیرہ شب کو روشن ہوتے ہیں۔ مساجد و ماتم سرائے و حمام بکثرت ہیں
 اور کاروانسراے بھی متعدد ہیں فی یوم فی نفر ایک شاہی کرایہ لیتے ہیں اور بیان قافلہ
 چار بائچ روز یا زیادہ مقام کرتا ہے اگر دشمہ کے اولاد و عترت ائمہ ہدی ۴ بکثرت مدفون ہیں
 انکے روضیات جابجا بنے ہیں اور قدمگاہ بھی ہے ایک روز زمین یہ دورہ الایاچم ہوتا ہے
 چنانچہ جانب مشرق احمد بن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا روضہ اور صفورا
 بنت شعیب اور رقیہ کا اوس جگہ پر ہے جہاں حضرت ابراہیم ۴ نے حجر اسود اوکھاڑا ہے
 متصل ماتم سرائے موجود ہے آگے اوسکے حسن و حسین و ابراہیم عترت حضرت امام زین
 العابدین علیہ السلام کا روضہ ہے آگے اوسکے عترت حضرت عباس و محمد خفصہ و اولاد
 و عترت حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق و حضرت امام موسی کاظم علیہم
 السلام کا روضہ ہی مردوزن کے روضیات بنا بر مشہور کے چار سو چالیس ہیں اگر امام
 زیارت تخیون پر آویزان ہے اور بعض جگہ خادم بھی ہیں اوکونی روضہ تین چار شاہی
 دیتے ہیں اگر دشمہ کے زراعت ہی خوب ہو کسان برادران ایمانی ہیں کاروبار کرتے ہو
 اوقات نماز میں فوراً وضو کر کے مشغول نماز ہوتے ہیں خوشہ گندم و جو گندہ اور ایک
 وحب نیمینا طویل ہوتا ہے کیونکہ خدا نے برکت عطا فرمائی کہ حصہ شاہی باغ بائچو ان
 حصہ جدا کر کے مابقی سے خمس و زکوٰۃ نکال کر اپنے مصرف میں لاتے ہیں اور اوقات قرست

توضیح کے ساتھ
میں نے لکھا ہے

منازجہ امت و عظیم شریک رہنے میں اور مسائل و فیہ یوسید اخذ کرتے
میں اور قہر خانہ پر کھٹ اور اہل شہر مناع میں غزوہ لگی رنگین میں
کے بٹے میں اور قصور شاہ ہر چہ پر بندے میں اسوجہ سے کہ اپنے بادشاہ
عادل رعایا پر ور کو نہایت دوست رکھتے تھے اور ہر وقت تصویر اور
دیر نظر کنا انب جانتے تھے لباس بالائی کیا کئے علماء و فضلا اور طلبہ کا
عامہ کلان اور رعایا لبادہ برکیں مہوت شکن ہے اور قبا جس کا طول و عرض
اور جاک آستین کے کسینوں کا کہ میں اور لباس حکام و تاجرین و کاغذ
کلاہ غلی یا جرمی بلند سیاہ اور گرہین بانات اقسام و انواع کی یا قلمکار
چیت عمدہ کی ہی اور سادات کا گرہ بند نیز سیاہ اور غیر سادات کا
سفیدی اور غراب و ساکین کا لباس بالائی اکثر لبادہ و کلاہ گول عمدی
مزان خاکساری پسند اور اخلاق سے بھرے ہیں عند الملاقات پیشانی
یا ہم بوسہ دیتے ہیں اور سینہ پر ہاتھ رکھ کے تعظیما جواب سلام دیتے ہیں
یہی قاعدہ خراسان تک جاری ہے اور اہل ہند کو کیسیا گر تصور کرتے ہیں
اسی لیے کہ وہ ایسے سفرو و دراز کو ہی کے متعلی ہوتے ہیں اور ظہران
تھم تک زمین کی پیمائش ہوئی ہے اعلیٰ کے بت جلد بیان بھی ریل آویگی

چاشنگ

راہ چہو اصرائی ہی یہ مقام نو آباد جانب گوشہ مغرب و شمال واقع ہے
کوہ ہائے کوچک و دودور نمایان ہیں ہر فرسخ پر قہر خانہ بنا ہے گھوڑا
گاری بھی مثل نجف اشرف کے اس ملک میں بعض جگہ چلتی ہی دریا
آب سرد و شیرین جاری ہے او سپر سر بختہ بنا ہے کار و انشراے پختہ و عمدہ
سلطنت ہجری میں وزیر اعظم امین السلطان مرزا اصغر علی صاحب ام
حشمت نے بنوائی ہے اور مہان سر اسے حکام و عمائد کے لیے بھی خوب ہے

فی سے آب شیرین و سرد جاری ہو اور انبار میں جمع رہتا ہو اور وہ بزرگ
 قبیہ ہو جسکے اندر عمیق و طویل حوض پنجتہ ہو یہ مخالفت اسلئے ہو کہ کثرت
 استعمال سے پانی خراب نہ ہو جاوے نان سرد و خشک اور راست اور
 دودھ اور تخم مرغ اور روغن زرد و اور کشمش اور شمع اور ہیزم کے سوا
 کوئی چیز نہیں ملتی ہو اسلئے کہ ہنوز ایک ہی دکان و ماں کی رفتہ رفتہ
 آباد ہو رہی ہو اور یہ سب چیزیں دکاندار دیہات وغیرہ سے لاتا ہو اور
 گران فروخت کرتا ہو۔

راہ ہموار اٹنا سے راہ جمیل و درگ نمایان ہو اور سر راہ کاروانسرا
 ملتی ہو اور بیان کاروانسرا سے نو پنجتہ و عمدہ زائچہ و غیرہ کے لئے
 بنی ہو اور ہمسرا سے واسطے حکام و عائد کے صحن باغ و حوض و محل
 اور نہر جاری ہو اور بازار و حمام بھی پنجتہ و عمدہ تیار ہو اور قہوہ خانہ چڑھا
 بنا ہو قریہ دامن کوہ میں ہو اور ایک باغ سرسبز و شاداب ہو بیان
 نان سرد و راست و دودھ و تخم مرغ اور کشمش اور شمع و روغن اور
 ہیزم کے سوا اور کوئی چیز نہیں ملتی ہو کیونکہ ایک دکان قہوہ خانہ
 ہنوز جاری ہو اور اوائل فصل گرما میں دن کو حرارت آفتاب
 یہاں معلوم ہوتی ہو۔

علی آباد
 ہاشنگرے
 ۶ فرسخ

راہ ہموار بعض جگہ بہت و بلند ہو گرد پہاڑ میں آب سرد و شیرین جاری ہو
 مہمان خانہ سر راہ بنا ہو سائے اوکے باغ و حوض ہو عقب اوکے
 کاروانسرا سے ہی قریب اسکے حسن آباد ہو باغات اوکے سرسبز و شاداب
 ہیں بیان نان سرد و خشک اور راست و دودھ اور کشمش و تخم مرغ
 اور شمع و متن و شطب یعنی چوباک و ہیزم ممکن ہو لیکن گران ہو اور

علی آباد سے
 ۶ فرسخ
 مہمان خانہ
 حسن آباد

قومہ نماز میں ایک نغان یا استکان ایک یا دو شاہی گودیتے ہیں
اہل علم حکمت علی اہل سند سے بدل حاصل کرتے ہیں اس مقام پر خود
جائے تیار کرنی چاہیے آخر کشتی و جائے قند وغیرہ کیلئے ہمراہ ہی معنی
و جہاں کشتی سفر کرے وہ سرد و گرم زمانہ آدھوہ خود جہاں امور کرتے ہیں چنانچہ
عرب و عجم کا دستور یہ کہ منزل پر پہنچنے فوراً پہلے جائے تیار کرتے ہیں
اور فوائد اسکے اظہار میں جب جائے سے فارغ ہوتے ہیں تو غذا و فوا
استعمال کرتے ہیں اور میوہ متعدد قسم کے ایک دن میں نہیں کھاتے
میں بلکہ ایک ایک میوہ ایک دن دو سر ایوہ دوسرے دن سیر میوہ کے
کھاتے ہیں اگر ایک گزین تو بیا رہو جائیں اہل ہند کو بھی اس دستور کی متابعت بشیر
بلکہ تہذیب سی ہی روز یک کو حلاط و مٹھو و عجم سے یہ باتین حاصل ہوتی ہیں

عمر و باہستہ درین روزگار

مرد و خسر و سند ہنر پیشہ را

با دیگران تحسبہ برودی بکار

تا بیکے تحسبہ بہ آموختہ

منازل ملک ریستان

راہ ہموار اور بعض جگہ لپٹ و بلند ہی اتنا سے راہ کار و ان سراسر
اور دیات کو چاک اور چند صیر طے ہیں یہ مقام بنام شاہزادہ عبدالعظیم
شہور ہے جو رگوار بیان مدفون ہیں۔ سابق یہ ایک قریہ تھا اب
کثرت آبادی سے ایک شہر ہو گیا ہے سکانات بچتہ و بازار میں مستف
عمدہ باغات سرسبز و شاداب کار و ان سراسر کے کھرا یہ متعدد ہیں نیم قر
فی اطاق ہی اگر چند نفر لبرکت ہوں تو فی نفر ایک شاہی کرا یہ ہے
اقسام و انواع کی نعمت بچتہ و خام اور سیو جات اور لباس وغیرہ
بازار و زمین تیار و موجود رہتے ہیں کوزہ قند سو اگر لٹا اور وزن ٹھیک

عبدالعظیم

حسن آباد

ہ فرخ

دو تین من تبریز ہوتا ہی اکثر قافلہ بین اور تاجی اور آٹھ دس روز تک مقام کراچی قاطعون کی
 فعل بندی اور کجاوہ و مملو کی مرمت ہوتی ہی شانہ زاد و سید عبد العظیم ابن عبد اللہ ابن حسن
 شہنشاہ ابن حضرت امام حسن علیہ السلام کے روضہ کا گنبد طلائی نہایت باشان و شوکت جانب
 سلطان سے بنا ہی ضریح تقری مرصع بجاہرات اور فرش سنگ مرمر کا اور عمارت بلند اور بنیاد
 خوشنما بین اور شانہ زادہ طاہر عترت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام و شانہ زادہ حمزہ
 عترت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کا روضہ بھی نہایت عمدہ و بزرگ کاشانی بنا ہی چوکی
 مرمت فی زمانہ جانب شانہ زادہ قتل سلطان سے ہوتی ہی ہر طرف چھتھکے عمدہ ادنین جون
 کلاں اور نرین جاری بین اور ایک طرف مدرسہ اور ایک طرف مسجد اور ایک طرف مسکنین
 ہی ادنین حرمین و بامین زائرین کا جوم ہوتا ہی خصوصاً شب جمعہ کوزن و مرد و شہر
 طہران سے بکثرت آتے ہیں۔ اگرچہ چھپوین اسوات خاندان شاہی اور علما و فضلا و قوایا
 شیشہ آلات ہر جگہ بکثرت روشن ہوتے ہیں اور حرمین محمود لوگ دفن ہوئے ہیں انہیں کفش کن
 ملازم درگاہ بین زائرین سے بھی منتفع ہوتے ہیں اور علما و فضلا و طلبہ اور روضہ خوان بیان
 بکثرت بین اکثر جگہ نماز جماعت و وعظ ہوتی ہی بیرون آبادی دم دروازہ آقا سید محمد صادق
 حجۃ الاسلام مرحوم کا مقبرہ نہایت عمدہ و باغ افضا بنا ہی سیطرہ شہر طہران تک کہ تخمیناً
 دو فرسخ کا فاصلہ ہی جایا کین امام زادے اور کین علما و فضلا کے روضہ و مقبرہ اور
 باغات اور کمائنات تاجرین اور عمارات شاہی بین اور آمد و رفت زن و مرد بسواک الاق
 کم ہی اور بسواری ماشی اتشی لینے ریل بکثرت ہی اور ماشی خانہ میں تذکرہ لینے کا ایک دفتر
 ایک قرائن کو ملتا ہی لازم و مہتمم عجم و شیکہ دار اگر نیز بین عورات کی نشستگاہ علیحدہ ہوتی ہے
 اور بنیاد شہور جانب مشرق جاوہ کے ایک پہاڑ پر جاسے نہایت بی بی بانوی جو آبادی سے
 ایک فرسخ دور ہی گوڑا گاڑی یا الاق پر کجاوہ آمد و رفت چار عیاسی زن و مرد بکثرت زیارت
 جاتے ہیں عجیب مقام عبرت و حسرت ہی داسن کوہ سے بالا ایک قبة نیلاگون مسجد کا اور دوسرا قبة

جسے غصبت کا مع عمارت سنگین بنائی در بیان میں چٹمہ آب سیر و شیرین صاف و پاک تاریک
جانب مسجد جو دروازہ مجروح و سپر زائرین زیارت پر ہے میں جو تہی پر گئی ہوئی آویزان رہی
اور غلام بھی ایک سید ملازم درگاہ میں اندر مجروح کے جہان صندوق غار و ضربت کی غیر سید
اور زن عاملہ کو جانے کی اجازت نہیں ہے چاند و تم کفش کن کو ایک دو شاہی اور اخفیا و توکل
قرآن تک دیتے ہیں۔ اس ملک میں لباس بالائی ہر فرقہ مثل علما و فضلا و طلبہ و تجار و دکاندار
وغیرہ کا مثل شرم کے ہوا و وزیر عابدہ وغیرہ سرئی رنگ کا ہر ایسے کہ زمانہ سلف میں یہ جا
سفید علامت لباس و تاج بیان کچھ تھی اور وہ اسیر و سفید لکیر اکثر قتل کیے جاتے تھے اسید و سیر
بیان نیل ثبت فروخت ہوتا ہی اور ہندوستان سے براہ بندر عباس و ابو شہر کثرت جاتا ہی۔

پائے تخت طہران

بہت بڑا شہر ہے اور خوب آباد ہے و اس کوہ میں واقع ہے شہر شاہ تین طرف خندق و دیوار ہے
پشت پر کوہ ہرک ہے جو فصل گرما میں بھی برف سے ستور رہتا ہے شہرین گاڑی و گھوڑا گاڑی
و آلات زمین بستہ رکھا ہوا عمدہ و خوشنما کی سواری کثرت ہے کہ ایہ مختلف ہے حد و تاک ہر لکھا
کہ ایہ مقرر ہے میان جادہ یعنی راہ سنگین دور وہ اس کے درخت ہیں اور فافو سماے عمدہ
شب کو روشن ہوتی ہیں۔ اشی خانہ یعنی ریل گھر سے سبز میدان تک کہ دم نقار خانہ
شاہنشاہی ہے کہ ایہ شہرین گاڑی چار شاہی لیتے ہیں نقار خانہ تک تین پہاگ ہیں ہر پہاگ
بہرہ ہزاران کچلاہ کا ہے اس کے اندر نہایت عمدہ و چمکہ عمارات و سکنات بلند ہیں گرد
باغ و سرسبز اور زمین خوشنما و شاداب ہیں۔ بہرچین میں جو صہاے بزرگ اور بہرین اور
خو آسے جاری ہیں اور ماہ بیان رنگ بزرگ اور طائران خوش الحان نعمت سرزمین و شہاے
خوشنما اور گل و لالہ فرحت افزا ہیں۔

ان پر لالہ ہاے رنگا رنگ	دین پر از سیو ہاے گوناگون
باد و سائے درختانش	گسترانید فرشش پو قلبدین

چون جاسے عیب نہکینستان	پیرا بن برگ بر درختان	
<p> حجر ہائے سکانات یرنگ کا شانی آراستہ اور سراپہ ہائے طلا کار و ہائے مینا کار پر اونچتہ ہرین درمیان میں تخت شاہی سنگ یشب اور یقوے سنگ مرمر کا ہر پہچے او سکے فرش عمدہ قالین وغیرہ کا ہی ہر ہار پادہ او سکے سنگ سفید کی بریان اپنے شانوں پر اوٹا ہے میں اور تخت بزرگ و بلند ہی او سپر سنگ یشب کی کرسی بڑی ہی گردا شتا خوشخط و عمدہ مع نام نعلی شاہ مرحوم کندہ ہی راسنے تخت کاہ کے صحن و شام شادیا نہ شامانہ یعنی ارگن باجہ بجایا جاتا ہے اور سلامی ہوتی ہی اور دوسرے مکان میں دیوار ہائے زنگین کار پر شامان سلف کی تصویریں لگی ہیں اٹا قہائے نفیس میں فرش و قالین اور شطرنجی اسے عمدہ ہیں او سپر سرور کی قاعدہ سے لگے ہیں اور ہر حجرہ شیشہ آلات عمدہ ہی آراستہ ہی باغات و چین ہر طبقہ ہر سبز و شاد و خوشنما درختان میو جات انواع و اقسام کے اونچین چشماے سرد و شیرین اور مصفا روان ہیں قریب او سکے تو بچانہ ہی فراشان زردین کمر اور سراپا زان پاکر و فرسلاح جنگی بستہ وردی ہیبت ناک دربر کردہ کمال ہوشیاری تلاء یہ بھرتے ہیں گو خود شاد ہشتاہ فضل گر این سخا ہل و عیال کوہ شادان با سیران سحر و بہر ان پرتیہ چین شہر تین چار قریح کے فاصلہ پر ہی اور دامن ہوانایت خاک ہوتی ہی لیکن ہر شخص ارکان دولت و اعیان مملکت سے اپنے اپنے کا رتعلقہ میں مستعد و سرگرم رہتے ہیں تیسرا شہر اودہ جو نائب السلطنت اور سیالارافولج جنگی ہیں وہ خود قواعد لیتے ہیں بیانی کشمیش زنی شدہ و عالم ہی اور دوشاہزادے خرد تحصیل علم اور فنون ساگری میں مع اولاد و وزرا کے مشغول ہیں اور شکار و سپر کو بھی جاتے ہیں اور دیوانخانہ جہان امین السلطان وزیر اعظم کا خدات ملی و مالی ملاحظہ کرتے ہیں نہایت عمدہ بنا ہی علاوہ اسکے بنگ گھر و نیلگراف خانہ اور عکاس خانہ و پوستہ خانہ اور مدارس فنون خوب ہیں جامع مسجد شاہی اور مسجد سراپہ و دیگر مساجد بکثرت اور حمام و کاروانسراے متعدد اور باغ و سرا </p>		

شہر و باغ
 جگہ و حالت
 سنہ ۱۲۰۰

بہت نہایت عمدہ و بزرگ اور دوسرے نیز حضرت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور حضرت
 ابراہیم حضرت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کا مع مدارس و مسافرانہ کے باشندان و
 شہرین اور انہیں جو حسن بزرگ میں اور سرین جا جا جاری ہیں بازارین عمدہ و بچہ اکثر سقین
 و مدورین تجارت کا بہت رون ہے بازار میں عسکری شہر میں ٹوٹ و عسکری و سی پور اکٹھا ہے اور
 ٹوٹ انگلشیہ کافی صدی آٹھ یا دس قرآن صراقی بیٹے بہ لگتا ہے بیٹے بازار و نہیں بچتا ہے
 مثل اقسام و انواع کی نان و لہو و چلو و شیریں اور گوشت و کباب و شیرینی اور سیو جات
 عمدہ شیرین و لذیذ و غیرہ بکتے ہیں مگر سبب کثرت مردم کے کیفہ بہ نسبت شہر قم کے گرافی ہے
 اور بعض بازار و زمین ایک ایک گنبد کلاں بچہ چار سو بیٹے چوراہہ پر بنا ہے اور ہر چار طرف بازار
 بچہ و عمدہ و آباد و ٹھیکہ ایک ایک میل کا ہے ایک بازار میں بالکل کتب اسے عربی و فارسی و طبع
 طہران و تبریز کی ہیں اور چہاں تبریز عمدہ ہوتا ہے اور بیان حسب حکم سلطانی ایک کتاب جدید
 سستی یہ مرآت البلدان تالیف و طبع ہوئی ہے زمین جلد و زمین کل سواح و حالات ملکی میں اور
 ایک جلد میں قصص علمائے ماضی و حال مرقوم ہے اور صاحب جمعیات الانوار علیہ الرحمہ کا بھی
 ذکر ہے۔ اور دوسری بازار میں ظروف سسی و سہا و اقسام و انواع کے نقشین ہوتے ہیں کاشانی
 ظروف عمدہ و خوشنما ہیں اور قیسی بازار میں لباس و پوشاک و جامہ اسے عمدہ مثل شال
 و اسوت شکن و بانات و قالین و جیسے قلمکار اور پتین خز و سجاوہ و دنبہ و کلاہ و جراب و غیرہ
 اور چوٹی بازار میں اقسام و انواع کے شیشہ آلات طلا کار جہاز اور کنول اور کاسہ اور فغان
 و اشکان و غیرہ فروخت ہوتے ہیں جیسے شیشہ آلات زر نگار اور رنگارنگ کے گل و بوٹہ دار
 عمدہ شہابی میں کوخی و امپد علیشاہ مرحوم بادشاہ لکھنؤ میں آویزان تھے علاوہ اسکے بازار
 صرافان میں انٹرنی و قرآن و نوٹ اور خردہ شہابی و غیرہ اور زیور فروخت ہوتا ہے اور بازار
 نجاران میں تختہ روان و کجاوہ و محل اور بازار آنگران و غیرہ میں اسلحہ و غیرہ اور موہ
 و نعلین و غیرہ فروخت ہوتے ہیں اور فالوہ اور برف و کچنیمین اسخیمہ بہت بکتا ہے جس سے

طعام قوی مان خورشید و کثرت نعمت و سبب بندگی و وفور و انجم بود تا به غیر شکست تجارت و حرفه کاست رون
آجران و بزازان شهر کے یہاں کو بیوت میں مال تجارت ملک فارس و روم و کابل و بخارا اور
روس و لندن اور فرانس و جرمن و چین و ہندوستان کا اکثریت موجود ہے اور اکثر باجریم و نصا
اور بیورو و گہرین دیگر بازار و زمین ترکا رسی مثل طلحہ و قندار اور باقلہ و سریشی و آلو وغیرہ اور
ادویہ اور سیل و شطب و چوبک اور عین و کبریت وغیرہ کی بکثرت ہے اگرچہ یہاں رواج قلیان کا
یہاں کھانا و فصل و طیارہ و درختہ خواجہ آسودہ اور کثرت میں عمائد و خاقین ہر محلہ میں آباد ہیں
خصوصاً کوچہ قاجاریہ مشہور ہے اور مسعودی ہوا اکھینچہ یعنی متعہ کاست رواج ہے اور یہاں
سفیران روم و روس و لندن بھی ہیں جنکو قنصل کہتے ہیں ٹیلیگراف و پوسٹہ ہر طرف
جاری ہے اور ٹیلیگراف کا ہندوستان تک فی لفظ دس قران و دو شاہی ہے اور نامہ یعنی
خط کا محصول نیم قران ہے اور ہندوستان میں سرکاری محصول بھی دینا پڑتا ہے نہ جہاں
یا ابو شہر و بغداد تک ڈاک سوار اپنی اپنی حد تک لاتے ہیں اور وہاں سے جہاز و ریل پر
آتی ہے اس شہر کو دیکھ کر طبیعت خوش ہوتی ہے اعلیٰ و ادنیٰ اہل حرفہ و صنائع میں اور بآباد میں بالفاظ
ایسے بونعہ والدین کو اکل و شرب اور لباس وغیرہ کی تکلیف دینا مسعوب جانتے ہیں اہل لکھنؤ
کے حال پر افسوس ہوتا ہے کہ اکثر لوگ حرفہ کو عیب جانتے ہیں اور اوقات خود کو مرغ بازی
اور کبوتر بازی اور شیر بازی و تینگ بازی وغیرہ لہو و لعب میں ضائع کرتے ہیں اور بعضے شرفا
و نجبا بھی ایسی ہی آفت و بلا میں مبتلا رہتے ہیں اور گدا می وغیرہ کرتے ہیں آخر قمار بازی و دزد
وغیرہ کی علت میں ماخوذ ہوتے ہیں اور تحصیل علم دین و تکمیل نفس کا تو فی زمانہ کیا ذکر ہے
ابو باد و مہ و خورشید و فلک در کارند
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرامیوار
تا تو انے کف آری و بقفات نحوری
شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نہری
علامہ اسکے تمام ملک حجاز و عراق اور ملک فارس و افغانستان آباد اسلام میں اہل حرفہ مشہور
و معتبر اور ذی عزت تصور ہیں اور علی التبعاج زن و مرد و اجداد و نسل اپنے کار و بار میں مشغول

ہوتے ہیں بر خلاف اکثر اہل کلمہ کے کہ فی زمانہ سادہ وضع واری و زناکت او کی آٹھ نو سو کچھ دیکھو اور ہنسی
میں ہی جو عین علامت افلاس ہی ہندوستان میں بھی اہل ہنسی و کلکتہ و مدراس و کرانچی و پنجاب
و دہلی و کانپور وغیرہ بسبب تجارت و حرفہ کے خوش و خرم ہیں بعد علم کے تجارت عمدہ ہی قرآن
و احادیث میں اسکی تعریف ہی الکاسیب حبیب اللہ داروہی۔ سبحان اللہ شہر کلمہ کا
تمام ملک عراق و ایران و خراسان وغیرہ میں بڑا نام ہی کہ دارالعلم و دارالایمان اور مسافر
مشہور ہے اور اہل کلمہ کو مقبرہ و معتبر جلتے ہیں اوہانکے علما و امرا اور وسوا و انجیا جو زیارت
شہد مقدس سے مشرف ہوسے ہیں بڑا نام و سخاوت کا کام کر آئے ہیں اور بعضوں کو
شاہ کچلاہ سے بھی ملاقات ہوئی ہے۔

<p>راہ ہموار جانب مشرق ہوا سناے راہ میں قلعہ قدیم آتش پرستوں کا کلمہ ابنک موجود ہی بعد اسکے نقارخانہ خراب شدہ و عہد نیر علیین کا ہے بعد اسکے بلندی پر مقام غیب جناب شہر بانو معروف بہ بی بی بانو اصل آبادی زمانہ سلف میں اسی جگہ تھی اب فی زمانہ زراعت ہوتی اور جا بجا باغات سرسبز و شاداب ہیں اور نہرین آب سرد و شیرین کی جاری ہیں دیہات متصل و آباد ہیں یہاں کاروان سرا ہے نہیں ہی زائرین باغات محدود ہیں بکرا یہ او تر تے میں نان و دوا و است او صیوجات بکثرت ملتے ہیں انسانے راہ چار فرسخ ہر خانہ آباد ہی و بان دو کلا و ان سرا ہے پختہ ہیں اکثر قافلہ و میں او تر تے شہر طران سے خراسان تک علف زار نہیں ہی اسلئے کامل منزل قاطرچی کرتے ہیں اور جو کاکہ لیٹے ہوسہ خرید کر کے قاطر و کو کلمہ ناہر تہی۔</p>	<p>عبد العظیم سی ۷ فرسخ</p>
<p>راہ ہموار بہار و دور و دور میں جا بجا چشمے آب شور کے جاری ہیں و اگر گرا اور وسط گرا میں بھی بہاروں پر ریف نمایان ہوتی ہی یہ قریہ</p>	<p>ایوان کیف شریف آباد ہے ۵ فرسخ</p>

<p>آبادی چند کمانین عطاروں کی بھی مین نان گندم و دودغ و ماست اور شیر و انکورو گوشت دنبہ اور تخم مرغ اور سبزی و کھجور و کدو اور پنبہ ارزان ہوا و سجد و ماتم سراسے اور حمام بھی ہوا و کاروان سراسے متعدد کرایہ فی نفر ایک شاہی ہوا و حکام ملکی و مالی اور سپاہی بھی مین آب سرد و شیرین انبار سے بذریعہ نل ملتا ہی دلاک اس طرف کے کسیدہ غنیمت مین باشندہ اہل حرقہ مین اور سب پر ارزان ایمانی مین۔</p>	
<p>راہ صحرائی و امن کو ہمسائے کو چاک مین ہوا و بعض جگہ بہت و بلند ہی اور تڑکھ کوہ نمک مین واقع ہی اور کہنیں چشمے آب شور اور کہنیں آب شیرین کے جاری مین یہ قریہ آباد ہی سجد و ماتم سراسے اور حمام مردانہ و زنانہ بھی مین کاروان سراسے متعدد کرایہ مین فی نفر فی یوم ایک شاہی ہوا غنیمت سے والا نذر علاوہ کرایہ کے طالب انعام ہوتے ہی بیان نان گندم و گوشت دنبہ اور شیر و دودغ و ماست اور تخم مرغ و روغن کرچک لینے رشیدی کاتیل اور ہنیم وغیرہ ممکن ہوا و آب سرد و شیرین انبار سے بذریعہ نل ملتا ہی۔</p>	<p>قشراں ایوان کیست ۴ فرسخ</p>
<p>راہ ہوا و صحرائی ہی ہوا و در و در مین اثنا سے راہ مین و دودغ و ماست و فرسخ تک جا بجا چشمے شور و جاری مین اور وہیات متصل اور کاروان سراسے بھی ہی بیان نان و دودغ و ماست اور تخم مرغ اور خیارین جبر شطہ مین اور پنج ارزان ہوا و ذرا عت گندم و جو بھی ہی زمانہ سلف مین پانی شور تھا آب فی زمانہ پانی اچھا انبار سے بذریعہ نل ملتا ہی مگر اثر شوریہ کس قدر ہی کاروان سراسے پختہ شاہ عباس مرحوم کی وقف ہی قہوہ خانہ دم دروازہ ہی سجد و حمام آبادی مین ہی باشندہ</p>	<p>ویدہ نمک قشراں سے ۴ فرسخ</p>

کا شکار میں دستور ملک فارسیہ کی کہ قہرہ خانہ و حمام میں بستے آدھی
جس رئیس نامی شخص کے ہمراہ ہوتے وہاں کا خرین اویس کے دوسرے
اور نہ معیوب جاتے ہیں۔

لا سکر دیہ نکست
فرخ
راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند ہے اٹنا سے راہ دریا ت متصل ہیں قہرہ
میں جاسے تیار ایک استکان تین بول کو ملتا ہے یہ قریہ آباد اہل قریہ
زن و مرد صاحب خرقہ ہیں آپس سر و انبار متعدد سے ملتا ہے کسی قدر شہر
ہوئے گرم ماست و دودھ اور تخم مرغ اور سیوہ ملتا ہے اور شمع اور
روغن کرچک بیٹے رینڈی کا تیل اور متن وغیرہ بھی ممکن ہے تخیل از ان
زراعت گندم و جوار و سنبھوانہ و خربوزہ و خیارین کی فصل گرما میں
بہت ہوتی ہے یہاں عسرت امہ ہدیہ سے شانہ راہ سید علی اکبر
سید علی اصغر کار و قہرہ بھی ہے اور عمارت قدیم اولاد سام کی مدور
و بلند عجیب و غریب مثل ست کھنڈہ لکھنؤ محلہ حسین آباد کے ہوا اندر سے
بعض جگہ ہندم ہوئی ہے اور چند گھر او سین آباد میں دروازہ او سکا
سنگ گران کا ہے باہر او سکے موافق طریقہ حال کے مکانات و ماتم سرا
پختہ ہیں اور گردیا مات سرسبز و شاداب ہیں گل و لالہ ہر طرف
نمایان ہیں شکار ہوا سر و ہوتی ہے۔

شہر لکھنؤ لا سکر سے
فرخ
راہ ہموار جا بجا چشمے جاری ہیں اٹنا سے راہ قہرہ خانہ میں چائے
و قلیان تیار ملتے ہیں یہ مقام آبادی و بازار و زمین اکل و شرب لباس
وغیرہ کی ہر چیز ملتی ہے اگر دیانات کثرت اور سرسبز و شاداب ہیں ہر
جاری ہیں یہاں قنداز ندرانی لینے گرجی ملتا ہے مساجد و ماتم سرا
و حمام کثرت میں اور کار و اندر سے کراہی متعدد ہیں اور بیرون آبادی

وقتی بھی زمین آب سرد و شیرین آتا رہے تھو کھیل مٹا بھی اڑان ہے
 حکومت خانہ حکام ملکی و مالی اور سیکرٹریٹ خانہ و پوستہ خانہ عمدہ و چمکتا
 اور عسرت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے شانہ زادہ سید علی کا
 روضہ خوب و آراستہ ہی اس کے احاطہ میں حجرہ میں و زمین بھی اتریں بدوین
 کر اید اور تہہ بن وریان میں باغ ہی او سین نہر منق و شام جاری
 رہتی ہی اور علما و فضلا و طلبہ و روضہ خوان بھی بیان میں نماز جماعت
 و وعظ بھی ہوتا ہی مکتبہ میں علاوہ کتب و رسد کے کتب روضہ خوانی
 داخل میں اطفال خوش اسحانی سے بڑھا کرتے ہیں بیان کے فضلا قندبر
 زائرین کو دعا بڑھ دیتے ہیں تا نمازل آئندہ میں گزند غریب گزبانو
 محفوظ رہیں حکام بیان کے گاڑی پر سوار ہو کر ہوا خوری کو جاتے ہیں
 اور سواران جبار ہمراہ رہتے ہیں۔

سمنان سے بعض جگہ راہ صاف و ہموار اور بعض جگہ پست و بلند کو ہی ہی اور
 بعض جگہ چٹے جاری ہیں بیان ایک کاروان مراے کہتے ہی اور دوسرے
 وقتی مرست شدہ ہی درمیان ان کے تمانہ ہی دم دروازہ کی قید راہ آگیا
 والا نذر کے ذریعہ سے صرف نان گندہ اور دوسرے دامت وغیرہ ملک
 قوہ خانہ بھی دم دروازہ ہی آب سرد و شیرین کا چشمہ جاری ہی ہو جو
 فضل گرا کے بیان ہوا سے خوش ہوتی ہے اور واسن کوہ اور
 ترائی میں آہو کبیر شہنایان ہوتے ہیں اس لیے اس کو کوہ آہو کہتے
 ہیں مشہور ہے کہ جب حضرت امام رضا علیہ السلام حسب المطلب
 امون رشید علین کے اس مقام پر تشریف فرما ہوئے تو اس وقت
 ایک حیاد نے ایک آہو کا شکار کیا تھا آہو نے حضرت کی خدمت میں

فرمایا کی اور عرض کیا کہ اسی سستی و آفتاب سے مجھے صیاد گرفتار کر کے
 لایا ہے اور مجھے میرا بے شیر کے تشنہ و گرسنہ دامن کوہ میں جو آب پیری
 وادری فرمائیے پس سنکر اس عجم این عجم کو رحم آیا اور صیاد سے فرمایا
 کہ میں اسکا ضامن ہوں اتنی دیر چھوڑ دے کہ یہ پرنی اپنے بچہ کو شیر
 پلاسے علی آوے یہ سنکر اس صیاد نے آہ کو چھوڑ دیا اور طرف بہار
 کے روانہ ہو کر اپنے بچہ کو شیر پلایا اور اپنے ہمراہ لیکر ہر فی حضرت
 کی خدمت میں فوراً حاضر ہوئی یہ اعجاز حضرت کا دیکھ کر صیاد و سلا
 ہوا اور آہ کو رکھ کر کیا بجا نہ ملک خراسان میں بعض بعض جگہ ہار و غل
 جان ترانی ہے آہ کو کثرت ملتے ہیں اور لوگ شکا رہنیں کرتے ہیں ایسے کہ
 یہ آزاد کردہ غریب خراسان ہیں۔

اسیر آباد آہوان سے
 صفرخ بانی مطارہ یا شترنوبین پاس رکھنا ضروری اور مطارہ چرمی و شتر
 گلی شتر و شترنوبین ملتے ہیں یہ قریہ آباد ہے تان گندم و گوشت و نہیہ
 اور دوغ و ماست اور مخم مرغ اور میوہ اور شمع و میزیم ملتا ہے
 زراعت گندم و جو کی کثرت ہوتی ہے چیتے آب سرد و شیرین کے
 جاری ہیں تیغ بھی ممکن ہے کار و اسلحہ بختہ و قلعی شاہی ہے بعض
 زائرین دم دروازہ قریہ زید زخان اور تے ہیں گرد باغات سرسبز
 و شاداب ہیں بیان فصل گرامین گرمی ہوتی ہے گلاب و میوہ من چلتی ہے

دشبان اسیر آباد سے
 صفرخ شترنوبین جاری ہیں یہ مقام آباد ہے بازار مسقف بختہ ہر تان سنگ و تان
 کردہ و گوشت و نہیہ اور دوغ و ماست و شیر و غیرہ اکل و شرب کی

ف
اس ملک میں
الوان و اقسام کے
دارس جدا جدا ہیں
چنانچہ ہمارے قلعہ
و جہلی بھی ہیں

چیزیں اور لباس و پوشیدین وغیرہ کثرت میں دارس و ماتم سرے
و عام مردانہ و زنانہ بھی بڑے ساجد قدیم زمانہ بنی عباسیہ کی قبلہ سے مال
بدست راست ہیں اب مرست ہوئی ہوا اور محرابین مال بدست جب
کیکسی بن قلعہ مانے قدیم و عمارات کہنہ اور شہر شاہ بعض جگہ موجود ہیں
یہاں حضرت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے نشانہ و جعفر
اور حضرت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سید محمد و نور الدین کے
روضیات ہیں اور زیارت تسلیمات تختی پر لکھی ہوئی آویران ہیں خادم بھی
ہیں اوں کو زائرین قرآن یا نیم قرآن دیتے ہیں کاروانسرا سے پنختہ
وقفی شاہ سلیمان مرحوم کی مرست ہوئی ہے بعض زائرین خصوصاً
اہل ہند باغات سرسبز و شاداب میں لب جوے ہاے جاری بکرا لیاوتے
ہیں کیونکہ اس مقام سے غریب گز جانور کا صرف خوف شروع ہوتا
سموع ہوا کہ وہ ایک گرم شل رچی اور بقدر دانہ حدس کے سم دار
ہوتا ہے جس سے سفر کو کاٹتا ہے اور سکو شیر و رغن گاؤں پلاتے ہیں جس سے
اچھا ہوتا ہے شاؤ و نادر کوئی ہلاک بھی ہوتا ہے۔

و معال سے
۶ فرسخ
راہ ہوا و مضاف صحرائی و رملی ہے جبال دور دور ہیں بعض جگہ نہیں
آب سرد و شیریں جاری ہیں یہ مقام کاروانسرا سے شاہ عباس مرحوم
پنختہ وقفی اور دیگر کاروانسرا سے بکرا یہ سے ایک میل دور ہے اور
زائرین دم در وازہ کاروانسرا سے خام لب جوے زیر درختان
اوترتے ہیں بسبب خوف غریب گز جانور کے آیا دی اور سر اس کے
کوئی نہیں جاتا ہے دالاندار یعنی شیکہ دار سرے یا مالک سرے اور
اہل قریہ برادران ایمانی نان و گوشت و تہہ اور شیر و ماست اور

دفع اور ہر شے بالائی اور ہر شے اور فوگات لیکر خود آئے ہیں اور
 پرخ مناسب فروخت کرتے ہیں اور پرخ ایک بول یعنی ہم شہری کو دہ
 چاکہ دینے میں بیان کیا دیت ہیں اور نہایت غلیظ ہیں ایسے
 مقامات میں امر اور روسا اور انعام حسب حال اپنے خیمہ سے پرکھتے
 اور چولہا دیو میں اور تڑپے میں جو کانٹین یا کرمان شاہ اور قم و طبرستان
 سے خرید کر کے عمارت لاتے ہیں

شہر بکھوہ و دشت و بیابان و حیات
 ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ خست

راہ سپہا و بعض جگہ تہی ہی اور بعض جگہ نہرین جاری ہیں یہ مقام آباد
 ہو بازارین پختہ مستقر میں اکل و شرب کی چیزیں پختہ و خام مہیا و چور
 میں لباس و جامہ اور ظروف و سسی کا شانی و چینی بھی بیکتے ہیں اور پرخ
 از زبان کو ساجد و حیلینہ یعنی ماتم سراسے اور حمام مردانہ و زنانہ بھی
 میں کاروان سراے بکرایہ متعدد ہیں فی نفر فی یوم ایک شاہی و زار شاہی
 بخوف غریب گز باغات سر بہر و شاداب اور سیوہ و اردین لٹ بکرایہ
 جاری اور تڑپے میں زمانہ سلف میں غریب گز جانور کی کثرت تھی
 اب سموع ہوا کہ کاروان سراے و طویلہ کمنہ و مکانات خراب
 شدہ میں بھی کم ہی بیان برادران ایمانی اہل حرقہ و کاشتکار میں
 زراعت گندم و جو و غیرہ بہت ہی سبیل و شعل بنین مٹی جو گد گد کا
 روان ہوا و رہنیا کو خشک ملتا ہی بیان سے نیم فرسخ کے فاصلہ پر شہر
 بہتان میں شاہزادہ سید محمد کار و ضہ ہی وہان حاکم اور شاہروت
 میں نائب حاکم وغیرہ رہتے ہیں وہان زمانہ سلف میں قلعہ محکم ہو کر
 چلتے تھے اسلیے کہ خرابہ خیر آباد سے جو بیان سے دو فرسخ کے فاصلہ پر

دہ قلا سے
 ۴ فرسخ

شہر شاہروت

اٹھائے راہ واقع ہی مرہیوں ملک ترکمان لوٹے تھے اور اسیر کرتے تھے
 قافلہ کا بسلاست گذرنا دشوار تھا جابر ضرب ثواب اور باجی سو سو
 سرایان ہزار جلو و دنبال قافلہ حراست کرتے ہوئے چلتے تھے
 تب بسلاست قافلہ گذرنا تہائی زمانہ تا فضل خدا اور رعایا پروری
 و سنا فرناوی شاہنشاہ عادل سے ایسا امن و امان ہو کہ دو دو
 نفر زائرین بخوف و خطر برابر چلے جاتے ہیں ترکمان نہایت متعصب
 و غارت گرد قوم تھی۔ مال زائرین و مسافریں کا غارت کرنا اور
 جان سے مار ڈالنا اور اسیر کر کے بنجارا وغیرہ میں لے جا کر فروخت کرنا
 ثواب و حلال جانتے تھے اس طرف سینے ملک خراسان کی قدیم آبادی
 شہر و دیہات بطور قلعہ شہر بنیاد کے اندر بخوف غارتگری ہی اور حال کے
 مکانات باہر بنے ہیں اور ملک خراسان میں بلخ و ہرات و قندھار بھی
 گویا پشترامت کا بل ہیں۔ جس قدر چند سال سے عملداری روس
 میں آگئے اور نہیں سے اسرار کہ ہر ایک کے ساتھ ۳۰ ہزار نفر تھے
 رفتہ رفتہ زار روس نے قتل کیے ان کے سروں کی دیوار بنائی اور سلطان
 طہران نے دیو بادشاہ اور ٹو سردار ان کے جیکے ساتھ ۲۵ ہزار نفر
 اپنی عملداری و سرحد میں رفتہ رفتہ قتل کیے اور باقی سے سلاح و
 اسب چمیں لیے اب وہ ذرا عمت کرتے ہیں اور رایت لینے باج
 دیتے ہیں اور اب تیشی قبول کیا ہی اور شہر ہی کہ جب روس نے
 سینارا کو لیا تو بعد تحقیقات و مردم شماری کے ساتھ ہزار نفر جنگو
 ترکمان نے قدقون سے بتدریج اسیر کر کے جمع کیا تھا ذرا دیر دیکر
 اپنے اپنے وطن کو روانہ کیا اسوجہ سے اب نہایت امن ہے اور تمام

سنزل ملک خراسان ماتحت ایران

سیامی پیالی
شاہرہ سے
افرخ

راہ ہموار چھوڑی ہے جابجا چٹھے جاری ہیں انسابے راہ غیر آباد سے آگے
چٹھے بانی کے کم ہیں درسیان میں کوئی جگہ سنزل و مقام کی مثل کا دروازہ
و باغ کے ہمیں ہر دو سنزل کی ایک سنزل قدیم سے بخوف غار مگر ہی
ترکمان کیجاتی ہے اسیدوچہ سے پیالی کہتے ہیں یہ مقام آباد ہی مان گندم
و گوشت و دنبہ و شیر و دوسخ و راست و سر شیر یعنی بالائی و ہنیرم وغیرہ
بکثرت ملتا ہے مکانات پختہ اور باغات سیوہ دار سر سبز و شاداب
نہیں جاری آب سرد و شیرین انبار سے بذر لیمہ ملتا ہے مساجد و حمام
و حمام بھی ہیں کار و انسرے پختہ و فنی شاہ عباس مرحوم اور دیگر دو
کار و انسرے کو چاک بکرا یہ ہیں فی نفر و الا اندر مالک سہارے ایک
شاہی لیمہ ہی بیان ملتا و آخرتد بکثرت ہیں دم دروازہ کار و انسرے
قبوہ خانہ اور بازار زیر درختان لب جو ہے ہی سموع ہوا کہ یہاں سے
جانب شمال ہ افرخ دور سکین ترکمان ہی ہیوت و گوچلین اور کہ
اور سرو کے ترکمان خانہ بدوش تھے جو درہ کوہ سے نکلا کر ان مقام
میں لوٹتے تھے اب وہ زراعت کرتے ہیں اور طبع و رعایا سے
سلطان طہران ہیں زبان فارسی بیان کی صاف و عمدہ ہے ملک
کی زبان مثل ہندوستان کے مختلف ہے چنانچہ کتب قواعد فارسی
میں سات زبانیں لکھی ہیں مثل شیرازی و دہری وغیرہ کے کہ زبان
دہری میں نان کو نون اور کابن کو کون کہتے ہیں یہاں کے باشندے و بکا
لباس بالائی عمامہ یا کلاہ چرمی بلند و مدور ہے اور قبا جسکی آستین
کسی تک چاک سرخی یا ماشی یا بادامی رنگ کی ہے اور کمر بند سادہ

		<p>سبز و غیر سادات کا سفید ہوا اور بیان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک بزرگوار کا ذکر وضع ہوا جس پر حضرات عظماء ستم بنی عباس سے کیسے آوارہ وطن ہوئے اور کہاں کہاں دفن ہوئے</p>
<p>بیان دشت سیاحی سے ۶ فرخ</p>		<p>راہ ہموار رگستانی بعض جگہ کو ہی بہت بلند ہی اٹھتا ہے راہ پانی بہت یہ قریہ نو آبادائین کے آرام کے لیے قلعہ میں بسا یا گیا ہے کار و اسیر تین متصل اور خجہ و عمدہ وقفی ایک جدید سلطانی اور دو حاجی علی مرحوم کاشانی تاجر کی بیوہ کی بیوی میں بیان ہندو تر باغات و زراعت نہیں میں ٹیکیراٹ خانہ اور دو قموہ خانہ سراسے کے اندر میں ان گندم تازہ اور گوشت و نہد و دغ و باست اور شیر نر اور برتیرم ملتا ہے اور پانی چند انبار سے ملتا ہے باشندہ ملازم سلطانی برادران ایما فی بین اپنی حد تک زائرین کو بہنچا دیتے ہیں زمانہ سلف میں یہ مقام غارت گاہ ترکمان تھا بیان فصل گرما میں بھی اکثر ہوا ہے سرد و خشک ہوتی ہے۔</p>
<p>حباس آباد ۵ فرخ</p>		<p>راہ ہموار رگستانی ہے اٹھتا ہے راہ پانی کم ملتا ہے یہ قریہ آباد ہی قنات سے جو ہے آب سرد و شیرین جاری ہے کار و اسیراے شاہ عباس مرحوم خجہ و وقفی ہے اہل ہند سے والاندرا طالب انعام ہوتا ہے نان و شیر گاؤں و روغن زرد اور باست و دغ اور کشمش و خود بریان سفید و بزرگ و غیرہ اور کبھی گوشت و نہد ہی ملتا ہے اہل قریہ فروخت کرتے ہیں بازار نہیں ہے اور باغات و زراعت سیوہ دار ہی کم ہیں مسجد و ماتم سراسے اور حمام بھی بران مقامات مذکورہ میں جگہ کبریٰ ہے کھپال ایام عوامین بچانے کا دستور ہے۔</p>

<p>سرنوین عباسی بگو فرسخ</p>	<p>راہ ہموار گیسائی ہو اٹھانے راہ جسے آیت کمین سہراہ ایک کاروانسرا غیر آباد اور عثرت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا روضہ ہی تہ قوت آباد ہی ذراعت و باغات میوہ دار بھی ہیں نان و گوشت و نہاد و شیر و ماست و دودغ و خوج و غیرہ ملتا ہی قندہ خانہ بھی ہی اور مسجد و مآتم سراسے اور حمام و مدرسہ بھی ہی باقی سرد و شیرین منات لینے جو ہے آتا ہی کاروان سراسے شاہ عباس مرحوم وقفی بختہ مرمت شدہ ہے اور ایک سراسے کمنہ بیرون آبادی ہی زائرین اور عین اور تہیہ اور بقعے عین سے ملک خراسان ہے۔ واضح ہو کہ سنازل بزرگ میں قاطرچی بعد عصر بار کرتے ہیں اور نماز مغرب میں اہل قافلہ راہ میں بیٹھتے ہیں اور جو منزل خود پہنچتی ہی بعد نماز مغرب فوراً بار کرتے ہیں ایسے سنازل میں خود مرد ہو یا شہر کو جالاکی و خیال لازم ہی کہ بعد نماز فوری کچا وہ و غیرہ پر فرش کر کے شہر پانی سے بھر کے آفتابہ و غیرہ لٹکا کے آمادہ سواری رہے کاہلی سے قاطرچی برہم ہوتا ہی اور قافلہ کا حرج ہوتا ہی انسان کو چاہیے کہ قافلہ میں یا رشا طر رہے نہ یا رشا طر کسیکا مگر تریا قیون سے انحرز ہے</p>
<p>سرنوین سی بہرہ فرسخ</p>	<p>راہ ہموار اٹھانے راہ چند جو ہے جاری ہیں اور دیہات و کاروانسرا سہراہ واقع ہیں اور نوٹوں جانب راہ کے پہاڑ فاصلہ پر ہیں یہ قریہ عقب کاروانسرا ہے بختہ وقفی بنا کر وہ حاجی محمد خان مرحوم سے کسیقدر دور ہی مکانات بختہ سنگین دروازوں پر نہرین جاری ہی باغات میوہ دار سرسبز و شاداب ہیں زراعت گندم و جو کے بہت خرمن فصل گرما میں تیار ہوتے ہیں نان گندم اور دودغ</p>

		<p>دماست اور تخم مرغ اور انگور تازہ مٹا ہی اور گوشت بھی کبھی کبھار ہے اور آب شیرین و سرد نہر جاری اور انبار سے مٹا ہی اور مسجد و ماتم سراسرے اور حمام بھی ہی۔</p>
<p>ریوان</p>	<p>مہران سے</p>	<p>راہ ہموار ریگستانی ہے بعض جگہ آب جاری قشایہ قریب آباد ہے ہم فرخ سکانات پختہ اور باغات سیوہ دار سرسبز و شاداب مین کاردارانہ پختہ وقفی آبادی سے دور ہی اسلئے زائرین لب جوئے زبردنشان اور بعض باغات خشک محدود مین بکرایہ اور قرتے مین بیان بازار نہیں ہی اہل قریہ نان و گوشت اور دماست و مرغ اور شیر اور روغن زیتون اور کرک و غیرہ فروخت کرتے مین اور انگور تازہ اور سیب و بی اود توت اور زرد آلو اور آلو جہ وغیرہ بھی مٹا ہی مسجد و ماتم سراسرے و حمام بھی ہی باشندہ اہل حرقہ و کاشتکار دیندار مین گاہ لینے ہو کر اور جو خراک قاطران ارزان ہے۔</p>
<p>شہر سبزوار</p>	<p>ریوان سے</p>	<p>راہ ہموار ریگستانی ہی باثر دور دور مین آٹاسے راہ دیات متصل مین بعض جگہ قہوہ خانہ مین یہ شہر قدیم و آباد ہی چند بازار بزرگ مین اور سقہ پختہ دور بازار دن کی ہنوز نہیں ہی گر سایہ کر دیا ہے اور سکانات پختہ اور مدارس و مساجد و ماتم سراسرے و حمام مردانہ و زنانہ اور ایک کاروان سراسرے پختہ وقفی متصل قبرستان ہی اور دیگر کاروانسراے متعدد و بکرایہ فی نفر ایک شاہی ہی علما و فضلا و طلبہ اور سادات بہت مین اور نہایت خلیق و خوش وضع مین بیان و قضیات بکثرت اور تعلق بعلم مین باغات سیوہ دار سرسبز و شاداب نہر مین ہر طرف جاری مین آب سرد و شیرین چند انبار سے</p>

ملتا ہوا درخت ازراں ہی بیان ہر قسم کی نعمت اکل و شرب کی چیزیں
اور ہر قسم کے میوے اور ظروف و لباس وغیرہ ممکن ہیں پنبہ وغیرہ
خشک چیزیں اور سیاضاری بھی فروخت کرتے ہیں۔ برج سکندر کا
اسرہا دی ہا شاہی جبارک اور برج عینہ مازند رانی ہا شاہی جبار
فی زمانہ شاہی اور یہ دونوں قسم کے جاقول عمدہ ہیں اور ابقی موٹے
جاقول ازراں ہیں۔ بیان عثرت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ
السلام سے شانہ راد و عیسیٰ وغیرہ کے رو ضیات ہیں ایک روضہ
بیرون شہر سر راہ اور درو ضہ شہر میں ہیں جو زمانہ بنی عباسیہ
شہید ہو کر دفن ہوئے ہیں اور حکام ملکی و مالی اور ٹیکس گاہ خانے
و بوسہ خانہ بھی ہیں۔ اور بیان قاطرچی دو تین روزہ مقام کرنا
اور قاطرون کی تعلیم دی ہوتی ہے۔

سیر دار سے
فرسخ
راہ ہموار و صحرائی ہی آٹنا سے راہ دیات متصل مع کار و اسرار
ہیں او تین قنود خانہ میں جاے و قلیان تیار رہتا ہی اور پانی
انبار سے لیا جاتا ہی اس قریہ کی آبادی بطور قدیم قلعہ کے اندر ہی
باہر کار و اسرار سے بچتہ وقفی ہی آب جوے جاری ہی انبار سے بھی
آب سرد و شیریں ممکن ہی بیان صرف نان و شیر و سر شیر اور پنیر
اور است و دودغ اور ہیرم ملتا ہی اور قاطرون کے واسطے جو
کاہ بھی ممکن ہی۔

شوراب
دعقرانی سے
فرسخ
راہ ہموار بعض جگہ بیت و مینہ کو ہی ہی یہ قریہ بھی قلعہ کے اندر ہی
کوہاے کو جاک کے آباد ہی بیرون قلعہ کار و اسرار سے بچتہ وقفی
جدید اور ایک سر سے خام قدیم ہی قنود خانہ دم دروازہ سر

آب منع و کاریز جاری کی باغات کہ میں نان و گوشت خام اور راست
و دودغ اور روغن تر و اور کشمش و تخم و پریان بزرگ و سفید اور پیرم
ملتا ہی اور زراعت گندم و جو کی بھی یہ فصل گرامین قرصن تیار ہوگی

شوراب سے

فرسخ

راہ رگستانی صحرائی ہی اور بعض جگہ سبب و بلند کو بھی ہی انسانا سے ماہ
نہر ہی جس پر چرخہ بنا ہی یہ شہر کو جاب چند گوشہ دار شہر تپا کے اندر آباد
گر و غندق ہی و دور وازہ کلان جانب شرق و غرب مین مین ہوگا
سے بازار پختہ مسقف چار سو برلی ہی بعض جگہ بازار مسقف نہیں ہے
مگر سایہ کر دیا ہی بازار مین ہر قسم کی چیزیں پیدا مین چند مکانات و خانہ
بلند مین اور مسجد و مدرسہ اور ماتم سرائے و حمام مردانہ و زنانہ بہت ہیں
اور کاروانسرا سے متعدد دیکر ایہ مین باغات میوہ دار سرسبز و شاداب
ہیں اور زراعت جو و گندم وغیرہ کثرت ہی ترکاریاں اکثر مین مل شہر
نمائت خلیق و خوش مزاج اور اہل حرفہ مین اور سب برادران اپنا
ساوات و مونسین مین اور علما و فضلا و طلبہ بھی مین زائرین ہر روز
کاروانسرا سے پختہ و قبی شاہ عباس مرحوم مین اترتے مین متصل اس کے
ایک کاروان سرائے اور بازار ہی وہاں نان و کباب و گوشت اور
ماست و دودغ اور میوہ جات وغیرہ ملتے مین اور آب سرد و شیرین
انبار سے لیا جاتا ہی اور پختہ بھی ممکن ہی اگرچہ معدن فیروزہ قریب ہی
لکن سب شہد مین حاکم سوداگر خرید لیتے مین۔ دم دروازہ کاروانسرا
قنوج خانہ ہی قریب اس کے قبرستان بزرگ ہی علما سے میرزا ابوالفتح
مرحوم کا مقبرہ ہی بیان کا دستور ہی کہ سرچشمہ کو آخر روز ادنی و اعلا
زن و مرد زارت قبور مونسین کو آتے مین بعضے تلاوت قرآن کرتے ہیں

اور اپنے فاشد و سوراہ توحید و آئینہ الکرسی و انا انزلنا زبانی پرستے ہیں
اور اسوات کے واسطے دے کے مغرب کر کے چلے جاتے ہیں فی زمانہ
حاکم ہیا کے تیرا قول خواہر اودہ سلطان نہایت تعلق و مدد پر ہیں۔
بیان بھی فاطمی ایک دور و زمانہ کرتا ہے۔

راہ ہموار گستانی اول بعض جگہ پست و بلند ہی چاہی جیسے جاری ہیں
اٹلے راہ جیسری اور دیات مع باغات میوہ دار ہیں ہیا کی اصل
آبادی قدیم بالاسے کوہ کوچاک قلعہ میں ہی اور مقام قدسگاہ غریبہ
و اس میں کوہ میں عمارت پختہ و عمدہ مع باغات کے ہی کاروانسرا ہے
بہشت و قناری شاہ عباس سوم کی مرمت ہوئی ہی اوس میں دائرین اور
میں اوسکے دروازہ پر ایک دود کا نذران و گوشت اور شیر و ماست
و دودغ اور انگور و غیرہ میوہ جات فروخت کرتے ہیں اور اہل قریہ
اہل حرفہ و کاشتکار ہیں۔

مشہور ہے کہ جب حضرت اس مقام پر وارد ہوئے تو اہل قریہ نے
جو گہرو آتش پرست تھے معجزہ طلب کیا حضرت نے ایڑی زمین پر
ماری فوراً منع آب سرد و شیرین جاری ہوا پس حضرت نے اوس کی
سے وضو کیا اور سنگ پر کھڑے ہوئے نماز پڑھی اور سنگ میں پاسے
اقدم کے نشان لگئے جو جانب راست طرف قبلہ کے دیوار میں
نصب ہی اور منع آب پر قیہ بنا ہی جیسے اندر سنگین حوض بنا ہی کہ اوس
منبع سے چشمہ بانی کا گونا ہی اور بعض کہتے ہیں کہ عورات مس کہنے لگا
آتش برتن کی اوس سنگ کے نیچے آتش روشن کرتی تھیں جو کلمہ جاوے
و نباتات تک حبت خدا کو پہچانتے ہیں اوس سنگ نے فراہ کی یہ شکر حضرت

قدسگاہ
نیشاپور
بہ فرسخ

و منوکیا اور اوس سنگ پر نماز پڑھی اور نشان قدم اقدس کا بن گیا یہ
 سحر و دیکھ کر کاش پست سکنان ہوئے اور وہ سنگ عہد شاہ سلیمان
 و شاہ عباس تک پر راجت یہ لوگ بیان دار و ہوتے اور حال و ہوا
 کیا تو انہوں نے اوس سنگ کا اکرام کیا اور عمارت عالی شان بنوا
 جسکے چار باج صحن ہین اور ہر صحن میں باغ و درختان میوہ دار وغیرہ
 ہین اور ہر باغ میں چین چری اور ہر چین میں ایک حوض چری اور ہر حوض
 میں نہر جاری چری گرو اسکے چند کھانا خورم ہتھان کفش کن وغیرہ کے میز
 وہ نہایت خلیق ہین یہاں کے بعض درخت گز سے جادو وغیرہ کے
 نہایت بلند و بزرگ ہین بعض تو ہین پوسے عود آتی چری

چریں کہ رسیدم بہر دیار کہ رستم || باب دیدہ نوشتم کہ دوست جا تو غایت

راہ بعض جگہ ہموار اور بعض جگہ پست دیند کو ہی لکھ سنگلاخ چری اور بعض
 جگہ چٹنے آب سرد و شیرین کے جاری ہین انا ہے راہ دیات کیل کو انا
 اور قہوہ خانہ ملتے ہین یہ قریہ در میان پہاڑوں کے آباد چری زمانہ سابق
 میں ایسے وہ شرف کہتے تھے یہاں نان و گوشت خام و است و شیر و روغ
 اور تخم مرغ وغیرہ ممکن چری اور جانور چری یہاں دو کاروان سہلے
 پنچتہ قہی ہین زارین اونہین او تر تے ہین دم در وادہ قہوہ خانہ اور
 دو تین دکاندار ہین چٹنے شیرین و سرد چاری ہین اور تالاب بھی ہے
 اور حمام و مسجد و ماتم سہلے چری اور باغات بھی میوہ دار سرسبز
 و شاہ ادب ہین۔ اور زراعت بھی ہوتی چری یہاں تک اٹھیا کی مٹیوالی
 کے واسطے خام بھی آتے ہین اس نزل پر پہنچنے کی کمال خوشی ہوتی چری
 بقول شہر

شرف آباد قد گاہ سے
 ہ فرسخ

		وعدہ وصل چون شود نزدیک	آتش شوق تیز تر گردد
شہر طوس	شریف آباد	راہ چار فرسخ یک جلی سنگلاخ نہایت فراز و نشیب ہی آخری پہاڑ سے دن کو اور شب آدھین رات کو بھی چاک کینید لکائی اور مینار روضہ اقدس کی معلوم ہوتی ہی اوس مقام پر زائرین صلوات و زیارت پڑھتے ہیں اور قاطری اغنیا سے طالب انعام ہوتے ہیں اور سوطین حق سلاستی لیتے ہیں اور باقی دو فرسخ کی راہ ہموار و صاف ہی جا بجا چشے جاری ہیں آبادی شہر اور کانات و عمارات روضہ اقدس زیر نظر آتے جاتے ہیں اوس وقت دل خود بخود جوش میں آتا ہی اور رقت طاری ہوتی ہی اور خیال ہوتا ہی کہ افسوس ماسون رشید لغیر کیا ظلم و ستم کیا کہ کوسہار میں ملا کر حضرت امام رضا علیہ السلام کو زہر و فاسے شہید کیا آہ یہاں پر قول خود حضرت کا یاد آتا ہی کہ فرمایا ای و عجل یہ دو شعر اپنے قصیدہ میں ملحق کرتا پورا ہو جاوے نجلہ اوکے	راہ چار فرسخ یک جلی سنگلاخ نہایت فراز و نشیب ہی آخری پہاڑ سے دن کو اور شب آدھین رات کو بھی چاک کینید لکائی اور مینار روضہ اقدس کی معلوم ہوتی ہی اوس مقام پر زائرین صلوات و زیارت پڑھتے ہیں اور قاطری اغنیا سے طالب انعام ہوتے ہیں اور سوطین حق سلاستی لیتے ہیں اور باقی دو فرسخ کی راہ ہموار و صاف ہی جا بجا چشے جاری ہیں آبادی شہر اور کانات و عمارات روضہ اقدس زیر نظر آتے جاتے ہیں اوس وقت دل خود بخود جوش میں آتا ہی اور رقت طاری ہوتی ہی اور خیال ہوتا ہی کہ افسوس ماسون رشید لغیر کیا ظلم و ستم کیا کہ کوسہار میں ملا کر حضرت امام رضا علیہ السلام کو زہر و فاسے شہید کیا آہ یہاں پر قول خود حضرت کا یاد آتا ہی کہ فرمایا ای و عجل یہ دو شعر اپنے قصیدہ میں ملحق کرتا پورا ہو جاوے نجلہ اوکے
		ایک شعر یہ ہے	
		وَعَابَرِ بَطْنِ يَسَّيْنِ يَأْكُلُ حَصْرَ مُصِيبَةٍ	تَوَقَّدَ فِي الْأَحْشَاءِ بِالْحَسْرَاتِ
		اور ایک قبر آل رسول سے طوس میں ہے افسوس میں مصیبت ہی دل و مگر میں آتش غم و الم روز حشر تک سوزان رہیگی یہ نگر و عجل نے عرض کیا باین رسول اللہ طوس میں کس زیر گوار کی قبر ہی فرمایا وہ میری قبر ہے غریب طوس جگہ زیارت اور آمد و رفت مومنین کا ہوگا۔ غرض کہ اسی حالت میں لب نہر بیرون شہر ناپہ خدام اور چٹان کش کن وغیرہ سے ملاقات ہوتی ہی اور دوزائین کو اپنے سکانات میں لہاتے ہیں اہل ہند اکثر مکان حاجی شیخ حبیب الرحمن	اور ایک قبر آل رسول سے طوس میں ہے افسوس میں مصیبت ہی دل و مگر میں آتش غم و الم روز حشر تک سوزان رہیگی یہ نگر و عجل نے عرض کیا باین رسول اللہ طوس میں کس زیر گوار کی قبر ہی فرمایا وہ میری قبر ہے غریب طوس جگہ زیارت اور آمد و رفت مومنین کا ہوگا۔ غرض کہ اسی حالت میں لب نہر بیرون شہر ناپہ خدام اور چٹان کش کن وغیرہ سے ملاقات ہوتی ہی اور دوزائین کو اپنے سکانات میں لہاتے ہیں اہل ہند اکثر مکان حاجی شیخ حبیب الرحمن

درگاہ میں دم تقارفاۃ اور ترے میں اور بعضے شیخ غلام حسین بن غلام رضا بہتم نقش کشا ہندی کے
سکان میں اور ترے میں انکو حقوق کار متعلقہ اور کرایہ سکان بھی دینا ہوتا ہے اگرچہ یہ شہر دینا
پہاڑوں کے خوب آباد و بارونق و فضا ہے اور کاروان سراسے مال تجارت کی علیحدہ اور
زارین کی علیحدہ کثرت میں مگر اکثر زارین عرب و عجم و ہندی سکانات کرایہ میں اور ترے میں
جہان حوض وغیرہ سے آرام ہوا اور روضہ اقدس کے بھی قریب ہو۔ اور داخلہ شہر اکثر فی ماہ
ماہ ذیقعدہ میں ہوتا ہے کوئی قافلہ عشرہ اول اور کوئی عشرہ ثانی اور کوئی عشرہ ثالث میں
ہوتا ہے اور ماہ ذیحجہ میں بعد عید قربان کوچ ہوتا ہے اس لیے کہ آمد فصل سرما کی و شہت ہوتی ہے
آبادی شہر

قریباً دس لاکھ ایک شہر بزرگ ہوا ہے اور بنام شہر مقدس شہر ہے اور گرد باغات سرسبز
و شاداب ہیں اور زراعت بھی خوب ہے اس کے بعد شہر بیاہ چکے کئی دروازہ ہیں اور اندر اس کے
آبادی سکانات و بازارین پختہ ہیں۔

داخلہ شہر کے بعد زارین فوراً حمام جا کر آب و شرب حاصل اور تبدیل لباس کر کے سہراہ خواہ
حرم میں جا کر کچال اشیاق و حاسے اذن پڑھتے ہیں اور سوقت دل پر ایک حالت طاری ہوتی
اشک خود بخود جاری ہوتے ہیں بعدہ روضہ میں زیارت منقولہ پڑھتے ہیں اور نماز زیارت پڑھ
گرد و طواف کرتے ہیں اور سربانے گوشتہ تنگاب میں صلوات پڑھتے ہیں اور بارون رشیدین
اور ماسون رشید شقی پر نغمین کرتے ہیں اور جلیہ عزیز و اقربا اور اجاب و دوستان وطن اور
سب برادران ایمانی زندہ و مردہ کی طرف سے یہ نیابت زیارت کرتے ہیں اور دعا کرتے
ہیں اور حوائج دنیا و آخرت بواسطہ آن حضرت خدا سے طلب کرتے ہیں کہ محل اجابت و دعا
بعدہ مشغول تلاوت قرآن و دعا ہوتے ہیں اور ہر روز نماز جماعت چنگانہ اور وعظ و محال
عہد میں بعد زیارت وغیرہ کے شرکاب ہوتے ہیں اور رفتہ رفتہ ہفتہ عشرہ میں سب حالات
و مقامات معلوم و مشاہدہ ہوتے ہیں۔

بیان روضۃ اقدس مع حوالی و اطراف

وسط شہر میں روضۃ اقدس ہے پھر جنوب مغرب کی طرف ایک نقری دو سہا طلالی مریض اور سپر پھر
 نولاد کی ہے زیر قیہ انور قنادیل طلالی و نقری آویزان ہیں اور شیشہ آلات عمدہ ہر شب روز
 ہوتی ہیں اور جا بجا ساعات لگے ہیں اور فرش سنگ مرمر کا نہایت عمدہ ہے اور دروازہ
 بزرگ بہر طرف نقری ہیں قیہ اقدس کلان بافت و شان اور طلالی ہے اس کے محاذی دو
 گلدستہ مینار بزرگ بلند طلالی ہیں پس پشت صحن قدیم بزرگ گودھارات بارونق ہیں ایوان
 طلالی نہایت عمدہ و کلان ہے اور صحن سنگین ہے درمیان صحن کے نہر جاری ہے اس نہر کلان کا
 پانی کثرت استعمال انسان و حیوان سے گندلا رہتا ہے ایسے آب سرد و شیرین و صاف ستھرا
 انبار سے پتے لاتے ہیں اور کوئی مشک دوشا ہے دیتے ہیں اور پخت بھی اترتا ہے اور
 ستھرا خانہ طلالی ہے دوم دروازہ دکا نڈار اکثر سیاہ کدہ وغیرہ فروخت کرتے ہیں اور
 بالاسے دروازہ دیگر ساعت کلان ہے اس طرف ہر دروازہ پر کھنکھن کن ہے اس صحن کے
 ایک گوشہ میں مدرسہ کلان اور دوسرے گوشہ کی طرف دروازے بازار وغیرہ ہیں اور اسکے بالا
 و پائین دو بازار عمدہ و بزرگ بیرون صفت ہیں جن میں نہر جاری ہے اور لب نہر درختان پودے
 ہیں اور فائوسہا کے کلان نصب ہیں ایک خیابان بالا اور دوسرا خیابان پائین کہلاتا ہے
 اس میں اکثر جام اور کاروان سراے وغیرہ ہیں اور اس بازار میں دنیا کی نعمتیں اور لباس
 و کپڑے اور ظروف وغیرہ اور ہر قسم کامیوہ عمدہ اور اکثر عقیق سُرخ و سفید و زرد
 کدہ اور دیگر شیا اور عین الحجر یعنی ہسٹیا وغیرہ فروخت ہوتے ہیں کیونکہ آمد و رفت
 تافلون کی ان دونوں خیابان میں سے ہوتی ہے جو مومنین عرب و عجم اور ہندی راہ نیشاپور
 سے کہ راہ سلطانی مشہور ہے آتے ہیں وہ خیابان بالاسے آتے جاتے ہیں اور جو مومنین راہ
 ہرات سے آتے ہیں وہ خیابان پائین سے آتے جاتے ہیں وہ اکثر اہل کشمیر اور اہل کابل
 و قندھار اور ہرات و گر شک وغیرہ ہوتے ہیں انہما انسان میں جابر تو میں شیعہ ہیں جو

وہاں فارسی زبان کلمات ہیں ایک تقریباً تین سو لوگ دی فہم اور صاحب قلم اور خلیق ہیں
اور انہیں اہل پریر یعنی ہزارہ زبان کا ایک مشہور ہی ہے جس کے بگوش پوتھے بیات جو اکثر غرض
سے باشندہ ہیں یہ سب لوگ مشہور مقدس میں بھی لیتے ہیں۔

اور طرف دیگر میں جو کچھ عمارات بارہا تو بزرگ کا شانی نقش ہیں ایوان بزرگ
طلائی ہے ورواں اسے کلان تقریباً میں ہر طرف نقش کن متعدد زمین جانب جب نقش
ہندی بھی ہے قریب اس کے حجرہ ہاے خدام ہیں جو تہہ ہونظر ملازم درگاہ میں اسطرح قہر
الہ وری خان مرحوم کی یہ وہ عملی ہے بودر وازہ پر کھڑا رہتا تھا اور نادر شاہ مرحوم نے
جس سے کہا تھا کہ میں اندر زیارت کو جانا ہوں اگر اتنی دیر میں تو بیٹا نہ ہوا تو قتل کر دیا
اوسنے صدق دل سے خوف جان و عاکی فوراً بیٹا ہوا پس نادر شاہ نے اسکو اپنا وزیر کیا
اور عہد وزارت میں یہ قہر ہوا یا جس میں دفن ہے اور درمیان صحن کے سقہ خانہ طلائی ہے
قریب اس کے عرض نگین ہے نہ بعض اوقات او میں جاری رہتی ہے ہر حجرہ واطاق دونوں
صحن قدیم و جدید میں قبرستان ہے اور قبروں پر بہر بطور فروش کے ہی ایک گونہ میں اندر
حجروں کے فیروزہ والوں کی وکانین ہیں اس کے پاس فیروزہ عمدہ ہوتا ہے۔

روبر ووضہ اطہر کے مسجد گوہر شاہ بزرگ و بلند ہے جس کے سات دروازہ ہیں ہر محلہ کی طرف
ایک ایک دروازہ ہے فی زمانہ اس میں آٹھ منبر ہیں ہر منبر کے پاس نماز جماعت ہوتی ہے بعد
نماز کے مسائل طہارت اور صلوٰۃ اور صوم اور حج و زکوٰۃ و خمس اور معاملات بطور وعظ
بیان ہوتے ہیں بعدہ ذکر فضائل و معنای ائمہ ہدیٰ ۱۲ ہوتا ہے اسطرح روضہ اقدس کا
دروازہ تقریباً بزرگ ہے جس کے باہر حجرہ میں وہ بہر بطور تخت بلند کے رکھا ہے جس پر حضرت گوئل
دیا گیا تھا اس کے اندر حجرہ کی دیوار میں وہ سینی نصب ہے جس میں رطب و سبزی لگا ہے
گئے تھے اسطرح دو نقش کن بھی ہیں۔ بالاسے سراقس اندر ایک مسجد نہایت عمدہ ہے
او کی محراب و فرش سنگ مرمر کا ہے وہاں بھی نماز جماعت اور تلاوت قرآن و دعا ہوتی ہے۔

اور ضریح اقدس کے گرد چند رواق باشکست و شان میں سقف بزرگ کا شانی آراستہ اور
فرش سنگ مرمر کا زمین اکا پرین پلا و دفون میں اور بعض مقام پر قالین اور خطری اولی کا
عمدہ فرش ہوتا ہی زائرین عرب و عجم اور ہندی وغیرہ زن و مرد و کثرت ہوتے ہیں۔ باہر
اوسکے حجرہ بزرگ ہی اوسکے پس پشت بازار حضرت پختہ مسقف عمدہ تختیاں ایک میل تک ہوا
تاجروں کا نہ اقامت و انواع کے لباس اور کپڑے اور کتب وغیرہ فروخت کرتے ہیں مثلاً
بارونتی ہی اوس بازار کے دودروازہ مسجد گوہر شاہ کے طرف بھی ہیں مسجد کے جانب راست
دیوار پر لکھا ہی قال للبتی ص المؤمن فی المسجد کالتماک فی الماء اور جانب چپ تحریر
المتان فی المسجد کالطائر فی القفس اور صحن نو سے چودہ طرف اس مسجد کے ہے
اوسی جگہ حجرہ میں قبر شیخ بابا الدین محمد علیہ الرحمہ کی اور متصل دروازہ حجرہ اوسکے برابر
سعید عبد الصمد کی قبر ہے بیان دن کو ہی اکثر شمع روشن رہتی ہی اوسکے آگے بازار
کو ایک سے ہو کر راہ مسجد ہی اوسین حوض بزرگ ہی گرد حوض کے چوبے پختہ جاری ہی ہے

<p>لہذا محمد آلمہ از تو فوق رب ذو العلام چشم و دل واکرہ دیدم چون دیدم باادب وگر گویان چشم گریان تا مقام کفش کن ظلمت محضیان ہمہ شد مند م لاریب فیہ بر و اول کہ معافانہ آنحضرت است چرخہ زان آب نوشد ہر کہ اذہر و خلوص مسجد شہ دیدم کہ گویا مسجد اقصی است او سجدہ تسلیم نمودم سر نہادم پر در شش سختی دیدم ورا سخی غضب بر دیوار بہت وزارت نامہ خواندن سہی کروم ہر طرف</p>	<p>من شدم از زائران شہد شاہ رضا از زمین تا عرش اعظم مطلع نور خدا چون رسیدم با خلوص بادل صدق و حقا یا فتم و قلب خود مملو بہ نور و ضیا چشمہ کوثر ازان غلبت گرفت و احتفا از مرصعات معاصی بگیان یا بد شفا چون در آن رقم نمودم حملہ آدایش او خاک ایوان طلائع شد بچشم تو تیا زیر اسون دادہ ورا شاہ راوا حسرتا ستیا در نیت سر بہر شہید کر بلا</p>
---	--

ان زمانہ طوافِ مرقند شاہ رضا ہم پر اسے دوستان از مرد و زن کردم و عا ہم محبت ہم کر بلا ہم شہد شاہ رضا ہادی اہل جہان و حامی دین خدا	نہا از دل کشیدم خاک پر سر و خیم از بر اسے والدین و اقربا ہمسایگان بار آئنا کن نصیب دوستان سال و گر کاظمین و عسکریں سر داپ شاہ ذوالنہن
--	--

بیان لنگر خانہ و بیمار خانہ وغیرہ

سطح یعنی باورچی خانہ تین بن ایک ملا و طلب کے لیے ہی جو مدرسہ میں بقدر ضرورت صرف
و نحو اور ادب و منطق تحصیل کر کے بالکل علم اصول و فقہ و کلام اور تفسیر و حدیث میں مشغول
رہتے ہیں اور وقت معین میں درس خارجی میں شریک ہوتے ہیں اور بعض ملا و آخوند حیرہ
و اطاق اسے حرم میں بعد نماز سحر میں رسالہ سراج العباد و خیمہ اور مسئلہ فتاویٰ سرکار
حجۃ الاسلام جناب حاجی آقا میرزا محمد حسن الحسینی دام ظلہ اللہ العالی کا درس دیتے ہیں اور
یہ طریقہ ہرات و قندھار میں بھی جاری ہو گیا۔ دکاندار و تاجرین وغیرہ کو زبانی مسائل ضروری
معاملات تک یاد کراتے ہیں۔

دوسرا باورچی خانہ خدام کے لیے ہی جنگلی نوکری شب کو باری باری ہوتی ہے یہ لوگ بعد نماز صبح
اپنے حجہ بزرگ میں ذکر تفسیر و احادیث اور فضائل و مصائب کر کے بعد تقسیم چائے و فلیاں کے
پرخواست کرتے ہیں اور دوسری جماعت حاضر ہوتی ہے اور لباس بالائی علما و فضلا و طلبہ اور
خدام دروضہ خوانوں کا مثل ساکنان شہر قم کے تہا و رہبان مقدسین و ابراہیم و مین یہ دعا بھی
پڑھتے ہیں اللھم اجنبی حیوۃ طیبۃ و اقلین صیۃ طیبۃ و اقلین صیۃ طیبۃ و اقلین صیۃ طیبۃ
بھجی بھجی و آلہ الاکر...

تیسرا باورچی خانہ زائرین کے لیے ہی بسبب کثرت کے فصل زواری میں پیچوم ہوتا ہے اس لیے ہر
شخص کو نہیں پہنچتا ہی اکثر سائین و فقرا لیجاتے ہیں یا وہین کھاتے ہیں اور اُمرا کے لیے
بذریعہ خادم تیار کیا ایک وقت کھانا ملا و چلاؤ و نان و کیاب اور شیر سیرج وغیرہ آتا ہے وہ

بقصر انعام کے ناظر یعنی داروغہ پستیا ہی۔
 شفا مانہ جسکو بہار خانہ کہتے ہیں شعلی حکیم ہاشمی کے ہی وہاں مرصیو مکا علاج ہوتا ہی اور وہ
 ملتی ہی۔ علما و فضلا و طلبہ اور روضہ ثوان کثرت میں ملکا میں جناب شیخ محمد تقی صاحب رحمۃ
 اللہ العالی فی زمانہ مدرسہ غلامان ہیں شہر میں ماتم ہر اسے اور حمام مردانہ و زنانہ اور مساجد
 کثرت میں حمام بزرگ اور عرض متعدد و کلان و گرم ہوتے ہیں اور جامہ کن کس قدر خنک ہوتا
 تہا ہی انیم قارس و سہرات کے حاملوں کے حایہ کن میں تصاویر شامان و ہیلوانان نامی خوب
 دیواروں پر بنی ہیں ایسے مقام پر نماز مکروہ ہی یعنی ثواب کم ہی اور چارے و حقہ کا استعمال
 کرنا مضائقہ نہیں ہے۔

ملا زمان درگاہ ملاک سیاہ

خدام و فرارش یعنی پیادے سیاہی اور چار و کشت مہمان کنش کن اور سقے کثرت میں اور اوتار
 سعینہ میں بکار متعلقہ مصروف رہتے ہیں اور وقت رخصت و دراح کے انیسائے بیضے انعام
 لیتے ہیں۔

قلنگاہ

روضہ اطرسے ہر ایک قبرستان بزرگ ہی میان حضرت کوزہر و یا گیا تہا یہ مقام اوس
 زمانہ میں باغ تہا حضرت نے خرید کر کے وقف فرمایا تہا اب وہاں گورستان بزرگ ہوا ہی
 اور وہاں مسجد و غسل خانہ اموات ہی ہی اور ہر قبر بزرگ کندہ لگا ہی وہیں خجد علما
 شیخ طبری علیہ الرحمہ وغیرہ بھی دفن ہیں اور کنارہ آبادی شانہ راہ سید محمد عترت حضرت
 امام موسی کاظم علیہ السلام کا روضہ ہی آورد و سرطیف قلنگاہ کے دکاندار سنگین ظروف
 اقسام و انواع کے نقشین دیگ و پیالہ اور کانسہ جاسے دان نمکدان حقہ اور صراحی وغیرہ
 عمدہ فروخت کرتے ہیں مشہور ہے کہ حضرت نے ایک دیگ اس سنگ کی بنوا کر کہا ناتیا کر
 اوسی ایک دیگ سے ہزاروں سنگین کو سیر کیا اور خدا نے اوس سنگ کو یہ صفت عطا فرما
 کہ جس گھر میں یہ ظرف استعمال کیا جاوے وہاں برکت ہوتی ہی اور ذکر اس سنگ کا تحفہ

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بھی تحریر فرمایا ہے اور کفارہ آبادی قد نگاہ بھی ہے۔

واضح ہو کہ یہ شہر بزرگ خوب آباد ہے خیابان بالا و پائین میں کاروان سراے بکثرت ہیں
تاجرین طہران و اصفہان اور کشمیر و کابل و قندھار و ہرات و بخارا بھی بہت ہیں ہر جہاں
مال آتا جاتا ہے عشق آگاہ و بیان سے دو قین منزل و دور ہی وہاں تک ریل رومی ہی فیروزہ کا
سعدن قریب فیتا پور اگر تیرنے اجارہ لیا ہے مگر مال بہین آتا ہی بیان سے خرمن ہاے بی بی اصف
و دیار میں روانہ ہوتی ہیں ایسے فیروزہ اب کسی قدر گران ہو اور کاندھار اصلی رنگ اور
مصنوعی رنگ ہونا و اتھ لوگوں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں علامہ اسکے پوئین و یک و اٹھ
شکل و بانات رنگ بزرگ اور چھٹ فلک مار و شمال و جہاں اور انواع و اقسام کے کپڑے
و غیرہ اور سماور و ہزار ہینے وہ صند و قیچہ جین فحان و استکان و غیرہ رکھتے ہیں اور
ظروف سسی و گلی و غیرہ بکثرت ہیں بیان کے قلدان و کفن کینچی اور زیر بانی اور موزہ و غیرہ
سمند ہو تا ہی اور پلاؤ و جلاؤ اور انواع و اقسام کی نان و کباب و شیر پر خج اور روغن ہاے
و دودغ و سر شیرینے بالائی و غیرہ اور سلجم و جندرا و خیارین اور کدو و دود و درازا و بالک و مولی
و فلفل اور دال عدس و مونگ جسے بیان ماش کہتے ہیں و غیرہ اور ہر قسم کا سیوہ مثل ہندو
و خربزہ و انار و انگور چند قسم کے یعنی غورہ و سیاہ اور بستہ بکثرت بازار میں میاں ہوتا ہے اور
گندم بچکی کا ہوتا ہے علاوہ اسکے ایک قسم کی نان گندہ مدور و کبوتر نان خاکی کہتے ہیں بکثرت
کھیتی ہے مگر سخت ہوتی ہے۔ آس اقلیم کے حجرہ ہاے کاروان سراے اور اطرافاتے مکانات یز
و گیدان بچتہ بنے ہیں اور دودکش ایسا بنا ہوا ہے کہ دھواں اوپر سے باہر چلا جاتا ہے علاوہ اسکے
درمیان حجرہ کے ایک گودال ہوتا ہے او زمین فضل یرت و باران شدت سرمایین شغل برنجی
یا آہنی اور غراب گلی بزرگ زغال و آتش سے بڑ کر کے رکھتے ہیں او سپر جو کی مطابق گودال کے
عرض و طول و لیندی میں رکھتے ہیں تازمین سے برابر رہے او سپر محاف بزرگ ڈالکشب کو
خواب آراہم تمام کرتے ہیں اور دکنو زانو پر رکھ کر کام سوزن کاری و غیرہ کا کرتے ہیں اور

وال اسر و ماش
مکین زمین سے ۱۲

ہو یا اور شہر بخجی اونی یا قالمین اور سپر کبہ ترم فرس کرتے ہیں اور گرونگلی رکھتے ہیں اور سماور گرم
ہوتا ہی جاسے کا دورہ چلتا ہی بیان جا رہا ہی کا دستور نہیں ہوا اور وقت چاشت اور عشاء تک
اور گوشت دہنہ اور تخم مرغ اور شیر گرم اور کشمش باوام و گوز یعنی اخروٹ وغیرہ کھاتے ہیں اور
سبکچیل اور آب سرد ملا کے پیتے ہیں آب گرم سے ہاتھ دھوئے ہیں۔

بیان انتظام ملکی

حاکم ہیکے فی زمانہ برادر سلطان رکن الدولہ دام اقبالہ نہایت مدبر و دیور جری و بہادر فرست
سپاہ گرمی میں کیتے روزگار میں سواران جبار ترک و ترکمان وغیرہ کی بیرون شہر گاہ گاہ
خود قواعد لیتے ہیں اور فصل بہار میں اکثر سرحدوں پر بطور دورہ سپر و شکار کو جاتے ہیں اور باقی
زمانہ میں کاغذات ملکی و مالی ملاحظہ کرتے ہیں اور بعض اوقات میں زیارت روضہ اقدس قلات
قرآن وغیرہ میں مشغول رہتے ہیں رعایا پر ور و مسافر نواز شہور میں ٹیکگراف خانہ یعنی تار گھر
اور پوسٹ خانہ مسکوکہ چہر خانہ کیتے ہیں اور دیوان خانہ بختہ و عمدہ میں آمدنی تمام ملک خراسان
کی روضہ اقدس ہی میں صرف ہوتی ہی حاکم و اہل دفتر و فوج وغیرہ سب ملازم درگاہ ملاک
سپاہ میں تسموع ہوا کہ سلطان طهران اس ملک کا خراج نہیں لیتے میں زیارت و جاریہ
کشی کے واسطے اپنے اوقات فرصت میں حاضر درگاہ عرش استیاء ہوتے ہیں۔ سفیرات
روس و لندن بھی یہاں میں اونکو قنصل کیتے ہیں دفتر قنصل لندن میں اہل دفتر مسلمان
دہند و میں ڈاک برابر ہر طرف جاری ہی مگر سوار لیجاتے ہیں لکنٹوسے خطا حق کے برا و عزیز
حاجی مرزا جعفر علی سلمہ اللہ العالی کا مورخہ ہمہ ماہ شوال سنہ ۱۲۷۸ھ گھٹ چسپان ۲۷ ماہ
ذیقعدہ سنہ مذکور کو معرفت حاجی شیخ عبدالرحیم خادم کے ہو بخانیم قرآن محصول دینا پڑا
اگر کسی کو خطر و آہ نہ کرنا ہو تو عبارت لغافہ یون چاہیے۔ لغافہ ہذا در ملک خراسان شہر
شہد مقدس بمکان حاجی شیخ عبدالرحیم خادم رسیدہ بفلان برسد۔ حاجی صاحب
بمدوح کاسکان بختہ و عمدہ وسیع ہی صحن میں عوصق ہی کرایہ سکات و حق زیارت خواہی

سندھ میں آٹھ دس قرآن اور انصیا صد بلا قرآن دیتے ہیں اور اکثر اہل ہند میں اور مسیحی
 انکے دو فرزند ہیں اور ایک خواہر زادہ سید حسین کر بلائی یہ سید بزرگوار نہایت کم سن اور راہ
 میں کل کام خصوصاً تبدیل زر نقد کی معرفت سے بہتر ہی ایسی ہے کہ سکہ چرخ می طہران ہرات تک
 چلتا ہی باز ہم سکہ ہراتی ہی شہد مقدس سے لینا چاہیے ورنہ کسی قدر شریر صرف شدہ لیتے ہیں

بیان مراجعت

عرب و عجم اور اکثر اہل ہند راہ سلطانی سے واپس جاتے ہیں جس راہ سے آئے تھے یہ راہ خوب
 اور بہت جلد قافلہ واپسی کے وقت جاتا ہی کیونکہ کاظمین شریفین سے خانقاہ سرحد و مہم تک
 ۶ منزل اور سرحد ایران سے شہد مقدس تک ۵۰ منزل کل ۵۶ منزل ہیں اگر مکاری
 ایسے جبرودہ و اعراب جا بجا بلا وید مقام یعنی لنگ نہ کرے تو قافلہ ایک ماہ اور ۲۶ دن میں
 پہنچ سکتا ہی جسکے ارٹائی بلکہ ہونے میں کہیں لگتا ہی جس سے طویل سفر اور خرچ کی زیادہ
 ہوتی ہی اور وقت مراجعت کے ہر جگہ مقام و توقف نہیں کرتا ہی۔ اور زائرین اربعین
 یعنی بستم صفری مخصوص کر یا اسے سلیقہ میں کرتے ہیں خوش نصیب اونکے کہ بہر زیارت دورہ
 شریف ہوتے ہیں اور بعض اہل ہند تم تک جا کر راہ اصفہان و شیراز سے ابو شہر میں جا کر
 بسوار قبا جہاز بھی جاتے ہیں یہ راہ شیراز سے ابو شہر تک سخت گذار ہی اور بعض براہ کرموں
 وغیرہ بندر عباس جاتے ہیں یہ راہ ہموار اور بعض جگہ سخت گذار ہی آبادی دور دور ملتی ہے
 اس راہ سے اکثر مال تجارت تاجر و نکا اونٹوں پر آتا جاتا ہی۔

اور مومنین افغانستان یعنی اہل بربر و قزلباش و بگش و بیات اور بعض کشمیری راہ
 ہرات سے جاتے ہیں انکی آمد وقت اسطوف و شوار نہیں ہی باز ہم قندہار راہ احمد شاہی کے
 جانے والے پروانہ راہ داری ہرات سے حاصل کرتے ہیں اسطوف فقہر ہندی ایک دو نفر
 اونکے قافلہ کے ساتھ جاسکتے ہیں بشرطیکہ زبان فارسی جانتے ہوں اور لباس شل اوٹھے
 ورنہ سرحد پر جاسوسی کی علت میں ماموز ہونگے اور اگر قافلہ صرف اہل ہند کا ہو اور ان

و مروجہ یا ہم نظر یا زیادہ ہون تو بدون خطوط و اجازت قنصل لندن کے سرحد افاضت کے
گزرنا محال ہے اور حاکم سرحد برابر واپس کرتا ہے وہ بھی اگر اس میں موثر ثبوت لیتے ہیں لہذا
اس مقام پر کچھ بیان اسکا اجمالاً ضرور ہے۔

تدبیر مراجعت براہ سہرات وغیرہ

علماء و امراء و رؤسا اور انھیا سے اہل ہند کو اس سفر دور دراز کو ہی میں ایک خط اپنے
حاکم ملک کا بنام سفیران ممالک و دیگر حاصل کرنا مناسب ہی اجمالاً مثل اس عبارت کے کہ
فلان شخص ساکن شہر فلان فلان مقام زیارت کو جاتے ہیں اگر عند الضرورت خواہش امداد
کریں تو دریغ نہ کرنا چاہیے۔ جس اس خط کے ذریعہ سے بشرط ضرورت سفیر بغداد سے شیبہ
وہان بالیوس کہتے ہیں ملاقات اچھی طرح ہو سکتی ہے اور فتوالی حسب و نحوہ بقدر امکان
کرے گا اور سفیران مقررہ اقلیم فارس سے کوئی ضرورت امداد کی نہیں ہے وہان کے حکام
ملکی و مالی کو خود خاطر داری زائرین کی تدبیر رہتی ہے اور ان کے حال پر التفات کرتے ہیں
اور راہ میں ہی اسن و چین ہون اگر شاہ کی ملاقات کسیکو منظور ہو تو سفیر کی معرفت ہی
ممکن ہے اور اگر سبب کمی زاد راہ یا ملاطم سمندری یا سمیال ہے امتیاطی جہاز کے راہ خشکی ہر
وقت بار سے مراجعت منظور ہو تو اس وقت سفیر دولت انگلیشیہ مقررہ شہر مقدس سے
امداد کی ضرورت ہوگی۔ آورہ حسب درخواست جسکے چند قرآن صرف ہوتے ہیں
ایک خط سفارشی زبان فارسی مع دستخط و مہر و فتر کے بنام نائب الحکومت سہرات مثلاً
باین ضمنوں لکھو ادیتا ہے کہ فلان شخص مع اس قدر ہمراہیوں کے زیارت شہر مقدس سے
فارغ ہو کر آجکے قلمرو سے براہ خشکی اپنے وطن ہندوستان کو جاتے ہیں آپ براہ توصیف
و اکرام انکو روانہ کریں اور ایک خط بنام سفیر سہرات کے بھی اسی دفتر سے ملتا ہے تب
اس طرف سے روانگی ممکن ہوتی ہے بیان اہل دفتر کو چند قرآن از جانب سردار قافلہ اعام
وینہ جاتے ہیں تو کارروائی دو تین دن میں ہوتی ہے جب خطوط سفارشی حاصل ہوتے ہیں

<p>جاری تھی اور ایک جگہ آب انبار بھی ہے اہل وہ فضل گرامین تہذیب ان کے صحرا میں سے اٹھنا البیت رہتے ہیں اس قریب میں چند مکان اور ایک کاروان سرائے کو چاب خراب شدہ ہے زائرین لب جو زیر درختان اوترتے ہیں بیان درخت کم ہیں اس لیے بعضے خمیدہ ہیں اور بعضے کجاوہ میں دن بسر کرتے ہیں اور صرف نان گذرہ خانگی اور راست و دودخ اور روغن و ہنرم ملتا ہے اہل قریہ عجم اور بعضے بربر بھی ہیں۔</p>	
<p>راہ ہموار و صاف دامن کوہ میں ہے بعض جگہ خشکے جاری ہیں یہ قریہ آباد ہے گرد اور سکے خندق ہی نان گرم اور گوشت خام و نیہ کا اور برنج گذرہ اور روغن و راست و دودخ اور ہنرم وغیرہ ملتا ہے آبادی تو بانی انبار سے لیا جاتا ہے بیرون آبادی نہر بھی جاری ہے مسجد و حمام سرائے و حمام تو ہے مگر کاروان سرائے نہیں ہے۔ سافرن باغ میں اوترتے ہیں زراعت خوب ہے بعد غروب صبح تک ہوا خشک رہتی ہی اور نہ مال تجارت بکثرت آجاتا ہے۔</p>	<p>جام سلیمان افرخ</p>
<p>راہ ہموار و صاف ہے گرد و بار ہیں اٹنا ہے راہ ایک جگہ جوے آب جاری ہے راہ بعض جگہ ریگستانی اور بعض جگہ تہری ہے قریہ آباد ہے اکثر اہل بربر یعنی ہزارہ بستے ہیں بیان صرف نان خانگی اور برنج گذرہ اور راست و دودخ اور ہنرم ملتا ہے اہل قریہ گرامین ہندو و غریبہ شیرین و ساداب اور خیاب بکثرت ملتا ہے کاروان سرائے نہیں ہے سافرن باغ میں لب جوے آب سرد و شیرین اوترتے ہیں۔</p>	<p>جام سلیمان افرخ</p>

لنگر جام	کارینو سے مہ فرسخ	<p>راہ ہموار و صاف ہے بعض جگہ جوے آب جاری ہے سر راہ قریہ کو چاک ہے اس قریہ میں عمرت ائمہ ہدیہ سے شانہ و سید قاسم و یوسف کا روضہ کلاں ہے اور ایو در واکا بھی مزار ہے گردا و سکہ یاغ ہے اہل قریہ ترک ہرانی میں جو محمد و دوست محمد خان والی کایل میں ہرات سے فرار کر کے یہاں آباد ہوئے ہیں اس جگہ صرف نان خانگی گندہ اور روغن و است اور دودخ و شیر و سیرم اور فصل گرما میں خیار اور ہندوانہ اور کدو ملتا ہے سائر کار و انسرے کو چاک میں لب جوے آب اور تر تے ہیں جسکے کنارہ پر درخت ہیں قریہ اسکے ایک قریہ آباد ہے او میں قریہ لباس دینار بستے ہیں اور وہ سب اہل حرفہ و کاشتکار ہیں۔</p>
جام تربت	لنگر جام سے مہ فرسخ	<p>راہ ہموار و صاف ہے سر راہ جوے آب جاری ہے اصل قریہ کی مدد آباد اندرون قلعہ ہے اور بیرون قلعہ بطر حال سکانات بنے ہیں۔ یہاں قریہ لوگ قریہ لباس و افغان بستے ہیں سب اہل حرفہ و کاشتکار ہیں کار و انسر شاہ عباس مرحوم کی کسبہ ہے سافرین میدان میں قریہ سید قاسم اور تر تے میں نان گندم گندہ مثل روشکے اور گوشت دنیہ تمام اور است و دودخ و سیرم ملتا ہے اور فصل گرما میں انگور و ہندوانہ و خرزہ اور خیار بکثرت ہوتا ہے اور عمرت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے شانہ و سید قاسم الدین بن مصوم الدین کا روضہ ہے باغات کی طرف سید جلال بخشہ ہے اسکے صحن میں افغانوں کے پیر دفن ہیں پیر کی قبر قدم ہے یہاں جاسجا انبار بخشہ میں آب سرد و شیرین اور کھانا استعمال کیا جاتا ہے حکام ملکی و مالی موجود ہیں اور سپاہ سبلاح جنگی آراستہ ہے یہاں اخبار عجم ملازم روس اور پوستہ خانہ یعنی چھپر خانہ انگلشیہ بھی ہے سناں لند کوہ</p>

<p>مین زن و مرد لباس مسخری پہنتے ہیں اور لباس و زبان اتفاقی شروع ہو یہیہ شہتہ اور کلاہ لہنی نوک دارا و سپر گڑھی اور لباس بالائی اکثر و کچا جوچم اور کر مین کار و بزرگ لگی رہتی ہو اور مثل ملک عراق کے اسلحہ کے پاس بن</p>	<p>کار و طبیعت تربت سے ۱۰ فرسخ راہ ہموار و صاف ہی سر راہ نہر جاری ہو اور محسن آباد راہ مین واقع ہو یہاں اہل قریہ فریقین کے لوگ تو لباس و افغان مین زبان فارسی و شپو ہو آبادی قدیم اندرون قلعہ ہے جب سے غار گری سے اس ہو آبادی بیرون قلعہ بھی ہوئی ہے کار و انسرے شاہ عباس مرحوم کہہ ہی اسیے مسافرین میدان مین لب جوے آب شیرین اوترتے ہیں نان گندہ و گوشت خام و شیر و مرغ و ماست و ہیزم وغیرہ ملتا ہی شہر مقدس کے جانو النون سے مال تجارت و نو کا لمرک لیا جاتا ہو اور بعد اس منزل کے قوان سکہ شاہی تو جلتا ہو مگر پول سیاہ نہیں جلتا ہو۔</p>
<p>واضح ہو کہ منازل مذکورہ کے اکثر اہل دیہات کو در و خیم اور چالہ یا بھلی ہو اور آب نزول گاہ گاہ خصوصاً فصل سربا رت و باران مین جاری رہتا ہو اسلیے یہ شہر چند متنا و بقدر امکان و استعداد باریک پیکیے چھان کے ایک ڈیبا مین تیار کر کے ہمراہ رکنا نہایت انسب ہو اور یہ وزن ایک متنا و گاہ شہر مسر مہ مخرب آلہ ہندی ایک تولہ جسکو عرفاً آنوہ ہدی کہتے ہیں اور مالک مذکورہ مین مسر نہیں ہی شپ یا نی تین ماشہ شورہ قلمی ایک تولہ استعمال اسکا بصارت کی تیزی کے لیے بھی خوب ہی مثل شہر کم خرچ یا لاشین پس برادران ایمانی کی حاجت روائی اور خوشی مین اجر و ثواب عید ولا انتہا ہی خصوصاً ایسے سفر مین بخل نہ چاہیے۔ بلکہ یہ مصارف کو یا خمس و زکوٰۃ ہی انشاء اللہ تصدق</p>	<p>سخیان ز اموال بر مے خورد بخیل اربود ز اہد مجسود و بر بخیلان عجم سیم و زر میخورند بہشتی نباشد بکلم جنبہ</p>

تحقیق جان و غیرہ

قول معصوم علیہ التقیۃ دینی و دین ابائی واضح ہو کہ یہاں سے علمدار
کابل ہی اور پیروی اپنے آقا و مولا اور مادی کی واجب و ضروری اگرچہ فی زمانہ والی کابل
عبدالرحمن خان نے ایسا بند و بست کیا ہی کہ کسی کو کسی سے غرض نہیں ہی باز ہم قوم افغان
شعب و شریر ہی کو قتل و غارت نہیں کر سکتے ایسے کہ رائے قتل ہوتا ہی اور خوبی کو دانا
کینٹھ بن اور دزدون کے ہاتھ قطع ہوتے ہیں اور حرامکار سنگسار ہوتے ہیں تاویض رسائے
اور بدگوئی او کی کیا کم ہی اگرچہ اسکا تذکرہ بھی بذریعہ حکام ہر مقام ہو سکتا ہی مگر تازیان
از عراق آورده شود مار گزیده مردہ شود بہر حال یہ تاکید اسوقت ہی جب ایک دو نفر
سافر ہوں اور اگر قافلہ بزرگ ہو تو چند ان ضرورت تقیۃ فی زمانہ نہیں ہی ہمارا قافلہ بزرگ
جہاں سکانات میں اوتر سے وہاں لاپرواہ ہو کر وضو کیا اور سار پڑی اور جہاں میدان و
صحرا اور واسن کوہ میں مقام کیا وہاں عبا یا چادر اوڑھ کے نماز سے تامل پڑی اور کجاوہ
کی آڑ میں وضو کیا بیانتک کہ ہرات و گرشاک و قندمار و غیرہ ملے کر کے وارد چین ہوئے
جہاں سے علمداری و ریل سرکاری ہی اور کرایہ کش شتر یعنی جمال و ساریاں بھی سرائے
چین تک قوم بیات ساکن غزنین تھے کہ وہ پیرا دران ایمانی میں غیر کو قریب نہ آنے دیتے
تھے اور زبان فارسی و پشتو خوب جانتے ہیں باقی حالات نقشہ ذیل سے ظاہر ہیں۔

نقشہ سنازل ملک افغانستان ماتحت کابل

نام منزل	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر
کوہسان	کارینیا	راہ ہموار و صاف ہی یعنی جگہ پر گیتانی ہی دریاں میں دیہات کو چاک
ہ فرسخ		و نشان سرحد ہی چار فرسخ کے بعد کافر قلعہ قدیم آتش بہتوں کا خوب نشہ
		متصل اس کے کاروانسرا سے شاہ عباس مرحوم بچہ و کنبہ ہی اوسین شہر
		مع بچاس نفر افغان کے سرحد کی حفاظت کے لیے مقرر ہیں وہاں

قریب دو ساعت تک توقف ہوتا ہی کاغذات قنصل وغیرہ کی برسیش ہوتی ہی بیان قنصل کو جرنیل
 کہتے ہیں اور جسکے پاس خطوط ہوں او سکوا ایک سپاہی ساتھ کر کے حاکم تک آبادی میں بہو بجا
 دیتے ہیں اگر خطوط نہ ہوں تو غیر ملک والو کو واپس کرتے ہیں اور یہ دو فرسخ باقی ماندہ صحرائی
 جنگلی ہیں اور بیرون قریہ نہر آب سرد و شیرین جاری ہی اور سپر بل بختہ ہی آبادی اندر چار دیواری
 بطور شہر بناہی ہی اور قلعہ کمنہ و خراب ہی مان گندم و شیر و ماست اور دودغ اور سیرم لٹا ہی اور
 قنصل کے مابین خیاب و خربزہ شیرین ہی لٹا ہی اور آرد گندم و دنبہ و خسی از زان ہی سافرین پیدا
 میں بیٹھے زیر و زبانتان زیر دیوار قلعہ اوڑتے ہیں اور بیان کر کے بیچے جنگلی مال تجارت و لو کا اور
 حق قافلہ باشی وغیرہ فی قاطر چار قران اور فی آلات دو قران چروہ دار سے لیتے ہیں سکانات
 قبیہ دار گول ہیں زبان فارسی و پشتو ہی دلاک کو بیان سلیمانی ہی کہتے ہیں جاہ شہنشاہین ہی خود
 لوگ سال میں دو چار دفعہ دھو تے ہیں صرفت دو خانہ قنصلیاش ہیں باقی سب افغان شہسب
 ہیں آب سرد و شیرین انبار سے لیا جاتا ہی ڈاک گھر انگلشیہ بھی ہی اور بیرون آبادی کاروانسرا
 کمنہ شاہ عباس مرحوم کی اور قریب او سکے بی بی بیگم کار و ضنہ ہی۔

قاعدہ روانگی قافلہ اہل ہند

یہاں کا حاکم خط جرنیل کا لیکر بہرست سوار نائب انکو بہت ہرات کے پاس روانہ کرتا ہی چونکہ
 ہرات بیان سے تین منزل ہی آمد و رفت چار دن میں سوار اجازت داخلہ لیکر واپس آتا ہی
 اسلئے چار پانچ روز بیان سٹلی ہوتی ہے بعدہ قافلہ کو روانہ کرتے ہیں اور نچا ہر اگر آنا اور
 باطن حراست کے واسطے ایک سوار ہرات تک ہمراہ کرتے ہیں او سکوفی یوم ایک قران چھرا
 سردار قافلہ کی طرف سے دیا جاتا ہی۔

جہالت افغانان و بہقان

سعدیہ و زازل حسن بترکان دادند	عقل و دانش ہمہ با مردم ایران دادند
عشوہ و نازد کر شمشہ ہمہ با مردم ہند	خری و احمقی و جہل با افغانان دادند

اَلَمْ اَنتَ دَیْسِ الْف کے نام لٹا ہی نہیں جانتے ہیں صرف جاہلون کے اغوا کرنے اور فریب دینے کے واسطے لکھا جاتا ہے۔ میں انکی قبالت اسد چہ بر ہی اگر کوئی سلام اس طرح کہے کہ سَلَامٌ عَلَیْکَ تَوَجَّابِ سلام نہیں دیتے ہیں اس لیے کہ یہ طریقہ قاری وان یسے شیعہ کا ہی اگر مثل انکے السَّلَامُ عَلَیْکَ لٹا یسے علیک کے آخری حروف ساکن و موقوف تو اسکا جواب و اَکِیَاکَ السَّلَامُ دیتے ہیں یسے علیک کو اللہ بدل کر تے ہیں چونکہ اس مقام پر دامن کوہ میں افغان سرکاری اور ایوب خان سے محارب عظیم ہوا تھا اور ہزاروں افغان قتل ہوئے تھے اس لیے دولت انگلشیہ کے پرخواہ میں عن الاستفسار چن۔ وجوہات دیگر بھی بیان کرتے ہیں اول نصاریٰ میں ان سے جادو واجب جانتے ہیں دوم انکی عملداری پر برکت نہیں ہے غلہ گران رہتا ہی سوم حرا سکاری بہت ہی جانتا ک عملداری ہی زن بدکارہ اکثر ہیں۔ چہارم خود مختاری ہی پس پردہ کی اور زوچہ شوہر کی اطاحت نہیں کرتے۔

دختران را ہمہ جنگ است و عدل با اور	پسران را ہمہ بد نوا و پدر سے بیختم
------------------------------------	------------------------------------

بیختم دزدی و قمار بازی اور شرابخواری کا بہت روان ہی جو اشد گناہان کہا کرتے ہیں۔

تردید

اگر سافر ایک دو نفر ہوں تو مناسب وقت جواب جاہلان بات خوشی ہی اور اگر قافلہ بزر تو جواب اجالایہ ہی تعجب ہی کہ باوجودیکہ تملکوا و عا سے غافل ہی قرآن کو بھول گئے یا اوپر عمل نہیں ہی کہ کسی مقام پر الفاظ سلام ہیں اور کتب احادیث و فقہ فقیہین میں بھی سلام کی یہ چار صورتیں وارد ہیں سَلَامٌ عَلَیْکَ اور السَّلَامُ عَلَیْکَ اور سَلَامٌ عَلَیْکَ اور السَّلَامُ عَلَیْکَ اور میں حرف صحیح کا الف حرف علت سے بدلنا کسی صورتی نے نہیں کیا ہے اگر عہد تو کما دوا و باقی خیالات خام انکے دہشت و بھول پر وزن بول ہیں۔

تدبیر عدم معطلی کو ہمسایان

امراء و سلا کو مشہد مقدس سے یاد دہین منزل کے بعد مرو و مویشیاں سواری اسب تیز رفتار مع خط و سفارشی مذکورہ قبل اپنے روانہ کرنا چاہیے کہ وہ نذر عیدہ سفیر سرکاری حاکم سران

اجازت داخلہ قافلہ حاصل کر کے ترو دی واپس آئے تو البتہ سعطلی
 نہوگی یا قنسل کا خط اس مضمون کا کہ کوہسان میں آنکو سعطلی نہو نیام
 حاکم و سفیر ہرات بذریعہ ڈاکخانہ روانہ کرانا چاہیے تو انکسب ہی قبل و
 قافلہ حاکم کوہسان کو اجازت داخلہ قافلہ پہنچا اور سعطلی نہو کی سبب
 امور بڑے بدتر و خلیق و رسا اور زبان دان سے انجام پانے لگے ہر شخص
 خصوصاً تریاقیوں کا کام نہیں ہے۔

شبش کوہسان ۴ فرسخ
 راوصاف و ہمدار داسن کوہساے کو چاک میں ہی بعض جگہ ریستانی
 اور بعض جگہ پتھریلی ہی یہ قریہ آیا وہی حاکم اور باشندہ افغان میں اور
 بعضے قریہ پاش ہی میں حکیم باشی کی خواہش کرتے ہیں اسطرح ڈروم
 وغیرہ رہتا ہے نسخہ مر قو مہ صفحہ ۱۲۲ مضید ہی اور در دینہ
 بھی رہتا ہی ایسی کہ شب کو ہوا سرد اور دن کو گرم و تند جلتی ہی گدا ہو
 نہیں ہی اور بیان کاروان سراسے نہیں ہی مسافریں زیر درختان
 آب جوے آب سرد و شیرین اترتے ہیں نان گندہ و شیر و ماست
 اور دودغ و ہنرم ملتا ہی اور دوشینوں کی قبور پر سنگیائے بزرگ
 و سنگ گردان رکھتے ہیں اور سرانے جند اکھر کرتے ہیں تمام افغانستان
 یہی دستور ہے۔

آسیاے باوی

یہاں ہوا سبے علی بزرگ جلتی ہی بلند ٹھٹھے کے اوپر سے نیچے تک تین مقام
 آٹھ آٹھ ٹھٹھیاں لگی ہیں گرد دیوار خچہ بلند ہی شمال و جنوب میں جگہ آرد
 رفت ہوا سے تند کی رکھی ہی باد شمال و گرد و غبار فصل گرما میں اسطرح
 چند منزل تک بہت ہوتا ہے۔

میزان معرہ شکیوان	شیش سے فرسخ	<p>راہ صاف و ہموار ہی دو فرسخ پر سر راہ کاروانسرا سے شاہ عباس برجہم کی کہنہ ہی قریب اوسکے چند وہ ہیں اونہیں خربزہ شیرین بہت پیدا ہوتا ہی بعض جگہ چٹے آب سرد و شیرین جاری ہیں بیان اہل قزو افغان قوم مٹوری ہیں حاجی کا اکرام کرتے ہیں نان گندہ و است و شیر و دودغ و ہنیز مکین ہی باغات سیوہ دار اور زراعت جو گوگندم بکثرت ہی فصل گرامین خربزہ شیرین بھی ملتا ہی کاروانسرا سے میز سافرین لب جوے آب سرد و شیرین متصل باغ بیرون آیا دی اوترتے ہیں۔ یہاں باشندہ پوچھتے ہیں کیا تم امام شہید کی زیارت کر آتے ہو جواب دیا آ رہے یا بے تو کچھ نہیں کہتے ہیں کیونکہ عبدالرحمن خان والی کابل کی خواہش ہی زیارت کو اسی راہ سے گئی تھی۔</p>
شہر سرات	شکیوان سے ۵ فرسخ	<p>راہ صاف و ہموار ہی گرد کو ہما سے کو چاب ہیں دست چب کا پہاڑ جاوہ کے قریب ہی بعض جگہ جوے آب جاری ہی دو فرسخ سے نو عدد مینار بلند مسجد جامع قدیم تیموری کے دکائی دیتے ہیں مشہور ہے کہ اسکے بارہ مینار تھے یہ مسجد شہد ہوئی تھی بعدہ کہو دگر حکم حاکم اینٹ اوسکی قلعہ میں لگائی اوسوقت باقی نو مینار جا رہے شہر مقدس کی قدر خم ہوئے گو یا زبان حال فریاد کی اوسوقت قاضی کو حیر ہوئے اوشے حاکم کو منع کیا تو یہ نو مینار باقی رہے بیرون شہر دو ترک ہر طرف سکانات بختہ و بلند اور زراعت اور باغات سرسبز و شاداب بکثرت ہیں اور نرین آب سرد و شیرین کی جاری ہیں اس مقام پر قافلہ ایک دو ساعت توقف کرنا چاہیے اتنی دیر میں چروہ و درخت سوار ہر اہی کے داخل شہر ہو کر خط جرنیل کا سفیر سرات کو پہونچا دے</p>

آگہ و تافلہ کے واسطے مکان تجویز کرے اور اکثر زائرین کاروانہ سے قزلباشان میں جو
بنام حاجی عبدالرسول مشہور ہیں اترتے ہیں جسکے صحن میں حوض ہیں اور نہر جاری ہے کہ یہ فی حجر
دس قران ہے چاہے مسافر ایک ماہ تک چاہے چند روز تک رہے اسکے اندر نگینے ماتم سر
بھی ہے۔ اور سفیر دولت انگلشیہ جو قزلباش میں باجارت حاکم بہرات پہرہ مقرر کرانا ہے
اور دروازہ شہر نہاہ پر سے حکم داخلہ تافلہ کا حاصل کرتا ہے تب تافلہ ہل ہند باعواز و اکرام
داخل شہر ہوتا ہے کیونکہ یہ شہر مخدوش رہتا ہے سرحد روس یعنی پنج وہ دو تین منزل فراق
اور سرحد ایران متصل ہوا سیلے جا بجا پہرہ مسلح سیلار جنگی رہتا ہے اور مال تجارت و نوک
باج یعنی محصول لیتے ہیں اگر بلا اطلاع سفیر داخلہ ہو تو لوگ پر دقت ہوگی اور تاشا نیوکا
بجویم ہوگا اور سموع ہوا کہ پنج وہ کے آگے چند منزل دریا سے مرغاب ہے بعد اسکے چند
منزل کے بعد دریا سے مامون ہے و ہانتاک ریل جاری ہے اور دونوں دریا کا جسر بھی عہد

آبادی شہر

یہ شہر قدیم شہر نہاہ کے اندر دامن کوہ میں آباد ہے ایک طرف قلعہ ہے جا بجا و مدد سے بلند ہے
اور نہر تو بہاے بزرگ اکثر مال ہندوستان میں اندر اسکے حاکم و سپہ سالار میں بارہ ہزار
فوج جنگی ہیں اور ایک طرف سکانات پختہ بلند اور بازارین مسقف یعنی سایہ دار اور
یعنی پختہ دروہین چار پائی کا یہاں سے رواج ہے مال تجارت ہر قسم کے لباس و کپڑے
اور ظروف سی و گلی اور غلہ وغیرہ اور اسلحہ وغیرہ اور نان و گوشت و دنیہ و کباب اور ملاو
اور برت وغیرہ بہت ہے اور فصل گرامین ہندوانہ اور خربزہ شیریں اور انگور خند قسم
اور انار اور شفاو وغیرہ مہیا ہے اور پتہ اور خوابی و باہام ارضان ہوا سکایان پنج وہ کی طرف
جنگل ہے اور برنج گندہ و گران ہے اکثر ترکاریاں کہڑو بادنجان اور فلفل وغیرہ ہیں
اور شیر و ماست و دودھ اور روغن وغیرہ نعمت ہے یہ انتہا موجود ہیں یا شہر
دم دروازہ عرانی تخمیناً تین سو خانہ قزلباش یعنی میرزا یان قلم یعنی غنشی اور یعنی

سربازان فوج جنگی اور باقی تاجروں کا تدار اور اہل حرفہ میں اور بہت سے تاجروں کا تدار اہل
 محکمات اور ٹھیکانہ چارس خانہ عادات و مویشی کشمیری تاجروں اہل حرفہ میں اور دوسو گھر سندھ
 اور سیو و تاجروں جیسے جزیرہ لیا جانا ہی ابھی سب افغان اور اکثر قومی شریک ہیں اور کار و کسب
 متعدد اور مسجد جامع قہریم اندرون شہر بزرگ و کمنہ ہی اور دیوانخانہ اور قید خانہ وغیرہ
 محمد نادر شاہ مرحوم وغیرہ کا بختہ و عمارت ہے اور قید مسجد حمام بزرگ اور تقریباً چالیس
 ماٹم سرائے مسکویاں نکمہ کتے میں محلہ قزلباش و کشمیریان میں ہیں عشرہ محرم عمارت ہوئی
 روضہ خوانی زبان فارسی بکثرت اندر ہوئی ہے اور شب قتل یعنی شب عاشورا کو علم باہر نکلتا
 ہیں اور زنجیروں سے ماتم کرتے ہیں علاوہ اسکے ہر شب جمعہ روز جمعہ مجلس عزا ہوئی ہے
 یہاں تک فارسی وان بوجہ کثرت و قرب سرحد ایران کے چندان حاکم افغان سے نہیں
 ڈرتے ہیں خصوصاً فی زمانہ کہ محمد عبدالرحمن خان جو کسی کو کسی سے سروکار نہیں ہے یہاں تک
 کہ مقدمات فارسی وان متعلق اونکے عالم آقا سید حسن صاحب کے کر دیئے ہیں اور ابھی
 متعلق بقاضی ہیں سموع ہو کر زمانہ ماضی میں قاضی وغیرہ حیلہ کر کے فارسی وانوں کو
 سنگسار کرتے تھے اور یہاں ایک مقام چارٹو مشہور مقام ہے جو راہہ پنجتہ او سیر قریہ بنام
 قریب اوسکے انبار بطور حوض ہے گرد اوسکے اوباش کی نشست رہتی ہے اور اندر شاہزادہ
 سید یعقوب و سید مظفر الدین عسرت حضرت امام موسی کاظم ع کا روضہ ہے بیرون قلعہ
 ایک میدان ہے اوسمیں عیدین میں نماز عید اور دیگر ایام میں تواجد ہوتی ہے اور باہر ان
 وغیرہ بجائے ہیں قریب اوسکے مورچہ اول و دوم کے متصل شاہزادہ قاسم عسرت حضرت
 امام جعفر صادق ع اور شاہزادہ عبداللہ عسرت حضرت امام موسی کاظم ع کا روضہ ہے
 جنگی مرست فی زمانہ والی کاہل عبدالرحمن خان نے کرائی ہے اور جانب گوشہ دوم قلعہ
 سیر شید پد رشاہزادہ عبدالعظیم اور اوسکے برادر سید اسماعیل کا روضہ ہے یہاں ایک انبار
 و باغ کو چک ہے مشہور ہے کہ یہ بزرگوار سنگسار کر کے شہید کیے گئے ہیں اور دم دروازہ

قد لہری شاہزادہ سید منصور کا مزار ہی اور ایک گوشہ میں قلعہ کے خواجہ عید اللہ انصاری کی
 قبر ہے کہ درستان بزرگ ہی علاوہ برین بیرون شہر گوشہ شرق میں دو فرسخ پر زیارت
 شش نور یعنی شاہزادوں کی ہی ہر شنبہ کو لوگ بکثرت جاتے ہیں درینو لاکھ تو ال شہر
 قولہ اش ہی اہل شہر حبیب ہند کی بہت خواہش کرتے ہیں اگرچہ بیان ہی حبیب ہیں گروہ طب
 کردہ نہیں ہیں فوج کے واسطے ڈاکٹر وغیرہ مقرر ہی فوج کا علاج بیرون الملایع حاکم
 کسی حکیم کو نہ کرنا چاہیے اگر کچھ ضرور کسی سپاہی کو ہوا تو جواب دہی کرنی پڑی براہِ ارادہ ایانی
 یہاں کے خلیق یا وضع ہیں زائرین سے بالغات پیش آتے ہیں کسی دقیقہ تک مزاج برسی
 یابین الفاظ کرتے ہیں جو درجہ خوشحالی وغیرہ اسکا جواب یوں دیتے ہیں بسلاستی شہر
 شہر یا پر عاصی تھا وغیرہ

۵

آومی را آذیت لازم است	عہود را گر بونہ باشد ہریم است
-----------------------	-------------------------------

یہاں پیشانی وغیرہ پر بوسہ لینا باہم عند الملاقات مثل ہندوستان کے میوب سے اور
 آلات پر دہقانی وغیرہ سوار ہوتے ہیں اور اہل شہر میوب جانتے ہیں سواری اس کا
 رواج ہے۔

بیان اعجاز و کرامت

مشہور ہے کہ زمانہ سلف میں بیان بت پرست و آتش پرست رہتے تھے عند ثانی میں جب
 لشکر اسلام جسکے سردار حضرت امام حسن علیہ السلام تھے بیان آئے تو باجم خباک ہوئی آخر
 سب نے اسلام قبول کیا اور یہاں سے دو فرسخ گونہ جنوب و غرب میں ایک پہاڑ ہی
 وہاں باعجاز حضرت امیر المومنین حبیب الدین علی بن ابی طالب علیہ السلام تشریف فرما
 ہوئے تھے اوس جگہ کے کسی معجزہ مشہور و معروف میں ایک سنگ پر قدم اقدس کا
 نشان بنگیا تھا اور دوسرے پر فعل و لدل کا نشان ہوا تھا چنانچہ یہ دو لون سنگ
 پر غیب کے دو عند میں دیوار پر نصب ہوئے ہیں اور خدام خود بیان کرتے ہیں اور قریب

سنگریز سے بصورت کینٹنک اوس بازار پر ایک سو چوبیس اور اکثر لوگوں کے پاس
تیر کا مین شکل جانفرو کی معلوم ہوتی ہے۔

حصول کاغذ و پروانہ راہداری وغیرہ

خط سفارشی جرنیل کا واپس لینا ہر جوش و شکتی کے شخص کے لئے ضروری ہے تاہم نظریہ بنیادیہ غیر لازم ہر کاری
راہداری طبعیہ ملتا ہے فی کاغذ صد و تینارہینے تین شاہی صرف ہوتے ہیں اور ہر فرد دستخط
حاکم و اہل دفتر ہوتا ہے یہ دونوں اسکے گزر محال اور انڈیا کو علاوہ اسکے کسی تیسرے سفیر ایک
پروانہ علف و آر دادم اور غلہ وغیرہ کی دکاند کا نرخ مروجہ ملتا ہے اوس پر غالب حکومت
اپنی اور ولیعہد اوسپسالار کی مہر کرا دیتے ہیں اگر یہ کاغذ تو بعض دیہات میں انسان
اور حیوانات سب گرسنہ رہ جائیں اور بعض جگہ ایک پول کا مال دو پول کو دین جو کلمہ
وروساے ہندو رعایاے دولت انگلشیہ اس ملک میں جہاں کھلاتے ہیں ایسے جگہ سالی
سفیر سرکاری کہ فی زمانہ خان بیاد مرزا یعقوب علیخان نہایت مدبر و رسا اور خلیق ہیں
ایک پروانہ بیوا میر مذکورہ ملتا ہے اجمالاً اس مضمون کا کہ قلائد شخص قلائد مقام سے
استقرار خرا اور پیرا ہیوں کے اپنے وطن ہندوستان جاتے ہیں لہذا حکام و عمال ماہ احمد شاہ
کو تاکید لکھا جاتا ہے کہ حقوق قافلہ ہاشمی و محصول وغیرہ اسے نہ لیا جائے اس پروانہ
یہ فائدہ ہے کہ بعض جگہ محصول وغیرہ سے نجات ملتی ہے۔ اور حصول کاغذات مذکورہ
اور خرید کچا وہ وٹے کرایہ وغیرہ کے سبب سے ہفتہ عشرہ کا توقف و مقام ہوتا ہے فوری
و شوار ہے اور وقت روانگی ایک خط سفارشی سفیرات تمام سفیر قندہار لینا چاہیے تاکہ
وہ بھی بذریعہ خط التفات کریں۔

بیان سواری و کرایہ و تبدل کچا وہ وغیرہ

جو کہ تخت روان و کجاوہ و محل عربی و عجی کا سواری قاطر اسطرت روان نہیں ہے اور اگر
کوئی چروہ دار عجم ممکن و راضی ہی ہوا تو کرایہ بہت ہی ایسے بیان کجاوہ شہری بزرگ محراب

ہاتے ہیں اور بدلیہ سفیر سرکاری وغیرہ کر ایہ کشتی قوم بیات سے کرایہ وغیرہ مقام ریل سے
 قلعہ عبداللہ خان یا نالہ باغ ناک لے کیا جائے چنانچہ تفصیل ہر ایک کی نقشہ ذیل سے ظاہر ہے
 نقشہ خرید کجاوہ شتری سے کرایہ سیرات سے مقام ریل ناک

کجاوہ سے لیماں کو	۲۰ قران	کرایہ سیر کجاوہ	۱۰ تھن	کرایہ شتر بار	۵ تھن
-------------------	---------	-----------------	--------	---------------	-------

واضح ہو کہ جب یہ سب سامان سفر مہیا ہو جائے تو قافلہ دکنو بیرون شہر دروازہ قندھاری سے
 نکل کر قریب روضہ شہزادہ سید منصور میدان میں مقام کرتا ہے ایسی کہ شیب کو دروازہ بند
 ہوتا ہے اس وقت یہی پہرہ ہمراہ رہتا ہے دروازہ تماشائی لوگ اہل ہند کو دیکھتے آتے ہیں اور جو ہم
 رہتا ہے اور بہرہ والو کو قریب شام اغنیا انعام دیکر رخصت کرتے ہیں اور بعد نماز سفر میں کھانا
 جو ہمراہ لاتے ہیں کھا کر قافلہ روانہ ہوتا ہے اس ملک میں مثل ہندوستان کے اسٹوٹکو شہا کہ
 سوار ہوتے ہیں مثل ملک حجاز کے نہیں ہے کہ کھڑے کھڑے سوار ہوتا ہے اور صرف دو پہر کی
 منزل ہے یہ خلاف عرب کے کہ پچھ پہر کی منزل ہوتی ہے علاوہ اسکے وہاں کرائی یہاں ارزانی
 اور وہاں خوف راہنرل و درویشان اسن ہے اور اس طرف بھی موافق رنگ و رفتار کے اونٹوں کا
 نام ہوتا ہے اپنی سواری کے شتر کو خوب پہچان رکھنا چاہیے تا بدلتا ہو ایسے کہ زخمی پریشان ہوتی ہے
 بدیہو اتنی ہے اگر چاہے وغیرہ سے خاطر داری ساربان کی کیجاوے تو باعث آرام و راحت ہے
 اور اغنیا کو ضرور ہے کہ ایک دو شخص اہل بربر یا نگیش یا بیات سے جو ممکن ہوں اس طرف
 ملازم بطور کام رکھیں وہ زبان فارسی اور پشتو خوب جانتے ہیں اونہے اس سفر میں بہت
 کام انجام ہو سکتے ہیں باقی حالات نقشہ ذیل سے ظاہر ہونگے اور کرایہ شتر اگرچہ اسب
 و قاطر سے کم ہے مگر رفتار بھی کم و سست ہے جس سے طول سفر و خرچ کی زیادتی ہوتی
 ہے اس طرف کے سفر میں شکنیزہ یا شریہ اور تان بیٹے تو اور تیز زین بیٹے کھلاڑی اور
 آروگندم و برنج و روغن و نمک وغیرہ ہمراہ رکھنا چاہیے ورنہ بعض جگہ دقت ہوگی
 نقشہ منازل راہ احمد شاہی ماتحت کابل

نام منزل	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر
روضہ بانگ	۲ فرسخ	<p>راہ صاف و ہموار بجانب جنوب ہی سمت قبلہ مال بہت چپ ہوا تھا کہ اگر وہاں رہیں چٹھے آب سرد و شیرین جاری ہیں چکلیاں چند مقام پر چلتی ہیں دریائے ہرات فصل گرما میں خشک رہتا ہی ایک طرف سے بانی جاری ہی حیرتدیم پختہ اور کمنہ ہی جسکے ۲۵ ورہیں چند دھنڑ لگا سے دور آباد ہیں گرد آجکے باغات سرسبز و شاداب ہیں لب نہر میدان میں قریب روضہ شادادہ سید قرآن مسافر اور تر تے ہیں کاروانسرا سے بنین ہی بیان آرد گندم و غریزہ و انگور و ہنیم ملتا ہی بیان مرزا ایسے منشی اور سرسبز قافلہ باشی پروانہ راہداری دیکھتا ہی اور فی شتر ۱۴ قرآن نصف جمال اور نصف مسافر سے لیتا ہی اور فی اسب ۲ قرآن اور فی الاق نیم قرآن محصول و باج اور حق قافلہ باشی وغیرہ لیا جاتا ہی اور اخصیا سے بوجہ پروانہ معافی کے نصف محصول بنین لیا جاتا ہی۔</p>
سیر داؤد	۳ فرسخ	<p>راہ ہموار و صاف ہی اس مقام پر کاروانسرا سے پختہ و کمنہ ہے بالا خانہ برج پیرخانہ ہی دوم دروازہ جسے آب جاری ہی مسافرین میدان اور تر تے ہیں گوشہ مشرق و شمال دامن کوہ میں ایک فرسخ و ایک قریہ ہی باشندہ افغان ہیں دامن سے بذریعہ جمال کے صرف انگور و ہنیم ملتا ہی۔</p>
شاہ جیلہ	۲ فرسخ	<p>راہ ہموار و صاف ہی کچھ بہت و بلند کوہی ہی کاروانسرا سے پختہ کمنہ ہے مسافرین دامن کوہ میں لب جسے آب شیرین قریب درختان اور تر تے ہیں بیان بجز آب و ہنیم و درختان کچھ بنین ملتا ہی اگر کھانہ</p>

<p>نوٹو لکڑی ہی غیر ممکن ہے۔ راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند کو ہی جو مسافرن دریاں بہاؤ سکے میدان میں لب جو ہے آب شیریں و سرد و قرب درختان اور ترے ہیں بیان ہی بجز بانی اور سیریم درختان کے کوئی جزیرہ ممکن نہیں ہی ایسے مسلمان ضروری ہرات سے ہمراہ لینا چاہیے۔ نام قنبر ل کا بزرگ کہنا نام سرنہیں ہی۔</p>	<p>میرا کھلے شاہ مجید سے فرخ</p>
<p>راہ ہموار و صاف دامن کوہ میں ہی سرراہ نہر آب سرد و شیریں جاری ہیں بیان کاروانسرا سے قدیم تختہ کتبہ ہی اور کاروانسرا سے خام کشیف ہی مسافرن میدان میں لب جو ہے آب اور ترے ہیں بیات باب مشرق و مغرب دامن کوہ میں تھینا نیم فرخ دور میں مذکور جمال آرو گندم و روغن و ہریم ممکن ہی۔</p>	<p>اور سکون میرا علی سے فرخ</p>
<p>راہ ہموار و صاف دامن کوہ میں ہی بعض جگہ پست و بلند ہی ایسے مقام پر مکان ہوتی ہی سرراہ جسے آب سرد و شیریں جاری ہیں کاروانسرا سے نہیں ہی مسافرن بیرون قریہ میدان میں اور بعض باغ میں قریب جو ہے آب اور ترے ہیں نان گندم و مرغ و ہریم و غیر ملتا ہی باشندہ سب افسان ہیں قریب اسکے سمبر و قریہ بزرگ متصل کوہ سیاہ ہے وہاں آگور و غیر بھی ملتا ہی اور قالین و شطرنجی اونی عمدہ و ارزان ہے بعض کا نڈا بند و سندھ و شکار پوری وہاں پستے ہیں سازیل مذکورہ کا بانی عمدہ و طاعنیم ہی اور پوہا خٹک ہی بیان قریب سجد و قیوسلین کے مطابق جو دیکھا جاوے تو سمت قبلہ قریب بجایا مغرب معلوم ہوتا ہی اور اس طرف ہی شتران اوٹوٹ کے آرام کے</p>	<p>عزیز آباد اور سکون سے فرخ</p>

	<p>واسطے بڑے بڑے دیات میں میلہ کر کے اُتراق لینے مقام کو بھی اور زخم و عجز کا علاج کرتے ہیں بیان آؤ گندم فی قران ۵ سن لینے کو ۵ سیر فی قران ہراتی ۳۰ بول کو چلتا ہی بیان سے ہرات کی حد ختم ہی بول سیاہ ہراتی آگے تین چلتا کہ قران چلتا ہی اصراف فصل ہر ماہ میں بوجہ کثرت برف و باران کے ۳ ماہ تک راہ سد و رہتی ہی آگے حدود دولت آباد ہے۔</p>
چاہ جہان	<p>غز آباد سی راہ ہموار بعض جگہ بہت بلند کو ہی ہی سر راہ چمے آب جا رہی ہے بہ فرسخ بیان درمیان بہاؤن کے ایک چاہ شیریں ہی گرداؤ کے قافلہ اور تباہی کوئی چیز ممکن نہیں ہی صرف بہتر جگہ سے لاتے ہیں نام جہان محض ویران سایہ و رستان ہی تین ہی بیان سے آباد گرد و غبار کم اور دن کو حرارت آفتاب زائد معلوم ہوتی ہی۔</p>
دو آویٹے دورانیہ	<p>چاہ جہان راہ ہموار بعض جگہ بہت بلند کو ہی ہی آنا ہے راہ چند نہرا ہے خشک ملتی ہیں جو فصل سہرا اور بار میں جاری رہتی ہیں بیان سہرا دامن کوہ میدان میں آہ تیرتے ہیں اور بجواب چھرا اور سیرم جگہ کے کچھ ممکن نہیں ہی نہ کاہ لینے جو سہرا و فزوں کے واسطے میسر ہے جسکے ہمراہ اسب یا الاق جو سہرا و غیرہ بھی ان منازل کے لیے ساتھ رکھنا چاہیے بیان سے ایک ماہ فزا کے طرف گئی ہی وہ کسی قدر دور ہے۔</p>
آب جہرا ۳ فرسخ	<p>دو آویٹے راہ ہموار بعض جگہ کو ہی ہی گرد و بار کثرت میں فصل گرا میں دریا کے کو ہی خشک ہوتے ہیں اس راہ میں چند دریا خشک ایلے سواے نزل کے بانی نہیں ملتا ہی بیان سا فرین میدان</p>

<p>داسن کوہ میں لب پھر اسے بزرگ اوڑھتے ہیں جنکا بانی سرد و شیرین ہوتا ہے صرف بزم گرم کرد و پیش جنگل سے لاتے ہیں۔</p>	
<p>دولت آباد آب خراسان راہ ہموار و صاف صحرائی ہے اتنا سے راہ بانی تین ہی بیازد و درود ۲ فرسخ میں بیان مسافریں بیرون آبادی لب جو سے آب سرد و شیرین کلمات کہند میں اوڑھتے ہیں آرد گندم دروغن و است و ہنرم کن ہے باشندہ افغان تنصب میں حکام کی و مالی وغیرہ شیریں میں فی کجاوہ چار قران محصول دین قافلہ باشی وغیرہ لیتے ہیں اور او کی رسید وصول دیتے ہیں اسکا ذکر گر تک میں اغنیا کو چکے پاس پروا نہ سمجھتے ہو نہ کرنا چاہیے ورنہ وہاں ہی شل بیات لیا جائیگا۔</p>	<p>دولت آباد آب خراسان ۲ فرسخ</p>
<p>راہ ہموار بعض جگہ بہت ولیندہ ہے اتنا سے راہ دریائے فرادق ہے فصل گرہ میں بانی اسکا کہ ہوتا ہے شریع کجاوہ وغیرہ کے برابر کرتے ہیں بیان آب جاہ کیفیت و کم ہی قریب اس کے میدان میں بیازد اوڑھتے ہیں جہاں آبادی اور سایہ درخت بھی نہیں ہے اشیائے ضروری کا گلیا ذکر ہے۔</p>	<p>دولت آباد آب خراسان ۲ فرسخ</p>
<p>راہ ہموار و صاف صحرائی ہے گر وہاں میں بیان شیلے پر جاہ خانہ افغان کلموں میں رستہ میں مسافریں داسن کوہ میں زیر درختان اوڑھتے ہیں آب چشمہ شیریں چند جگہ سے نکلتا ہے مرغ و تخم مرغ میتا ہے ہنرم جنگل سے لاتے ہیں اس طرف بعض جگہ فصل گرہ میں مار و عقرب کو جاک ہوئے ہیں۔</p>	<p>زیر کاروان آب خراسان ۲ فرسخ</p>
<p>راہ ہموار بعض جگہ بہت ولیندہ ہے اور بعض جگہ سنگلاخ ہے بیان مسافریں زیر درختان توت و بید سادہ وغیرہ لب جو</p>	<p>توت آب خراسان ۲ فرسخ</p>

		<p>آب شیریں اوترتے ہیں ہیزم جنگل سے لاتے ہیں چند خانہ افغان بھگت ہیں وہاں سے یزید شہزبان راست و مرغ و تخم مرغ نکلن یہ بیان بانی مین زلو و ماہی پھینک دیکھی خرد مین ہانکے استعمال کرنا چاہیے یہاں سے سمت قبلہ مثل ہندوستان کے معلوم ہوا ہے اور افغان پیاہنگے بھی جانب مغرب نماز پڑھتے ہیں۔</p>
<p>کچھ غنی مرد</p>	<p>توت سے ۲ فرسخ</p>	<p>راہ ہموار بعض جگہ سنگلاخ ہی ہر طرف پہاڑ رنگ برنگ کے دکھائی دیتے ہیں مسافت صاف کا طور و تاشا ہی بیان چند خانہ افغان کے ہیں مسافرین میدان میں لب جوے آب سرد و شیریں اوترتے ہیں شیر اور روغن زرد اور انجیر خشک و ہیزم لٹا ہے اور بزغالہ بھی لکھن ہے اس طرف بعض جگہ آمو داسن کوہ مین ملتے ہیں۔</p>
<p>دیولاک</p>	<p>کچھ غنی مرد ۳ فرسخ</p>	<p>راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند کوہی ہی بیان آبادی دور ہی مسافرین میدان میں لب چشمہ آب شیریں اوترتے ہیں دنگو ہوا سے خوش اور رات کو خشک ہوتی ہے۔</p>
<p>جکوتی</p>	<p>دیولاک سے ۴ فرسخ</p>	<p>راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند کوہی جانب مشرق ہی سر راہ دریا خاش رو و واقع ہی بیان ایک دو خانہ افغان مین زبان پشتو ہے اور فارسی بھی کس قدر جانتے ہیں مسافرین زیر درختان لب جو آب شیریں اوترتے ہیں انجیر خشک لٹا ہے اور ہیزم جنگل سے لاتے ہیں۔</p>
<p>داتھہ</p>	<p>جکوتی سے ۳ فرسخ</p>	<p>راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند ہی بیان مسافرین بیرون وہ لب جو آب سرد و شیریں میدان میں اوترتے ہیں آرد گندم و مرغ و تخم مرغ اور شیر و روغن و ہیزم لٹا ہے اور بزغالہ بھی لکھن ہے یا خندہ کا شکل اور اہل حرفہ مین کوئی کل رنگ برنگ کے عمدہ بناتے ہیں۔</p>

ایک لنگ واشر سے راہ ہموار و صاف ہی بیان سا قرین لب جو ہے آب شیرین قریب
 ہ فرسخ بیرون و جاوترے میں صرف آرو گندم وار داوا و ہیزم ممکن ہے
 دیان پشتوان سنازل کی وشت ناک ہی بعض الفاظ جو قریب نفہم
 میں بطور نمونہ یہ ہیں گپ بیسے سخن کا کا بیسے چچا مائی بیسے خواہی نیا
 بیسے نہ و غر زوڑی وہ بیسے آبا نان داری ر زوڑی مائی بیسے نان خواہی
 وغیرہ اگر مرد و پیشا ہوا در کس قدر الفاظ و تر مرہ پشتو یاد کرے تو
 داد و ستد اوشے کر سکتا ہے اگرچہ وہ لوگ کس قدر زبان فارسی ملکہ
 اور و بھی جانتے ہیں۔ اور اکثر دہقان افغانو نکا و ستوری کہ قبل خدا
 ہاتھ و متھ دہوتے ہیں اور بعد خدا خوری کے نہیں دہوتے ہیں اور یہ خون
 سوار ہی کہ عند الاستفسار جواب دیتے ہیں کہ شیر ہم نے شویہ۔ یہ حقا کار
 حیوان پر عمل کرتے ہیں۔

بیا بانک ایک لنگ سی راہ پست و بلند کو ہی ہی جو در میان درہ ہاے کوہ کے واقع ہی
 ہ فرسخ اور بعض جگہ جنگلی ہی جو خار دار و زخمان ترنخین وغیرہ کا ہی بیان
 ایک قریہ کو جب کہ ہی سا قرین قریب او کے میدان میں لب جو ہے
 آب سرد و شیرین متصل جنگلی کے اوترے ہیں نان گرم وار گندم
 وار داوا ممکن ہی سوا سے اوٹکے جنگلی کے ہیزم کا نام بھی نہیں ہے
 جنگل مذکور سے لکڑی توڑ کے ہمراہ لائی جاتی ہی اور ان سنازل میں
 پول سیاہ نہ چلتا ہی نہ ممکن ہی قران کا یلی کہ وہ ۳۱۰۰ کا پوتا ہو چلتا
 ہی اور قران ہراتی و قندہاری بھی لیتے ہیں۔

سید سادات بیا بانک سی راہ ہموار و صاف بیا بانی ہی اور بہار دور و دور میں بیان سا قرین
 ہ فرسخ بیرون قلعہ محمد حسین خان مرحوم متصل مسجد خام لب جو ہے آب سرد

و شیرین اور تر تے مین باشندہ قزلباش اہل حرفہ و کاشتکار افعانوں
حافظ رہتے مین اسلئے اس ملک کے فارسی وان غیر خواہ دولت
مین آرگندم و مرغ و تخم مرغ ممکن ہی اور باغات سیوہ و ارکم مین
بیان عمرت اکمہ ہائی سادات کا مزار ہی اس واسطے سید سادات کہتے
مین فصل سرمایین اہل قریہ قلم مین رہتے مین اور فصل گرامین باغ
مین تنبو وغیرہ تاکہ سیر کرتے مین زبان الہی فارسی ہی یہاں سے
حد قندار ہے۔

سید سادات

راہ ہموار و صاف بیابانی ہی پہاڑ و درو و مین بیان فصل گرامین
شت کو شکی رہتی ہی اس مقام پر قلعہ بزرگ ہی گرداؤ کے چا سجا آیا کی
حکام ملی و ملی سح فوج قلیل کے افغان مین بعض مرزبان قلم لینے
نستی قزلباش مین اور یازار کو چاک ہی نان گندم و گوشت و تہ و ارکم
و مرغ گندہ اور ہیریم اور دنیا کو خشک و غیرہ ممکن ہی فصل گرامین
و اگورتازہ و خیار ریزہ وغیرہ کثرت ملتا ہی باشندہ قزلباش طلوع
افغان ظالم مین بیان مال تجارت و تو کا حصول اور کجاوہ وغیرہ
حق قافلہ باشی وغیرہ لیا جاتا ہی اور انڈیا و امریکہ پاس پر و اند
سما فی ہوا و نسہ نہیں لیا جاتا ہی بلکہ جہالت کے واسطے چو کر یا غیر
ہوتے مین ان کو انعام دینا پڑتا ہی اسلئے کہ بیان قریب چالیس قافلہ
اہل بیخ اسیر کر کے بے گئے مین چکا انک نہ گھر ہی نہ کوئی ویدیا
ہی گدائی اور زدی کر کے بسر کرتے مین بیان قران ہراتی کے
اور قران قنداری کے ۹۸ قازینے پول سیاہ کو یک شتے مین یکے
پے قاز کا ایک آنہ ہوتا ہی زبان الہی فارسی و پشتو ہی لینے زبان

اُردو بھی جانتے ہیں اس طرف اُردو لکھ کر کوکتے ہیں جسکی زبان ہندوستان
میں اُردو سے ملنے لگاتی ہے تہہ بزرگ سرود و شیریں کے حیرت سے
عبور کر کے مسافرین قریب روضہ سید محمد تاجدار جلالی عمرت حضرت
امام علی نقی ؑ کے لب جوئے آب باغات میں اوڑھتے ہیں شہد پر ہے
کہ یہ سید بزرگوار صاحب کرامات تھے عند شاہ عباس مرحوم میں
یہاں وارو ہوئے اونوں نے نیم فرسخ تک باغات و زمین بید
کی وہ ایک مصارف روضہ اور جاگیر اولاد میں اونکے جاری ہے
کہ صرف ۵ خانہ سادات یہاں ہیں لوگ نذر و نیاز کرتے ہیں لکھنؤ
بعض اوقات جاری رہتا ہے اور یہاں شہزبان ایک دور و رات راق
ہیں مقام کراہیہ ساکنان کے ماعتد لاسخی میں ایک ایک سنگین ہے
درباشت ہو کہ محاربہ قوج سرکاری اور ایوب خان میں ماتم آئے ہیں

راہ ہموار سیاہانی ہی زمین تناک ہی ایک میل پر دریا سے الوند عین
و بزرگ ہی پانی بہت زور و شور سے بہا ہی گو فصل گرما میں کم ہوتا ہے
جس پر بنیں ہو شترہ غیرہ پانی میں اور آبی بعضے کشتی پر سے عبور کرتے
ہیں اور فی کشتی دو باتین قران لیتے ہیں یہاں مسافرین زیر درخت
بزرگ بیٹے جاؤ و قرب جاہ جسکا پانی کی قدر شور ہے اوڑھتے ہیں بستر
ہنیم درخت اور اونٹ کی سنگینی کے کچھ ممکن نہیں ہی یہاں قاصدان و
سرکاری کے لیے ایک خانہ خام بہا ہی اور قریہ داسن کوہ میں ایک فرسخ
دور ہی باشندہ اخوان شہریہ ہیں۔

توت معروف گرنک سے
ڈاکی ۳ فرسخ

راہ ہموار و صاف سیاہانی ہی جانب چپ سمت گو شترہ شمالی وہ پار ہے
جان فوج سرکاری و ایوب خان سے محاربہ عظیم ہو اتنا یہاں سید

توت سے
۳ فرسخ

کارہیز

<p>میں گورستان بزرگ ہے مشہور ہے کہ ہر دن تک لاشہائے افغان تلاش کر کے دفن کی گئیں مسافرین علیحدہ زیر و زخان قوت لب جوئے آب سرد و شیرین اور تر تھے مین جہین پھلیان کثرت مین قریب جانب گوشہ جنوب ایک سیل دور ہے بذریعہ شتریان آرد گندم و پیڑم و کدہ پیچہ ہوسہ مکھن ہوا و بڑغالہ و سرخ مین ملتا ہے</p>		
<p>راہ ہموار و صاف ہے ہوا و پھول ہے شیرین جاری مین مسافرین زیر و زخان قوت لب جوئے آب سرد و شیرین اور تر تھے مین دامن کوہ مین دور واقع مین بیان بھی بذریعہ شتریان آرد گندم و مرغ و تخم مرغ اور انکھور و پیڑم مکھن ہے۔</p>	<p>کٹکٹ خود کار ہے ۲ فرسخ</p>	<p>کٹکٹ خود کار ہے ۲ فرسخ</p>
<p>راہ ہموار و صاف سیا بانی ہے پہاڑ دور و در مین جانب گوشہ جنوب کوہ ہار ہے مشہور ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام و ان اصحاب تشریف لائے تھے اور اہل قریہ نے شکایت ضرر رسانی کی کی تو حضرت نے فرمایا کہ تم سب بیان سے بہت جاؤ لوگ بہت گئے جو بد اعتقاد تھے وہ دہین رہے حضرت نے لغو کیا تو اوردہاں ہفتے اہل قریہ کے سنگ ہو گئے اور جو جس کام مین مشغول تھا بجنسہ دسی مشکل اتناک موجود ہے۔ اوس پہاڑ کے دامن مین وہ فرسخ والی پہاڑ لوگ اکثر دیکھنے کو آتے جاتے مین پناہ پیچہ و معجزہ اور بندہ برکتا تب جنگ و آفتی مطبوعہ طمران مین نظم ہے۔ اور کافر ساہ پوش کی بھی حکایت عجیب و غریب بیان کرتے ہیں جو قریب کابل ہے سر راہ ایک مقام حوض مدین فرسخ پر ہے گلابی قافلہ و مین اور تار ہے اور بیان مسافرین لب ہر سرد و شیرین میدان مین اور تر تھے مین</p>	<p>کٹکٹ خود کار ہے ۶ فرسخ</p>	<p>سنہری کٹکٹ خود کار ہے ۶ فرسخ</p>

دیسات قریب مین وہاں سے آؤ گندم اور انگوڑا تازہ جسدینی بزرگ دودھ
اور ہیریم ملکن ہی۔

شہر قندھار شہر زری سے راہ ہموار و صاف بنایا جاتی ہے پھر دوردور مین جا بجایا غلات و دیسات
۳ قریب مین اور کاریز اور شہر مین اور دریا کے قندھار کو ہی جاری مین اور ہموار نکالتے
بیرون شہر جبل زریہ اور ہر پار کے ایک مکان کندہ سنگین ہی جو جلال الدین
شاہ بابوشاہ دہلی کا بنوایا ہوا ہی ایک طرف کچھ لکھا ہی حروف سنگ پر
نمایان مین مگر پڑا نہیں جاتا ہی کندہ ہوا ہی پشت پر اس کے ایک قریب سنچ دو
روضہ شاہ مقصود جو ولی بابا کہلاتے مین مشہور ہے کہ یہ بزرگوار سادات
علویہ سے مین وہاں معدن سنگ زرد و سفید و سیاہ ہی جسکی تسبیح شہر
مین بکثرت بنتی ہی اور سنگ زرد مقصود کی تسبیح کی قدر گران ہی اور
سراہ قریب جبل زریہ کے لمرک ہی مال تجارت و نو کا محصول لینے
باج لیا جاتا ہی اور اسب کا باج داخلہ کے روز $\frac{1}{2}$ روپیہ اور کوئچ کے
روز بھی $\frac{1}{2}$ روپیہ لیا جاتا ہی اور حق قافلہ یا ششی و لمرک وغیرہ وہ ایک
ہر چیز کا شہر بان سے اور فی کجا وہ چار قران باج مسافریں سے
لیا جاتا ہی اگر وہاں زر نقد موجود نہ ہو تو سپاہی شہر تک ساتھ آتا ہی
اور دفتر مین لیجا کر لیا جاتا ہی اور اگر روپیہ نقد ہو یا نوٹ ہو تو فی
دہائی ایک روپیہ باج لیا جاتا ہی۔ امرا و افضیا کو ایسی دقتوں اور
ضرر کے دفع کے واسطے ایک شخص ہوشیار کو ہمراہ شہر بان کے مع
کاغذ اہداری خود خط سفارشی سفیر ہرات کا بنام سفیر قندھار دیکر
قبل اپنے داخلہ کے روانہ شہر کرنا چاہئے تا وہ سفیر سے ملاقات کرے
ان دقتوں کا بچاؤ بذریعہ پروانہ معافی کے کرے اور کاغذ قندھار

اجازت داخلہ شہر لکیر و رواڑہ شہر بناہ پر حکم ہوا ہے اور قافلہ کے لیے تجویز سکون بھی کرے
 انصرا م ان امور کا کپڑے پوشیا و دھڑیر اور حلیق اور جہانگیرہ اور زبان دان کا کام ہے
 ہر کس و نا کس پر ڈیس میں ایسے امور کا متخل نہیں ہو سکتا ہی بیان اہل ہند کی کا کلمہ بازی
 و نزاکت ظاہری کام نہیں آتی ہی سنگ را سنگ نے شکستہ مشہور ہی مصرع کلموں انداز را
 یا و اش سنگ است یہ اور بیرون شہر مکانات اور باغات سرسبز و شاداب بکثرت ہیں
 اور شکر خام خشک و درویدہ درختان سایہ دار ہیں اور چاؤنی فوج غیرہ کی بھی ہی بعض وقتاً
 میں تو امداد ہوتی ہے اور ارگن باجید جنگی سجاتے ہیں مگر فوج بیان بہ نسبت ہرات کے کم ہے اور
 کھٹہ شمل ہندوستان کے ہے کیونکہ بیان دو تین برس تک سرکاری عملداری رہی ہے
 بعد اسکے والی کابل کو دیا گیا ہے۔

بیان خاص شہر

یہ شہر قدیم و نامی شہر داسن کوہ میں چار دیواری کے اندر آیا دہی جسے شہر بناہ کہتے ہیں
 اسکے چند دروازہ ہیں قافلہ کا داخلہ دروازہ ہراتی سے ہوتا ہے اور چار سو لینے چو راہ ہے
 قتبہ بزرگ چنٹہ بناہی ہر طرف بازارین عمدہ و آیا دہین نان گندم چند قسم کی اور گوشت و دنبہ
 و کباب و برنج و شیرینی اور دودغ و است و روغن اور شیر اور انگور و انار و ہندوانہ
 و خربزہ و کشمش و سیب و می اور تنقالتو اور پتہ و بادام و خوبانی و زردالو و گردو و خیرہ کثیرہ کھتا ہے
 اور پوٹین و برک اور نباتات اور اقسام و انواع کے کپڑے اور کلاہ زری وغیرہ اور زیورہ
 ہر قسم کا اور نقش زمانہ و زیر پائی و سوزہ و جوتہ افغانی کلان وغیرہ بہت ہیں اور ظروف
 سنی نقشین اور گلی وغیرہ اور اسلحہ عمدہ ہیں اور سب کا ہی بیان سے رواج ہی باشندہ قریباً
 اور نیکش اور بیات اور پتہ راہ اور کشمیری اور ہندو سندھ شکار پوری یا قی سب افغان
 مستصیب ہیں تجارت کا بہت رواج ہے اہل شہر اہل حرفہ و سوداگر اور دکاندار بہت ہیں
 محلہ تو پچانہ میں اکثر فارسی و ان رہتے ہیں مگر افغانوں سے خائف ہیں چند حام و کیہ لینے

سراسر ہے ہیں۔ فی زمانہ علامہ محمد علی علیہ السلام کے غیر مسائل و مکتوبات و توفیق کے لیے
 عشرہ محرم میں روضہ خوانی اندر ہوتی ہے قلمہ اور متصل قلمہ مقبرہ بزرگ احمد شاہ درانی و دیوانہ
 و قید خانہ محمد بنای ہوئی و سراسر اور مکانات اور چند ساجد قہ و درختہ مستحق بعضے درخت
 اور بعضے شلیل صحن کشادہ ہیں در میان میں درخت ہیں اور کاریز آب سرد و شیرین کی
 باری ہیں تاجروں و مسافریں کا روانہ اسے میں بکرایہ اور ترے ہیں اور زائرین خصوصاً
 امرائے اہل ہند بحسن تدبیر و رسائی و التفات سفیر سرکاری سے مکانات حکومتی میں اور
 ہیں اور کاغذات راہداری اور پروانجات وغیرہ نائب حکومت قندھار کے پاس بذریعہ
 سفیر مانے ہیں اس کے محض کاغذ راہداری نوشتہ ملتا ہے اور پروانہ معافی محصول و بلج بھی
 اخذ کیا کو نوشتہ دستخطی و مٹری حاکم و اہل دفتر ملتا ہے اس وجہ سے اس کے اقطار میں جاریہ
 رفتہ گذرتے ہیں اور توقف ہوتا ہے آزار میں کھدار روپیہ کی قدر ہے اور نوٹ میں فی صدی
 دو روپیہ بنتی ہے وہ بھی اگر بذریعہ سفیر سرکاری ہو ورنہ کبنا دشواری اور غیر دولت انگشہ بیان
 فی زمانہ خان بہادر مرزا محمد تقی خان نہایت مدبر و رسا اور خلیق مسافر و از قریب باش ہیں چکا امرا
 و انصیا کا بہت اعداد و اکرام کرتے ہیں تعز من تشاء و تدل من تشاء بیدار الخیرات
 علی کلشی قدیر اگرچہ صاحب مال و نیکی ہر جگہ حضور و سفر میں بظاہر قدر و منزلت ہوتی ہے
 مگر حدیث میں وارد ہے ان اعظم الناس قلدا الذی لا یری الذین انفسہم خطرا

اور شاعر کہتا ہے

قل جبال الارض ملوک و اشراف	لا اعظم عند الله قدرًا و منزلًا
----------------------------	---------------------------------

اور جبکہ ولایت علی و آل علی علیہم السلام بخوبی حاصل ہے اوس سے زیادہ کوئی مالدار
 و غنی تر نہیں ہے اس لیے کہ یہ دولت ابدی ہے۔ اور بیان لباس بالائی خواتین و تجارت کا
 کلاہ کار جو بی طنائی یا تقری بنڈ نوک دارا و سپرنگی زرین کار یا سادہ لہ پیا نہ کی گہری اور
 جو عذربک یا بانات کا اور توشطین کلاہ کلان قلمکار و غیرہ ایدہ بگرہ می سفید و غیرہ اور بیاو

وہی نامزد ہی یا جلاور ہے اور اس طرف بھی بالکل دوڑی نہیں جو زمان پر وہ دار نقاب غیبی اور
 ہیں۔ یا وجہ دیگر یہاں وال اور ہر و ماں اور ڈلی تک ممکن ہی مگر ہاں اور خیرہ تنہا کو کاروں
 نہیں ہی خشک تنہا کو پیٹے ہیں اور قلیان افغانی و اہلیات و خراسان ہوا ہی۔ نامی و ہوبلی ہیک
 غنیمت ہیں۔

صدق اللہ تعالیٰ و کائنات کا ہی ارض قنوت

ویرین و نیاسے بے غم نہ باشد	اگر باشد بنی آدم نہ باشد
ہر کہ آمد و رہاں پر تر شود	عاقبت مے بایدش رفتن بگور

اس قافلہ اہل ہند کا عزم مراجعت راہ طہران و اصفہان و شیراز اور ایوینر سے تھا
 جب سموع ہوا کہ حجر عظیم بین الماطم ہی تو براہ ہرات و قندہار تباہیر مذکورہ روانہ ہندوستان
 ہوا بخملہ اس قافلہ کے ایک ضعیفہ کی خاک قندہارین قوم ماہ صفر ۱۰۳۸ھ کو تھی اور باقی
 آب و دانہ اس ملک کا مقدر و نصیب تھا جیسا کہ مشہور ہے

دو چیز آدمی را بر اند یزور	یکے آب و دانہ و دوم خاک گور
----------------------------	-----------------------------

اطلاع ضروری

واضح ہو کہ شہد مقدس سے اس طرف مراجعت تباہیر مذکورہ آسان ہی مگر اس طرف سے شہد مقدس
 جانا غیر ملک و اللہ کو دشوار ہی اور اگر کوئی شخص اس راہ سے عزم زیارت کرے تو وہ
 اپنے حاکم ملک سے خط فارسی یا مہاجرت کوئٹہ حاکم سرحد کے لکھو اسکے بذریعہ ڈاک روانہ
 کرے اور وہ یا نام آب الحکومت قندہار خط بذریعہ ڈاک روانہ کرے اور یہ کارروائی ہفتہ
 عشر وین ہو سکتی ہے اور آب الحکومت قندہار والی کابل کو عرضداشت کرے وہاں سے
 وہاں ہفتہ عشرہ مین آگیا کیونکہ قندہار سے فرہین آٹھ منزل ہی و ہاں سے کابل چار منزل ہے
 اس طرف ٹیلیگراف نہیں ہے سو رات نامہ ہر ڈاک لیکر جلتے آتے ہیں جب کابل سے اجازت ہو
 تو البتہ تب جانا ممکن ہو نیز ٹیلیگراف مین امن ہو ورنہ خوف ہلاکت ہو پس یہ سب تدابیر

اجازت کے اُمر اور دوسکا ایک ماہ کے عرصہ میں ممکن ہیں بعد فصل بہار میں نوروز کر کے
 نوراز در ہو سکتے ہیں متدین کے واسطے راہ خشکی نہایت خوب ہے ہر ایک طہارت حسب درجہ
 بہتر ہے لیکن ادا سیکریل قندار و ہرات تا کہ تہ جاوا اس طرف سے آمد و رفت مناسب نہیں ہے۔
 انفرس جب کاغذ راہداری وغیرہ حسب مراد حاصل ہوتا ہے تو قافلہ دن کو بیرون شہر لپ
 جوے آب سرد و شیرین تو قفٹ کرتا ہے اسیلے کہ شب کو دروازہ شہر نہ بند ہوتا ہے اور دروازہ
 شکار بوری پر کاغذ راہداری دیکھا جاتا ہے اور بعد نماز مغربین غذا جو شہر سے ہمراہ لاتے ہیں لہذا
 قافلہ کوٹ کر تا ہے چونکہ سرد قریب ہے اس راہ میں بڑی ہوشیاری چاہیے خصوصاً اُمر و اطفال
 بچکے ساتھ مال دہا اسیلے محسن تدبیر سفر سرکاری اونکے ساتھ خاصہ وار لینے سیاحی بہرہ دار
 ہمراہ کیا جاتا ہے وہ ہر ایک اپنی اپنی حد تک پہنچا دیتا ہے اور سکوسردار قافلہ کی طرف سے
 ایک قرآن فی یوم خوراک کی ملتی ہے باقی حالات ان منازل کے نقشہ ذیل سے ظاہر ہیں۔
 بقیہ حالات منازل راہ احمد شاہی ماتحت کابل

ہندی سار	قندار سے	راہ ہموار و صاف در میان پہاڑوں کے ہے یہاں مسافرین سیدائز
۲ فرسخ	قریب آب اترتے ہیں	و یہ کہ قندار در رہتا ہے اور گندم و انگور و خمریزہ آخر فصل گرما میں بھی ملتا ہے۔
ہندی سار	راہ ہموار و صاف گوشہ جنوب و مشرق میں	بیابانی ہے پہاڑ دور دور
۲ فرسخ	ہیں ہوا خشک و سرد ہوتی ہے	یہاں مسافرین لب جوے آب سیدائز قریب تہانہ اترتے ہیں حکام ملکی و مالی موجود ہیں یان فی کجا وہ دو قرآن اور فی سن ہندی مال کے بانچہ و پیہ لیتے ہیں اور حقوق قافلہ باشی و تیمچہ لینے لگ کر وغیرہ آمد و رفت دونوں حال میں لیتے ہیں اور کاغذ راہداری دیکھتے ہیں اور جیکے پاس پروانہ معافی ہوا وہ کچھ نہیں لیتے ہیں یہاں سے یہ کاغذات لیکر دوسرا نوشتہ ملتا ہے

		<p>وہ آئینے کا کام آتا ہے بیان ایک دکھتا رہی آر دگندم ویرنچ اور وال اور روغن دگوشت ونبہ اور انگور و ہندو نہ و خربزہ اور کشمش وغیرہ مکمل ہے بیان سے بول سیاہ بیٹے انگریزی پسیدہ کاروان ہی۔</p>
<p>میل معروف میل</p>	<p>۳ فرسخ</p>	<p>راہ ہموار و صاف بیابانی ہی گرد بہار ہین شب کو ہوا سرد و خشک تھی بیان مسافرین میدان میں بیرون قلعہ کو جبک لب جو ہے آب اترتے ہیں جسکا بانی آخر گرامین کم ہوتا ہی قریہ دور ہی اسیلے کوئی چیز نہیں ملتی ہی قوم آجک ترائی افغان دزدی و راسبری میں دلیر سپہ اسیلے کہ سہرہ قریب ہی۔</p>
<p>گالی ۴ فرسخ</p>	<p>میل سے</p>	<p>راہ ہموار و صاف درمیان پہاڑوں کے ہی تھامے راہ ایک منزل کا تین فرسخ جو ہے بیٹھے و ہین اترتے ہین اور بیان مسافرین میدان لب جاہ اترتے ہین جسکا بانی کم و شور ہی اور آب جاہ شیرین و عودہ واسن کوہ غری میں نیم فرسخ دور رہا ہی اور سواے پانی کے کچھ نہیں ملتا ہی بیان نصف میدان تک سرحد کا بل ہی اور تھامہ ہین کاغذات حکام سنزل بالا دیکھیے اور لیے جاتے ہین اور نصف میدان سے جانب مشرق سرحد انگریزی ہی زیر کوہ کو جبک جو نہایت لمبیل ہے ایک قریہ بنام جمن نو بسایا گیا ہی وہاں تک ترک آہنی تیار ہی خالی ابن آتا جاتا ہی اور قلعہ و چاروئی اور تھامہ ہی ہی اور تو پچانہ و فوج جمن ہی اور بازار بھی آتا دے</p>
<p>جمن خزر</p>	<p>گالی سے</p>	<p>۵ فرسخ</p>
		<p>راہ ہموار و صاف بیابانی ہی بیان مسافرین میدان میں اب چشمہ جار اور تھامہ ہین فوج کاروان سے نہیں ہی بیان کوئی نہیں پوچتا ہی کہ تم کوئی</p>

سنزل بلوچستان تحت لندن

کمان سے آئے ہو کمان جاؤ گے بردارہ براداری ہی بیان ہے

کس نے پسند کر لیا کون ہوا ایک ہوا ڈنڈہ ہوا یوں ہوا

باوجود ہیکہ تحصیلدار و تھانہ دار و ڈاکخانہ و تھانہ دار و افسران کارخانہ

ریل و غیرہ موجود ہیں اور دوسرے سرکار کی تیارچی اور ہر طرف

شیکر و اور مزد و روٹ کا ہجوم ہی اور بازار بار و برف آواہی اکثر

وکاندار افغان مین اور بعض مسلمان و ہندو لاپوری و سندھ شکار

و غیرہ مین نان گندم و گوشت و نمہ پختہ و خام اور کباب اور انگورو

ہندوانہ و خربزہ و انار و کشمش و غیرہ اور مال تجارت غلہ و لباس

و جامدہ اور ظروف و غیرہ ہر قسم کی چیزیں ہندوستانی و افغانی و

مین مگر گران جیکو جو نرخ جی چاہتا ہی وہ فروخت کرتا ہی کوئی بر

حال نہیں ہی بیان سے قرآن قندلاری و کابل مین بٹہ ہی کھلار پیم

و پیسہ و غیرہ کا خوب ملن ہی۔

قلعہ عید اللہ جاچن خردی راہ خوب ہی کو جاک بہار و غیرہ کو کا لگور ہر جگہ کہو و گر و اگر و سرکار

جربلی بی ہی سنگ تراشوں نے آٹھ کوس تاک کار فرمادی کیا ہی نیچے

ہر طرف آبادی اور کارخانہ ریل و غیرہ کے مین دوسری سرکار آہنی

ریل کی کس صنعت سے کو جاک بہار کا ٹنڈل یعنی چھتہ بزرگ و بلند

کا لگور بنایا ہی کہ راہ بہی مقام ہوسا دل و غیرہ کے چھتہ او سکے آگے

گر و مین اتنا سے راہ دامن کوہ مین ایک قریب شالہ باغ ہی باشندہ

افغان مین نوکری پختہ اور شیکہ دار اکثر کشمیری اور مزدور اور

وکاندار و غیرہ اکثر مسلمان و ہندو پنجابی و سندھ شکار پوری مین

نان و گوشت و غیرہ اور انگورو ہندوانہ و غیرہ ملتا ہی اور پیسے

آگے دو فرسخ پر قلعہ عبد اللہ خان جنوب میں ہی قریب اس کے واس کوہ میں چند خانہ افسان
 ایک ڈال پستے میں لاک ملو چنان میں کئی قوم انسانوں کی ہی مثل عرب نیز وین کے واس
 کوہ میں راہ سے ملے ہوئے ہیں اور عرب ہنوز سلطان ہند میں انعامات سرسبز و شاداب میں
 ریل گھر کے مشرق میں قلعہ دھانہ و ڈاک خانہ اور بازار جدید سرکاری ہی اکثر دکاندار سلطان پور
 پنجابی و سندھ و بنگالی پوری میں نان و گوشت و شہ و برنج و غلام اور کچھ اور غریب و فقیر
 اور کشمش وغیرہ ممکن ہی اور تحصیل نوک بنگلہ کے کادہ انیسے سرکاری ہی اور الائنڈ شیکہ واریہ
 فی نفر فی یوم ایک پیسہ اور اندھیرو میں دو پیسہ لیتا ہی مسافرین اسی میں اور تیسے میں
 اور پانی ٹانگی سے آتا ہی ایک آنہ مشک لٹی ہی مال تجارت بیان بیت آتا جاتا ہی کابل قندھار
 اقسام و انواع کے سیوجات خشک و تر اور اون و پوتین وغیرہ آتے ہیں اور کراچی سے
 جو یہاں سے بسواری ریل ووشانہ روز کے فاصلہ پر ہی ہر قسم کا مال کثیر انوار و بیاضی خا
 وغیرہ آتا ہی اور آمد و رفت مسافرین کی اس طرف ہنوز کم ہی اور یہاں سے اگر ٹکٹ ریل
 برابر لگھنؤ تک کا لیا جاوے تو معیہ کوٹلیگا اور ۱۲ شبانہ روز میں پہنچے گا کیونکہ ٹکٹ
 قلعہ عبد اللہ کے لگھنؤ تک ٹھینا ۶۰۰ کوٹس ہی اور اگر مقامات مشہورہ کا ٹکٹ لیا جاوے
 تو کرایہ وغیرہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہی گوا اس صورت میں کرایہ گاڑی یا کھ اور کرایہ سراسر
 وغیرہ کا معارف بڑھ جاتا ہی مدت سفر ذیل ہوتی ہی اگر قندھار و ابرا کے لیے چوہاندہ ناز
 میں ہی آوے اس کے لیے مہارت تار بالین ممکن ہی۔

نقشہ کراچی ریل

قلعہ عبد اللہ خان سے	لاہور	۵
لاہور سے	راولپنڈی	۶
راولپنڈی سے	سوات	۹
سوات سے	پانی پت	۱۰
پانی پت سے	لکھنؤ	۱۱

وضع ہو کر شہر مذکور میں نہایت تک ۱۰ منزل اور نہایت سے قند ۲۰ منزل اور قند ۲۰ سے مقام
 ریل شمال باغ و قلعہ عبداللہ ۲ منزل کل ۲۰ منزل میں اگرچہ وہ دار و شہر ان کا ریل
 ٹرکیز میں اور تبدیل و حصول کاغذ راہ جاری ہو پر وہ انجات وغیرہ میں تاخیر و سبکی ہو تو ایک
 ماہ ۱۲ دن میں یہاں تک قافلہ پہنچ سکتا ہو جسکے سوا دو مہینے بوجہ توقف کے ہو جاتے
 ہیں۔ اور کچھ دو و محل وغیرہ کو بعد طے منازل و قطع مراحل کے چار مہینے بھی نہیں ملتی ہیں
 آخر بلا جاری چہرہ دار و شہر ان وغیرہ کو بطور انعام و کیرا رہی ہوتے ہیں اور ساف مذکور
 کو ایک سو سو ماہ ۲۰ دن میں طے کرتے ہیں اور نوک سرکاری چمن تک ۱۵ دن میں آتی ہے
 واضح ہو کہ قلعہ عبداللہ سے روانہ ہونے کا سب سے قریب جو کیاں واسن کوہ میں بنی ہو
 مقام گلستان بعد اسکے بوستان ہے بوستان میں ریل کا قریب ایک گز تک توقف ہوتا ہے
 اور جو ریل کو گز سے آتی ہے اور سپر سوار ہونا پڑتا ہے کوئٹہ بلوچستان کا صدر مقام ہے اور جو
 آباد ہے اور قلعہ مستحکم بنا ہے اور سین فوج جنگی وغیرہ ہے اور حکام سرحدوں کے اجنت وغیرہ
 سب موجود ہیں ریل کی لینین کثرت میں جس لین کی طرف گزرا دسکی راہ میں جو حاجی
 مقام طے اور کما حال اجمالی واسطے آگاہی زائرین و مسافریں کے لکھا ہے لطیفہ چمن
 و شمال باغ اور قلعہ عبداللہ اور گلستان اور بوستان میں یہی تک تمام بلوچستان کو ہے
 اور جاسا واسن کوہ میں افغان بستے ہیں ان مقامات میں جو بہار و سنگلک کے قرار ہے
 پانی ہی نہیں گل و لالہ اور سبزہ زار وغیرہ کا کیا ذکر شہر ہے جس کے نام نہ نام کی کافی
 اور اسٹیشن ہرنائی کے قبل و بعد آٹھ دس چھتہ نہایت بزرگ و عمدہ بہار کا ٹکڑا ہے میں اکثر
 بعض جگہ شکر آہنی بہار و نیو اور بعض جگہ راہ مدور چکر و در کمال حسن و خوبی بنائی ہے
 ایسے مقام پر دو انجن لگاتے ہیں انہیں راہ در میان پہاڑوں کے بل آہنی عمدہ بنائے
 ہیں چہر ریل جاری ہے ہی حال یہی تک ہے جہاں بہار ختم میں اس طرف ماہ اکتوبر میں سرد
 شروع ہوتی ہے پہاڑ و نیو ایک وجہ برت بعض جگہ نمایاں ہوتی ہے پانی اگر طرف میں باہر

دو سو چھتالیس ہزار ایل و فتریل پوشتیں بزرگ و غیرہ پہنتے ہیں۔ سیسی کے بعد قلعہ آباد بھی اچھا
 مقام ہے ہزار نام کوئٹین ہی ہر طرف باغات و زراعت و مکانات ہندوستان میں پیدا کے
 عمدہ مقام ترک ہے بیان تخمیناً تین ساعت تک توقف ہوتا ہے جب گرانچی کی طرف سے ریل
 آتی ہے تو اس پر سوار ہونا پڑتا ہے بعد اسکے سندھ اور شہر سکمل لائن سیر کر دیا ہے سندھ کا پل آ
 مقام دو آب عمدہ بنا ہے جس پر سے ریل جاری ہے اس طرف کنارہ دریا شہر زری خوب آباد ہے
 اور وہاں شکار پور و بیا و لیور ہوتے ہوئے جس کا پل عمدہ بنا ہے شہر ملتان ہی وہ بڑا اور قدیم
 شہر ہے درویشوں کے مزار کثرت میں بیرون شہر مقام عام و خاص شمس تیریکا مزار ہے اور
 ہر شب جمعہ کو میلہ ہوتا ہے۔ بعد ملتان سے لاہور تک اکثر اونگلی و صحرائی ہے دیہات بزرگ
 و کوچک دور دور ہیں اور زراعت خوب ہے مگر جو کیاں جا سجا میں مقامات بزرگ کے ایشیائی
 سقہ اور برہمن مقرر ہیں اور بعض جگہ بانی نل سے ملتا ہے اور اکل و شرب کی چیزیں روٹی اور
 گوشت و کباب اور جاس وغیرہ اور میوہ ہر قسم کا کثرت میں ہے اور چوٹی جو کیوں پر اکثر بزرگ
 بانی لیے رہتا ہے اس طرف کے مسلمان ہندو سے پرہیز کم کرتے ہیں کہیں جارسنٹ کہیں بائج
 کہیں دس کہیں بیس کہیں تیس کہیں زیادہ منٹ بھی ریل ٹھہرتی ہے اور حراج ضروری خصوصاً
 مہارت و نماز کا موقع بخوبی ملتا ہے اونٹن مین بانی بسیار رہنا بہتر ہے۔

شہر لاہور

ملک پنجاب کا صدر مقام قدیم شہر آباد جو لباس اصلی باشند و نکا ایک تہاں کی گیزی و کرتہ
 و تھمت اور چادر پہنے بہ نسبت شہر کے صدر اسکا بزرگ ہے او سین صدر کوکوشیاں حکام ملی
 والی اور افسران فوج کی ہیں فوج جنگی آراستہ اکثر قواعد میں مصروف رہتی ہے اور سالانہ
 مقام فرحت و نصا ہر اکر ملی خوب آباد ہے او زمین دو چاہ بزرگ و بختہ میں چکا بانی فصل
 گر امین شل برت کے سر و موتا ہے قلعہ نہایت عمدہ ہے مسجد جہانگیر شاہ نہایت عمدہ و بزرگ
 و بختہ ہے جو بنام وزیر خان وزیر کے مشہور ہے گرو اسکے چوک بازار بختہ و عمدہ ہے ہر قسم کا

چیزیں میا و سوہ و ہین سیریات افاضت شان و کشمیر و غیرہ کے بکثرت کہتے ہیں و دوسری سیریات
 کلان سنگین ہمالیکہ تھانہ کی محاذی قلعہ ہر جگہ دم دروازہ اندرون اعلاہ سائے جگہ سنگ گاہ
 شہر ہی سنگ مرمر کا عمدہ بنا ہوا ہون سجدوں میں حوض کلان پنجہ ہی باغات سرسبز و آب
 بہرین جاری ہیں سرسے متعدد زمین کاروانسرا سے سیان سلطان سنگد دار کشمیری کی عمدہ و پیچیدہ
 و تخی پر گروا و سنگے بازار اور باغ ہی او سنگین نواب سر دوشیزین جاری ہی سنا جہا سجا پنچتہ پڑا
 جملہ سوچی دروازہ میں صرف و سو سجدین برادران ایمانی کی زمین ایک نواب نوازش علیخان
 مرحوم وزیر لباس در و سرگاہ و زمین اہل کشمیر کی ہر قریب کے حمام و عمارت و جہا حسینیہ یعنی تمام سر
 بھی ہیں او سنگین ایام عوامین روضہ خوانی ہوتی ہی اور بانی ہر شہر جہا کو مجلس عزائم و اگر فی ہر
 مدارس سرکاری اور مبلغ بہت بزرگ و عمدہ ہیں جسکا پانی بذریعہ نل گھر گھر جاری ہے

وقت منزل بدگیر سے برداشت

اہر کہ آمد عمارت نو ساخت

لاہور سے تپتا ورتاک ریل ہی مدت سے وہاں عملداری سرکاری ہی باشندہ قمر لباس و افضان
 ہیں تھوڑ سا لح اوٹے نہیں لیا ہی اور یہ تھوڑی خوب آبادی آب و ہوا عمدہ ہی اکثر کشمیری
 بھی وہاں رہتے ہیں تجارت کاروان ہی فیروز آباد سے قدیم راہ کابل سے لاہور سے کشمیر بھی تھوڑی
 ہے راول پنڈی تک ریل ہی اور سموع ہوا کہ دریائے سیاری سرحد سرکاری تک سرک
 پنجتہ ہی وہاں سے سرک بریلی ہی۔ بل پنجتہ و عمدہ بنا ہی جہا گاری ویکہ اور گھوڑا سواری
 جاری ہی آب و ہوا وہاں کی خوب ہی عجیب سیر گاہ ہے

گر مرغ کباب است کہ با بال و پر آید

ہر سوخت جانے کہ با کشمیر در آید

شہر امرتسر

یہ شہر بھی قدیم اور شہر پناہ کے اندر آباد ہی تجارت کا بہت رواج ہی باشندہ اہل حرفہ ہیں
 لباس شمالی و اونی کی بیان سنڈی ہی باغات بکثرت ہیں اکل و شرب کی چیزیں ہتیا ہیں
 اور سا دوسی و غیرہ بہت بہتے ہیں اور سا جہا کاروان سرسے متعدد ہیں برادران ایمانی

ہو ان پر نسبت لاہور کے کم ہن۔ اور اٹنا سے راہ مقامات بزرگ مشہور جالندہ پراہندو و جیالہ پنا
 بزرگ قصہ لنگی مشہور ہی بیان سے شملہ بہار بزرگ و طویل شروع ہوا ہی گردا و سکنصل گرما
 ہوا سے خشک ہوتی ہی اور قریب انبالہ کے ختم ہوا ہی چو اخیر ملک پنجاب ہی انبالہ کے شیشہ پنا
 میں ایک شہر میں اس کے پشت پر تالاب ہی اور دوسرا صدر میں جہان حکام مالی و ملکی اور
 افسران فوج کی کوشیاں اور بارگاہیں میں قیاد اسکے شہر بنو خوب آباد ہی و محلہ برادران ایمانی کے
 انصاری و ساداتی میں قیاد اسکے مراد آباد جہانکے بھرت کے برتن ہر قسم کے مشہور ہیں در میان راہ
 رام لنگا اور یار جی ہی قیاد اسکے بالمش بریلی جو روہیلکنڈ کا بڑا شہر مشہور ہی انیشین سے کسی قدر دور
 اور خوب آباد چوکانات و بازارین پنجہ و عمدہ ہیں بیان ہی مسجد و ماتم مراے نصف الدولہ
 مرحوم کی ہی محلہ قلعہ میں برادران ایمانی اور خلق میں مسجد کمبو مان مشہور ہی بیان کا مہرہ اور
 کیفیت اور شرط سخی مشہور ہی قیاد اسکے شاہجہان پور ہی جیکے قریب دیو لہ دیا واقع ہی اور
 موضع روضہ میں بڑی کوٹھی اور گدام چوچین شکر و قند تیار ہو کر دیار واسعار میں جاتا ہے
 قیاد اسکے ہرونی و سنڈیلہ لاک او وہ کے مشہور قصبات میں قیاد اسکے طبع آباد ہی جہانکے انہ مشہور
 ہیں قیاد اسکے شہر لکھنؤ ہی جسکی تعریف و توصیف میں قلم و زبان قاصر ہی اگرچہ بظاہر مخیر و عافیت
 اپنے حوزہ و اقربا اور احباب و دوستان وطن سے فکر فرحت و نشاط حاصل ہوتی ہی اور
 غرب و سفر تمام ہوتا ہی لیکن یہاں میں یہ دعار ہتی ہی

باب الہک پسندی کہ گل من در بند	خشت دیوار صنم خانہ گفتار شود
کر نام فرین ساز کہ تا تربت من	سجد گاہ ملک و سجدہ ابرار شود

واضح و لائحہ ملکہ زاد راہ اور مصارف آمد و رفت ہر شخص کا اوکی حیثیت اور محبت ہر شخص کی کیونکہ بعض
 سخت روان بعض کجاوہ بعض محل بعض نشین قاطع بعض الاق پر سوار ہوتے ہیں اور جس حال خود ما
 تمام وغیرہ سلوک ہوتے ہیں اور مجاہدین شہد ف و شہری کاروان ہی چنانچہ درینو لاکھ
 ملیرالہ ولہ جیالہ راجہ امیر حسن خان بہادر دام اقبالہ سے بنایر مشہور کے زیارت دوا

میں تین چار لاکھ روپیہ صرف فرمائے اور سرکار جناب یگم صاحبہ دست عصمتہ والدہ ماجدہ
 جناب سید علی ذواب صاحب دام اجلالہ نے حسب بیان مرزا محمد کاظم حسین طبیب کارندہ
 سرکار موقوفہ زیارت دورہ میں مع شہد مقدس کے بیس بیس ہزار روپیہ خرچ فرمائے
 اور متوسلین تمانعت گردین زائرین حضرات ائمہ معصومین صلوات اللہ وسلامہ علیہم جمعین
 مقدار نقشہ ذیل میں حج کلمہ عظمہ اور زیارت مدینہ منورہ اور نعت اشرف و کربلا سے ملنے و
 کانٹین شریفین دس ہزار طوس شہد مقدس مع خرید ضروری تبرکات کے بخوبی
 حاصل کرتے ہیں۔ یوں تو فقر و ساکین بھی شرف یاب ہوتے ہیں تقبل اللہ سعیدہ
 مگر حالت ادوی بیادہ روی وغیرہ کی لائق بیان نہیں ہے۔ بس ہر شخص کو لازم ہے کہ مصارف
 راہ بقدر نقشہ ذیل ہر مقام منظم کا ضرور ہمراہ اپنے رکھے تا عالم غربت و مسافرت میں
 درمانگی نہ ہو ورنہ نہایت وقت ہوگی یہ گمان نہ کرنا چاہیے کہ عند الضرورت رہنے سے
 قرض لوگنا یہ خیال عام ہے ایسا اتفاق شاذ و نادر ہے کیونکہ ہر شخص کو مسافرت میں اپنی
 ضرورت لاحق رہتی ہے بلکہ مقدار ذیل سے زائد روپیہ اپنے پاس موجود و مہار بنانا بہت پسند
 ہے اس لیے کہ اٹنا سے راہ میں عجیب و غریب اتفاقات درپیش ہوتے ہیں شلگین مگر گلیل
 جاتا ہے کہین قرظینہ ہوتا ہے اور فی یوم ایک روپیہ لیتے ہیں کہین اسباب اور روٹی تاک کا
 وزن کر کے محصول لیا جاتا ہے اور کہین تعجیل و غفلت سے مکہ میل یا نول جہاز کم ہوتا ہے
 اور ابتدا سے انتہا تک دوبارہ لینا پڑتا ہے اور کہپان جہاز اور اسٹیشن ماسٹر وغیرہ کی
 ملاست سننی پڑتی ہے یہ لوگ ایسے وقت اوس غریب الوطن کے بیان اور اوکے زلفائی
 گو اہی براقتا نہیں کرتے ہیں ترحم و صامت کا کیا ذکر فوراً حوالات کرتے ہیں شہر ہے
 کہ حکام الی و ملکی میں جو سب سے بالادست ہوتے ہیں صرف وہی خاندانی ہوتے
 ہیں بس ترحم کیا و مسافر قوازی کو۔ چنانچہ مصارف راہ فی فقر حسب حال یہ شہر
 متوسلین کا نقشہ ذیل سے ظاہر ہے۔

نقشہ صراف آمد و رفت و مدت سفر شامہ مقدمہ از لکھنؤ

نام مقام شریف	مسافت و جانب	صاف راہ نسبت بہ پیش رو شامہ و نسبت بہ پیش رو شامہ	تعداد درخت درخت کوئی مقام	کیفیت آب و مایہ راہ
مکہ معظمہ و مدینہ منورہ	بہمنی و مدینہ و جدہ راہ تری و جسر	۲۰۰ ۱۰۰	۵۱۵	لکھنؤ سے بہمنی گاہ ریل کی اور وہاں سے جدہ گاہ دودی جہاز کی بعد و شہر کی سواری کی اور سفر کو بھی راہ محدود رہتی ہے۔
بجائے شریف و کلاں	بہمنی و بصرہ و بغداد راہ تری و جسر	۲۰۰ ۱۰۰	۵۱۵	لکھنؤ سے بہمنی گاہ ریل کی اور وہاں سے بغداد گاہ کوئی شہر و گاہ کی بعد و شہر کی سواری کی اور سفر کو بھی راہ محدود رہتی ہے۔
خراسان شریف	بہمنی و بصرہ و بغداد و کرمان شاہ و قم و طبرستان راہ تری و جسر	۲۰۰ ۱۰۰	۵۱۱	بغداد سے خراسان گاہ راہ محدود بہمنی گاہ کوئی شہر و گاہ کی بعد و شہر کی سواری کی اور سفر کو بھی راہ محدود رہتی ہے۔
ایران شریف	بہمنی و ابو شہر و شیراز و تہران راہ تری و جسر	۲۰۰ ۱۰۰	۵۱۴	بہمنی گاہ کوئی شہر و گاہ کی بعد و شہر کی سواری کی اور سفر کو بھی راہ محدود رہتی ہے۔
ایران شریف	لاہور و قندھار و ہرات راہ تری و جسر	۲۰۰ ۱۰۰	۵۱۴	لکھنؤ سے لاہور گاہ ریل کی اور وہاں سے قندھار گاہ کوئی شہر و گاہ کی بعد و شہر کی سواری کی اور سفر کو بھی راہ محدود رہتی ہے۔

جب مصارف اور مدت آمد و رفت سفر اور امن و امان کیلئے راحت و آرام راہ اور قلعہ اوزان
نعمت فراوان کا حال سادات و مومنین پر ظاہر ہوا تو نہایت افسوس کا مقام پہنچے اور
الہذاون پر کہ جو باوجود قدرت کے ایسی سعادت ابدی اور دولت سرمدی سے محروم
قاصر رہتے ہیں حالانکہ فی زمانہ ناصر النجمن الامیہ انشا شریعہ بھی کی جانب سے زائون کے
یہ راحت و آرام اور آسانی کے سامان ہوئے ہیں خدا توفیق زیادہ ترقی عطا فرمائے
اسی طرح طاس کو کہ انہی دن جنات حایان نے گونفت ہند کی طرف سے حتی الامکان
بتدو بست جہاز الگوٹ اور تحفیف کرایہ آمد و رفت جہدہ تک کیا ہی جس سے مغالطہ وہی
ولائون سے امن و امان ہو۔ مع بر رسولان بلاغ باشند و بس۔ والسلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمت بالخیروالعافیہ

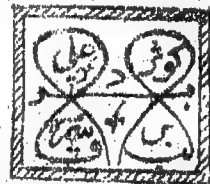
شکر کہ این نامہ بعنوان رسید	پیشتر از عمر بیان رسید
یلوح الخط فی القرطاس دھرا	وکاتبہ رمیہ فی التراب

مناجات بحضرت قاضی الحاجات

اکی توئی عاصیان را پناہ	پویرندہ توبہ عذر خواہ
توئی کار ساز و لطیف و کریم	توئی ستان و حضور و رحیم
بکن تو یا جسم الرحیمین	بسوے گناہان عاصی بین
بکن نبی سرور کائنات	بمختر و ہی از حسابم نجات
بکن علی مالک شش جہت	مرامافیت بخش در عاقبت
بر بنیت نبی فاطمہ انہ کرم	مرادر دو عالم کنی محترم
بکن جس شاہ ہر و و ہرا	بکن نعمت لازم عطا

<p>بجای حسین آن امام شهید بجای تو از عارفانم بکن بجای عفر تو بی در علومم کمال برای رضا آن امام غریب بجای حق کن مرا مشتاق پیش عسکری حاجتم کن روا بدین چاره سرور انس و جان</p>	<p>نگهداریم از سختی و صغیر بیاستر بلاغت و بی در سخن بکاظم کنی لطف چاه و جلال کنی عسرتی در جهانم نصیب بکن نیک نامم سخن نقیص پیش منیدیم کن عطا عطا نگهدارم از حاسدان زمان</p>
--	---

الراسخوالاشراف الحاج قاسم علی عقیقه عتبه ۲۹ بهج ۱۳۳۵



قطعه تاریخ تالیف داد الزائرین از تاریخ فکر و قیاس سر و قمر تحقیق عالی خیال
دی کمال محبت و اثنی جناب سید محمد صادق صاحب سکه ارشد تلامذه
جناب حکیم لکنوی دام مجده الله العالی ما دام الایام والایام

<p>صاحب تاملات بجزرین گشت بهر زائران تلامه بر چین حالت برادر مشا بد چشمین شیعیان و زائران را با یقین</p>	<p>مولوی قاسم علی با کمال نسخه تازه عجب تکسیر کرد منضبط فرمود با تفصیل شرح اگر خدا خواهد بدین نفع تام</p>
--	---

سال تاریخ از صد اقامت شد رقم
مادی هر راه مشبه است این
شماره ۱۳۳۵

قطعه تاریخ طبع کتاب ہذا از نتائج افکار جناب حیدر مرزا صاحب قون
ارشد تلامذہ عالی جناب فیض صاحب زین سید عباس حسن صاحب فصاحت
دام مجددہ اللہ العالی ما دام الایام والقیالی

صاحب علم مولوی صاحب

کرد تالیف این عجیب کتاب

سال تاریخ طبع فوق بگو

این کتابت طرہ و نمایاب

۸۰۰۱۳۰۵

ایضاً

قطعه تاریخ طبع کتاب ہذا از نتائج افکار ذرہ بہقیدار محمد مرزا طبیب کاتبین
کتاب سیکہ اکثرین شاگردان عالی جناب زبدۃ الشعرا فصیح الفصحا جناب
السید عباس حسن صاحب فصاحت دام ظلہ

اہل ورع وزادہ و عالیجناب

بہر نفع شیعیان بو تراب

مولوی قاسم علی نیکو سیر

کرد حالات سفر مجمل و رسم

گفت طبیب مصرعہ تاریخ طبع

رہنمائے زیران برحق کتاب

شش

ماتة الطبع

بشهد و المنة این رساله است بقیة الطیفة درین مطبع بفرمایش
 لیه متعالیه سیده علویه سبطه محبت سه مخدومه مکرمه
 حاجیه زاربه سرکار جناب بگیم صاحب دامت
 عصمتها عنی والدہ ماجده عالی جناب ختمت آب
 قمر رکاب گردون قباب جناب سید علی
 نواب صاحب دام ختمه الله العالی
 مادام الايام واللیالی بدست محمد مرزا
 کاتب بتاریخ یاد نهم شهر
 شعبان المعظم روز پنجشنبه
 سنه ۱۳۰۵ هجری
 مطبوع و شایع
 گردید فخر اهما
 الله خیر
 البیضاء

صحیفہ نامہ زاد الزائرین از خود مولف صاحب دارالحدیث

صفحہ	سطح	خط	حجرت
۶۰	۳	زور	بندہ
۶۱	۹	برہوت	برہوت ہے
۶۲	۱۳	اہی	اہی
۶۳	۳	مزانج برسی کرتے ہیں	مزانج برسی کے بعد باجم دعا کرتے ہیں
۶۴	۱۷	کلام کرتے	کلام کرتے ہیں
۶۵	۱۵	یہاں	یہاں ہی
۶۶	۷	کول	کول
۶۷	۱۸	لہ	کہ
۶۸	۱۲	اب	لب
۶۹	۸	شیر اور	شیر اور
۷۰	۱۹	لاوت	تلاوت
۷۱	۱۰	متمان	متمان
۷۲	۱۲	رات	زیارت
۷۳	۱۹	ن	زن
۷۴	۱۶	افرخ	۶ فرسخ
۷۵	۲۰	اصغری	علی اصغر
۷۶	۲	ر	روانہ
۷۷	۱	سرای	ماقم سراے
۷۸	۲	عشرہ	اور عشرہ

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

11 9 DUE DATE

9/10
